

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خالد بن نبوتی

افس
جدید سائنس

تحقیق و تصنیف

حکیم صوفی محمد زید محمدی

ناشر

سنگھار پبلیشرز
لاہور و بنگلہ دیش
لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ

الرَّحْمٰنِ

الرَّحِیْمِ ۝

لطفِ رَبِّ غفور حاصل کر

قلب میں اُس کا نور حاصل کر

کر طلب اُس سے رحمتیں اُس کی

اور کیف و سرور حاصل کر

یاد رکھیں

☆ حدیث نبوی ﷺ سائنس کی محتاج نہیں۔ عقل انسانی فانی اور
 حکم مالک ہر جہاں ذات لاشریک لبدی۔
 ☆ ہمارا دین کامل تا قیامت مکمل اور سائنس کی ہر تحقیق حرفِ آخر
 نہیں۔

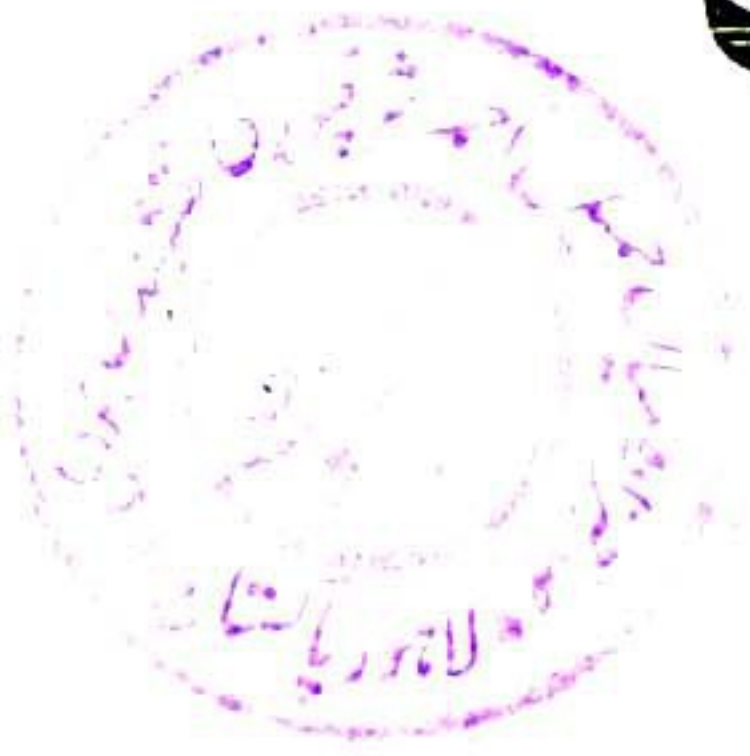
☆ آخرت کا کامل ثواب اور اجر اتباعِ حدیثِ نبوی ﷺ (سنت) میں ہے۔ اتباعِ سائنس میں نہیں۔

☆ آپ لوگوں کے ذہن میں یہ بات پختہ ہو کہ حدیثِ نبوی ﷺ پر
 اس لئے عمل نہیں کر رہے کہ اس کا سائنسی یا دینی فائدہ ہے بلکہ
 صرف اور صرف یہ میرے آقا کی حدیث (سنت) ہے اور بس۔

☆ میرا مطلوب اور مقصود اتباعِ حدیثِ نبوی ﷺ (سنت) ہے نہ
 کہ اتباعِ سائنس۔

حدیث نبوی ﷺ

اور
جدید سائنس



تحقیق و تصنیف

حکیم صوفی محمد ندیم محمدی

سوجو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

ناشر
جمع بکری کنسٹی
ملرکیٹ اردو بازار
لاہور

(جملہ حقوق بحق مصنف واپلیہ واولاد محفوظ ہیں)

98390

حدیث نبوی ﷺ اور جدید سائنس
حکیم صوفی محمد ندیم محمدی

کتاب

تحقیق و مصنف

صابر حسین

اہتمام

سمیع عارف خان

پروف ریڈنگ

یکم می ۱۹۹۹ء

بار اول

جنید احمد

کمپوزنگ

ایک ہزار

تعداد

روپے

قیمت

سروہ علم ہے کیف شراب سے بہتر
کوئی رفیق نہیں ہے کتاب سے بہتر

پیرزادہ عاشق کیرانوی

انتساب!!

میں اپنی اس کتاب ”حدیثِ نبوی اور جدید سائنس“ کو حصولِ خیر و برکت کیلئے سید المرسلین، راحت العاشقین، مرادالمشتاقین، سراج السالکین، شمس العارفین، انیس الغریبین، رحمۃ اللعالمین، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ بے کس و مجبور لاچار پناہ میں پیش کر کے جملہ انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام، خلفائے راشدین، تمام صحابہ و تابعین، مذاہبِ اربعہ کے تمام آئمہ مجتہدین، سلاسلِ ربیعہ کے جملہ مشائخ عالمین و اولیائے کاملین اور وہ تمام انسان و جنات مسلمین جو سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ نبی کریم ﷺ کے سچے عاشق ہیں ان سب کی طرف معنون کرتا ہوں۔

انتساب ثانی !!

جماعت دعوتِ اسلامی کے روح :

رواں حضرت علامہ مولانا محمد الیاس

عطّار قادری صاحب کے نام منسوب

کرتا ہوں جو اس دور میں سچے عاشقِ

رسول ﷺ اور صحیح مومن ہیں۔

حدیث نبوی ﷺ اور جدید سائنس

طب کا موضوع حفظِ صحتِ حاملہ اور استردادِ صحتِ زائکہ ہے۔ حفظِ صحتِ حاملہ کا مطلب یہ ہے کہ ہم حفظانِ صحت کے ان اصولوں کو اپنائیں اور حفظِ ما تقدم کے ان طریقوں پر عمل کریں جن کے ذریعہ بیماریوں کے حملوں سے محفوظ رہا جاسکے اور استردادِ صحتِ زائکہ سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو اس کا علاج کس طرح کیا جائے۔

یاد رکھیں حفظانِ صحت اور صفائی کے اصولوں کے لیے ہمارے پاس احادیثِ نبوی ﷺ کا بڑا ذخیرہ ملتا ہے بعض چھوٹی سے چھوٹی مگر اہم اور بنیادی باتوں کی جانب آپ نے زیادہ سے زیادہ توجہ فرمائی ہے مثلاً میرے نبی اکرم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ”ہفتہ وار ناخن ضرور ترشوائے جائیں“ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی آپ ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ ”ناخن دانتوں سے نہ کاٹے جائیں“ کیونکہ یہ طریقہ حفظانِ صحت کے اصولوں کے خلاف ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی معلوماتِ حفظانِ صحت اور صفائی کے متعلق احادیثِ نبوی ﷺ کی کتب سے ملیں گی۔

قربان جائیے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی فہم و فراست اور عقل و دانش پر جب احادیثِ نبوی ﷺ کو جدید علمِ طب کی روشنی میں دیکھا جاتا ہے تو یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ آپ کا ہر فرمان ٹھوس سائنسی حقیقت پر مبنی ہے اور آپ کی تعلیمات حکیمانہ اور سائنٹیفک ہیں اور سائنس کے اس ارتقائی دور کے علم سے بھی سبقت لے گئے ہیں۔

جس طرح حفظانِ صحت اور صفائی سے متعلق کئی احادیث ہمیں ملتی ہیں اس طرح استردادِ صحتِ زائکہ یعنی ہمیں جب کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو اس کے علاج کے لیے بھی آپ ﷺ کی کئی احادیث ملتی ہیں جس میں علاجِ معالجہ اور ضروری ہدایت موجود ہیں۔ مثال کے طور پر!

۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر ماہ تین دن

- صبح سویرے شہد چاٹ لیا کرے اس کو کوئی بڑی مصیبت نہیں پہنچتی۔
- ۲۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا انجیر کھانے والا درد قونج سے محفوظ رہتا ہے نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ چھوہارے کھانا قونج سے امن میں رکھتا ہے۔
- ۳۔ حضرت سلمیٰ (آپ ﷺ کی خادمہ) فرماتی ہیں کہ اگر کوئی بھی زخم ہوتا، پتھر لگتا یا چوٹ لگتی تو حضور اکرم ﷺ مجھے حکم فرماتے کہ میں اس پر مہندی لگاؤں۔

اس کے علاوہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ حضرت محمد ﷺ نے قرآنی آیات و دعاؤں سے بھی علاج کرنے کی تلقین فرمائی ہے مثال کے طور پر!

- ۱۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ جب اہل خانہ سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ ﷺ معوذات (قل اعوذ ب اللفق اور قل اعوذ ب الناس) پڑھ کر اس پر دم فرماتے تھے۔
- ۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مزوی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ اور بالیقین میں ایسے کلمہ کو جانتا ہوں کہ اگر کوئی بھی مصیبت زدہ پرھے تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت سے نجات عطا فرمادیتا ہے وہ کلمہ میرے بھائی حضرت یونس علیہ السلام کا ہے جس سے انھوں نے تاریکیوں میں ندا کی تھی!!

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ○

- ۳۔ ایک شخص آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں ایک روگی شخص ہوں کھانا پینا میرے بدن کو ذرا نہیں لگتا اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعائے صحت فرمائیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کھایا پیا کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو!

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ○

تمہیں کبھی کوئی بیماری نہ ہوگی اگرچہ کھانے میں زہر ہی کیوں نہ ملا ہو۔

زیر نظر کتاب ”حدیث نبوی ﷺ اور جدید سائنس“ میں ”میں نے بڑی محنت اور تحقیق

کے بعد ان چیزوں کے متعلق بیان کیا ہے جس کے متعلق میرے سرکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے فرمایا اور آج سائنس کی تمام تحقیقات کا نتیجہ ان چیزوں کے متعلق وہی ہے!!

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

یہ امر میرے لیے باعث افتخار ہے کہ بزرگوں اور احباب کی ایک بڑی تعداد نے اس کتاب کے مکمل کرنے میں ناچیز کا حوصلہ بڑھایا اور پیش قیمت تعاون دیا۔ ڈاکٹر اسد ندیم کا میں تہ دل سے شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے کتاب کی نظر ثانی فرما کر خاکسار کو نہ صرف عزت بخشی بلکہ میری کاوش کو سند عطا فرمائی ہے۔ میں برادر عابد حسین عابد اور قاری محمد اقبال محمدی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے احادیث اور سائنس سے متعلق مفید اور اہم معلومات بہم پہنچائیں۔ میں اپنی شریک حیات ام کلثوم صاحبہ (مصنفہ مشہورہ معروف مجموعہ و ظائف "خواتین کا مجموعہ و ظائف") کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے مخطوطہ اور کتابت کی تصحیح کرنے میں بڑی مدد کی اور جناب جنید احمد نے جس محنت اور مہارت سے کمپوزنگ کی ہے اس کے لیے وہ قابل ستائش اور مستحق شکر یہ ہیں۔ اس کے علاوہ جن کتابوں اور رسائل سے مدد لی ہے میں ان کے مصنفین اور مدیران حضرات کا بھی احسان مند ہوں۔ آخر میں میں جناب صابر حسین صاحب کا بھی تہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے اس کتاب کو شائع کرنے میں بڑی مدد فرمائی اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثمہ آمین یارب العالمین

دعا گو و طالب دعا

حکیم صوفی محمد ندیم محمدی

ایف ۱/۸ ایف سی ایریا کراچی نمبر ۹ پاکستان

اشارے حصہ اول

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۱۳	Aab-e-Zam Zam	آب زم زم ۱
۲۵	Aab-e-Meena	آب مینہ ۲
۳۴	Ficus Carica	انجیر ۳
۴۲	Pomegranate.	انار ۴
۵۱	Ginger	ادرک ۵
۶۳	Jujuba	بیر ۶
۷۰	Aegle Marmelos	بہی ۷
۷۷	Citrulus Lanatus	تربوز ۸
۸۲	Onion	پیاز ۹
۹۳	Mel	شہد ۱۰



ذکر و شریف

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا

الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿۵۱﴾

”اللہ تعالیٰ اور فرشتے نبی پر درود و سلام بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی آپ پر درود و سلام بھیجو۔“

سورۃ احزاب - ۵۱

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ

عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ

*

آب زم زم



حضرت ابراہیم علیہ السلام ابھی تک اولاد سے محروم تھے اور ان کے گھر کا مالک ایک خانہ زاد البصر زد مشفی تھا ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ رحمت میں فرزند کے لئے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا اور ان کو تسلی دی تو روایت میں پیدائش کے باب نمبر ۱۵ میں آیت نمبر ۲-۴ میں یوں درج ہے!!

”ابراہیم نے کہا اے خداوند تو مجھ کو کیا دے گا میں تو بے اولاد جاتا

ہوں اور میرے گھر کا مختار البصر زد ہے پھر ابراہیم نے کہا کہ تو نے

مجھے فرزند نہ دیا اور دیکھ خانہ زاد میرا وارث ہو گا تب خداوند کا کلام

اس پر اتر اور اس نے کہا کہ یہ تیرا وارث نہیں ہو گا بلکہ جو

تیری صلب سے پیدا ہو وہی تیرا وارث ہو گا“

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا بذریعہ علیٰ بنت ہاجرہ (جو آپ کی چھوٹی بیٹی تھی) حاملہ ہونے سے قبول ہوئی ہے جس کا تو روایت میں پیدائش کے باب نمبر ۴ آیت نمبر ۴ میں تحریر ہے!!

”اور وہ ہاجرہ کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی“

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوسری بیوی حضرت سارہ کو یہ پتہ چلا تو انہیں یہ تقاضا بشریت علیٰ بنت ہاجرہ سے رشک پیدا ہو گیا اور انہوں نے علیٰ بنت ہاجرہ کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔

دیالی ملی ہاجرہ مجبور ہو کر ان کے پاس سے چلی گئیں۔

تو روایت میں پیدائش کے باب نمبر ۶ آیت نمبر ۷۔ ۱۲ میں یوں درج ہے!!

”اور خداوند کے فرشتے نے اسے میدان میں پانی کے ایک چشمہ

کے پاس پایا یعنی اس چشمہ کے پاس جو شور کی راہ پر ہے اور اس

نے کہا کہ اے سری کی لونڈی ہاجرہ تو کہاں سے آئی؟ اور کدھر

جاتی ہے؟ وہ بولی کہ میں اپنی ملی ملی سری کے سامنے سے بھاگی

ہوں اور خداوند کے فرشتے نے اسے کہاں کہ تو اپنی ملی ملی کے پاس

پھر جا اور اس کے تابع رہ پھر خداوند کے فرشتے نے اسے کہا کہ

میں تیری اولاد کو اتنا بڑھا دوں گا کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائے

اور خداوند کے فرشتے نے اسے کہا کہ ٹو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنے

گی اس کا نام اسمعیل رکھنا کہ خداوند نے تیرا دکھ سن لیا اور وہ وحشی

(بدوی) آدمی ہو گا اس کا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اس کے

بر خلاف ہوں گے اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بود و باش

کرے گا“

حضرت ہاجرہ جس مقام پر فرشتہ سے ہمکلام ہوئیں اُس جگہ ایک کنواں تھا

ملی ملی ہاجرہ نے یادگار کے طور پر اس کا نام ”زندہ نظر آنے والے کانواں“ رکھا تھوڑے

عرصہ کے بعد ملی ملی ہاجرہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور فرشتہ کی بشارت کے مطابق اس کا نام

”اسمعیل“ رکھا گیا۔

اسمعیل ”اسمع“ اور ”ایل“ دو لفظوں سے مرکب ہے عبرانی میں ”ایل“ اللہ

کا مترادف ہے اور ”اسمع“ اور ”ایل“ کے شاع کے معنی ”سن“ ہے چونکہ

اسمعیل علیہ السلام کی ولادت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم السلام کی دعا سن لی اور نبی نبی ہاجرہ کو فرشتہ سے بشارت ملی اس لئے ان کا یہ نام رکھا گیا ”عبرانی“ میں اس کا تلفظ ”شع ایل“ ہے۔

حضرت نبی نبی ہاجرہ کے بطن سے اسمعیل علیہ السلام کا پیدا ہو جانا حضرت سارہ پر بے حد شاق گزرا۔ حضرت سارہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اصرار کیا کہ ہاجرہ اور اس کا بچہ میری نگاہ کے سامنے نہ رہے ان کو علیحدہ کسی اور جگہ لے جاؤ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ اصرار بھدا نا گوار گزرا مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو مطلع کیا کہ ہاجرہ، اسمعیل اور تیرے لیے مصلحت اسی میں ہے کہ سارہ جو کچھ کہتی ہے اس کو مان لے۔

بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے وہ کچھ یوں ہے کہ !!

”حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی نبی ہاجرہ اور اس کے شیر خوار بچہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کو لے کر چلے اور جہاں آج کعبہ ہے اس جگہ ایک بڑے درخت کے نیچے زمزم کے موجودہ مقام سے بالائی حصہ پر ان کو چھوڑ گئے وہ جگہ ویران اور غیر آباد تھی اور پانی کا بھی نام و نشان نہ تھا اس لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک مشکیزہ پانی اور ایک تھیلی بھجور بھی ان کے پاس چھوڑی اور پھر منہ پھیر کر روانہ ہونے لگے نبی نبی ہاجرہ ان کے پیچھے پیچھے یہ کہتی ہوئی چلیں اے ابراہیم تم ہم کو ایسی وادی میں کہاں چھوڑ کر چل دیئے؟ جہاں نہ آدمی ہے نہ آدم زاد اور نہ کوئی مونس و غمخوار نبی نبی ہاجرہ یہ کہتی جاتی تھیں۔“

مگر ابراہیم علیہ السلام خاموش چلے جا رہے تھے آخر ہاجرہ نے دریافت کیا کیا تیرے خدا نے تجھ کو یہ حکم دیا ہے؟ اس پر حضرت ابراہیم نے فرمایا ہاں، یہ خدا کے حکم سے ہے ”ہاجرہ نے جب یہ سنا تو کہنے لگیں، اگر یہ خدا کا حکم ہے تو بلاشبہ وہ ہم کو ضائع اور برباد نہیں کرے گا اور پھر واپس لوٹ آئیں ابراہیم علیہ السلام چلتے چلتے جب ایک ٹیلہ پر ایسی جگہ پر پہنچے کہ ان کے اہل و عیال نگاہ سے اوجھل ہو گئے تو اس جانب جہاں کعبہ ہے رخ کیا اور ہاتھ اٹھ کر یہ دعا مانگی۔

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادٍ غَيْرِ ذِي ذَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ

رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْنِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۝

ترجمہ: اے ہم سب کے پروردگار! تو دیکھ رہا ہے کہ ایک ایسے میدان میں جہاں کھیتی کا نام و نشان نہیں میں نے اپنی بعض اولاد تیرے محترم گھر کے پاس لا کر بسائی ہے کہ نماز قائم رکھیں (تاکہ محترم گھر عبادت گزاران توحید سے خالی نہ رہے) پس تو (اپنے فضل و کرم سے) ایسا کر کہ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں اور ان کے لئے زمین کی پیداوار سے سامان رزق مہیا کر دے تاکہ تیرے شکر گزار ہوں!

ہاجرہ چند روز تک مشکیزہ سے پانی اور خورجی سے کھجوریں کھاتی اور اسمعیل کو دودھ پلاتی رہیں لیکن وہ وقت بھی آگیا کہ پانی رہا نہ کھجوریں تب وہ سخت پریشان ہوئیں، چونکہ وہ بھوک پیاسی تھیں اس لئے دودھ بھی نہ اترتا تھا اور بچہ بھی بھوکا پیاسا رہا جب حالت دگرگوں ہونے لگی اور بچہ بے تاب ہونے لگا تو ہاجرہ، اسمعیل کو چھوڑ کر دور جا بیٹھیں تاکہ اس حالت زار میں اس کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھیں، کچھ سوچ کر قریب کی پہاڑی صفا پر چڑھیں کہ شاید کوئی اللہ کا بندہ نظر آجائے یا پانی نظر آجائے مگر کچھ نظر نہ

آیا، پھر چہ کی محبت میں دوڑ کر وادی میں آگئیں اس کے بعد دوسری جانب کی پہاڑی مروہ پر چڑھ گئیں اور وہاں بھی جب کچھ نظر نہ آیا تو پھر تیزی سے لوٹ کر وادی میں چہ کے پاس آگئیں، اور اس طرح سات مرتبہ کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر پہنچ کر فرمایا کہ یہی وہ سعی بن الصفا والمروہ ہے جو حج میں لوگ کرتے ہیں آخر میں جب وہ سردہ پر تھیں تو کانوں میں ایک آواز آئی، چونکیں اور دل میں کہنے لگیں کہ کوئی پکارتا ہے، کان لگایا تو پھر آواز آئی، ہاجرہ کہنے لگیں اگر تم مدد کر سکتے ہو تو سامنے آؤ تمہاری آواز سنی گئی دیکھا تو خدا کا فرشتہ (جبرئیل) ہے فرشتہ نے اپنا پیر (یا ایڑی) اس جگہ مارا جہاں زمزم ہے، اس جگہ سے پانی ابلنے لگا، ہاجرہ نے یہ دیکھا تو پانی کے چاروں طرف باڑھانے لگیں مگر پانی برابر ابلتا رہا، اس جگہ پہنچ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نے، اللہ تعالیٰ ام اسمعیل پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو اس طرح نہ روکتیں۔ اور اس کی چار جانب باڑھ لگائیں تو آج وہ زبردست چشمہ ہوتا ہاجرہ نے پانی پیالور پھر اسمعیل کو دودھ پلایا فرشتہ نے ہاجرہ سے کہا خوف اور غم نہ کر اللہ تعالیٰ تجھ کو اور اس چہ کو ضائع نہ کرے گا یہ مقام ”بیت اللہ“ ہے جس کی تعمیر اس چہ (اسمعیل) اور اس کے باپ ابراہیم کی قسمت میں مقدر ہو چکی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اس خاندان کو ہلاک نہیں کرے گا بیت اللہ کی یہ جگہ قریب کی زمین سے نمایاں تھی مگر پانی کا سیلاب داہنے بائیں اس حصہ کو برابر کرتا جا رہا تھا اسی دوران میں بنی جرہم کا ایک قبیلہ اس وادی کے قریب آکر ٹھہرا، دیکھا تو تھوڑے سے فاصلہ پر پرندے اڑ رہے ہیں جرہم نے کہا یہ پانی کی علامت ہے، وہاں ضرور پانی موجود ہے جرہم نے بھی قیام کی اجازت مانگی، ہاجرہ نے فرمایا قیام کر سکتے ہو، لیکن پانی میں ملکیت کے حصہ دار نہیں ہو سکتے جرہم نے یہ بات خوشی منظور کر لی اور وہیں مقیم ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاجرہ خود بھی باہمی انس ورفاقت کے

لئے یہ چاہتی تھیں کہ کوئی یہاں آکر مقیم ہو اس لیے انہوں نے مسرت کے ساتھ نبی
جرہم کو قیام کی اجازت دیدی۔ جرہم نے آدمی بھیج کر اپنے باقی ماندہ اہل خاندان کو بھی بلا
لیا اور یہاں مکانات بنا کر رہنے سہنے لگے

حوادثِ زمانہ سے یہ چشمہ ریت کے تودوں کے تلے دب گیا سینکڑوں سال
بعد میرے سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے جدِ امجد
حضرت عبدالمطلب نے اس چشمے کی جگہ کو کھودا۔ اس وقت سے وقتاً فوقتاً پانی خشک یا کم
ہو جانے کی وجہ سے اس کی گہرائی میں اضافہ ہوتا گیا اور یہ لاکھوں آدمیوں کے لیے پانی
مہیا کرتا رہا۔ اسلام سے پہلے ایرانی بھی اس کنویں سے برکتیں حاصل کرنے آئے۔
آتے تھے ایران کا بادشاہ ساسان بن بابک جو ساسانی خاندان کا بانی تھا (۶۲۶ ق م) اس کی
زیارت کو آیا تھا۔

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ نبی اکرم ﷺ کو جس طرح شہر مکہ سے محبت
تھی اسی طرح زمزم کے کنویں کے پانی کو بھی پسند فرماتے تھے اور جو شخص اس کا پانی
آپ ﷺ کی خدمت میں تحفہ پیش کرتا اس سے مسرت کا اظہار فرماتے اس لئے
مسلمان اس پانی کو تبرک سمجھتے ہیں اور حاجی تحائف حج میں سے اس کو سب سے زیادہ
اہمیت دیتے ہیں اپنے ساتھ اس پانی کو ضرور لاتے ہیں اس کے علاوہ حاجی اپنے کفن کے
لئے کپڑا بھی اس پانی میں بھگو کے سکھا لیتے ہیں۔

آب زمزم کا کنواں مکہ معظمہ کی مسجد الحرام میں کعبہ شریف سے قریباً ۱۵
میٹر کے فاصلہ پر جنوب مشرق میں حجرِ اسود کی سیدھ میں ہے یہ کنواں حالیہ پیمائش کے
مطابق ۲۰۷ فٹ گہرا ہے۔

میرے سرکار، امت کے غمخوار، نبی کریم ﷺ نے آب زمزم کو ہمیشہ اہمیت دی ہے اور اس کا احترام کیا ہے آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر آب زمزم پیا اور دعا فرمائی!!
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ

كُلِّ دَاءٍ

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایک ایسے علم کا جو فائدہ دینے والا ہو اور ایسے رزق کا جو مجھے کھلے دل سے عطا کیا جائے اور مجھے تمام بیماریوں سے شفا مرحمت فرما

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ابن حبان اور طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا!!

خير الماء على وجه الارض ماء زمزم

”اس کرۂ ارض پر سب بہترین، مفید اور عمدہ پانی زمزم کا ہے“

ابن ماجہ میں حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا!!

ماء زمزم لما شرب مفيد

”زمزم کا پانی جس غرض سے بھی پیا جائے مفید ہے“

ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا فرمان علیعان ہے!!

ان بيته مابيننا و بين المنافقين لا يتصلعون

ہمارے اور منافقوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ وہ آب زمزم کو

خوب سیر ہو کر نہیں پیتے“

دار قطیف میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا!!

ماء زمزم لما شرب له، ان شربته تستشفى به، شفاك
الله، و ان شربته يشبعك، اشبعك الله به، وان شربته
لقطع ظهملك قطعه الله و هي هزمته جبريل و سقيا الله
الاسماعيل ۵

”زمزم کا پانی جس غرض سے بھی پیا جائے اس کے لئے مفید ہو گا اگر شفا کی
غرض سے پیا جائے تو اللہ تمہیں شفا دے گا اگر پیاس کے لئے پیو گے تو اللہ اس سے
تسلی دے گا اور اگر سیراب ہونے کے لیے پیو گے تو اللہ تمہیں سیراب کرے گا یہ
حضرت جبرائیل علیہ السلام کا کتواں ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت اسماعیل
علیہ السلام کا پیاؤ ہے“

مستدرک حاکم میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ہی اس اضافہ کے ساتھ
روایت ملتی ہے!!

والن شربة مستعيز اعاذك الله

”اور اگر تم اللہ سے کسی سلسلے میں پناہ لینے کے لئے پیو گے تو اللہ تمہیں پناہ دے گا“

مشاہدات محدثین:

ابن الموالی (آپ علم الحدیث میں اہم مقام رکھتے ہیں اور ان کی روایت ہمیشہ معتبر سمجھی
جاتی ہے) فرماتے ہیں!!

”اس میں کوئی شک نہیں کہ زمزم کا پانی باعث شفا ہے“

میرے پیرو مرشد، شریعت و طریقت حضرت صوفی عبدالعزیز نقشبندی نے فرمایا!!

”یوں تو اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتیں ہمیں نصیب ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا تحفہ اور نعمت آب زمزم ہے“
حافظ لکن قلم فرماتے ہیں کہ !!

”میں نے ذاتی طور پر مشاہدہ کیا ہے کہ زمزم پینے سے پیٹ میں پانی کا مریض شفا یاب ہوا“

اس کے قول کے متعلق اپنا چشم دید واقعہ بھی آپ نے بیان فرمایا کہ
”ہم نے ایک شخص کو دیکھا جو سارا دن چلتا پھرتا اور خانہ کعبہ کا طواف کرتا تھا آب زمزم کے علاوہ نہ کچھ کھاتا تھا نہ پیتا تھا اسے نہ بھوک تنگ کرتی تھی اور نہ پیاس اور وہ اسی طرح آدھ مہینہ یا کچھ دن زیادہ زمزم پی کر شفا یاب ہوا“

میرا ذاتی مشاہدہ:

میرے پاس اکثر خواتین آسیب و جادو ٹونہ کا مرض لے کر آتی ہیں میں نے ہمیشہ ان کو آب زمزم نہار منہ گلاس بھر کر پینے کا مشورہ دیا اور اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ جتنی بھی خواتین میرے پاس آئیں ہیں ان سب کو شفا نصیب ہوئی اس کے علاوہ پیٹ کی کئی بیماریاں بھی آب زمزم کے استعمال سے خود بخود ختم ہو گئیں ہیں سب کو اس عمل کی دعوت دیتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ تجربہ کرنے والے خواتین و حضرات کئی بیماریوں سے چھٹکارا لپا جائیں گے۔

جدید سائنس:

ابتداء میں ۱۹۳۵ء میں مصری کیمیادانوں نے آب زمزم پر تحقیق کی ان کے مطابق آب زمزم میں یہ کیمیائی اجزاء موجود ہیں۔

Magnesium Sulphate	میگنیشیم سلفیٹ	۱
Sodium Sulphate	سوڈیم سلفیٹ	۲
Calcium Carbonate	کیلشیم کاربونیٹ	۳
Potassium Nitrate	پوٹاشیم نائٹریٹ	۴
Hydrogen Sulphide	ہائیڈروجن سلفائیڈ	۵

ڈاکٹر اقتدار فاروقی کے مطابق جس پانی میں پوٹاشیم نائٹریٹ اور ہائیڈروجن سلفائیڈ موجود ہوں وہ انسانی استعمال کے لئے قابل نہیں ہوتا۔ ان دو اجزاء کا پانی میں موجود ہونا اس بات کی علامت ہے کہ اس میں گندے نالے کا پانی شامل ہے پھری کیمیا دانوں کا یہ تجزیہ بالکل غلط ہے کیونکہ مکہ معظمہ میں پاکستان کی طرح گندے پانی کے نالے نہیں ہیں گھروں میں بیت الخلاء کے نیچے ایک گہرا کنواں بنا کر غلاظت اس میں جمع ہوتی رہتی جس کا کچھ حصہ رستے رستے زیر زمین چلا جاتا۔

ڈاکٹر اسد ندیم صاحب، ڈاکٹر شاہد صاحب اور ڈاکٹر عبداللہ صاحب نے بھی آب زمزم کا تجزیہ کیا ہے ان کے مطابق ہمیں اس پانی میں کوئی کثافت نظر نہیں آتی تعالیٰ کو حاضر و ناظر جاننا کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ پانی بالکل پاک و صاف اور پینے کیلئے قابل ہی نہیں بلکہ کئی بیماریاں اس سے ختم ہو جاتی ہیں۔

مشاہدات اطباء :

ہمارے عزیز دوست حکیم قاری محمد اقبال محمدی کی تحقیق کے مطابق اگر آب زمزم کو روزانہ صبح و شام ایک گلاس بھر کے پی لیا جائے تو بلڈ پریشر اور شوگر جیسی بیماری سے چھٹکارا مل جائے گا۔

سیالکوٹ میں مقیم ہمارے عزیز دوست حکیم عثمان احمد صدیقی آب زمزم کے متعلق

98390

اپنے تجربات بیان کرتے فرماتے ہیں!!

- ۱ میں نے اسے کینسر جیسے مرض میں مفید پایا۔
- ۲ بلڈ پریشر کے مریضوں کو میں نے آب زمزم استعمال کروایا۔
- ۳ آب زمزم پیٹ کی تیزابیت میں بھی نافع ہے۔
- ۴ قبض جیسے موذی مرض میں بھی آب زمزم نے اپنا کرشمہ دکھایا۔
- ۵ طالب علم اور ذہنی کام کرنے والے افراد کو بھی آب زمزم استعمال کرنے کا مشورہ دیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے حافظہ تیز اور شفا نصیب ہوئی۔

ڈاکٹرز حضرات:

ڈاکٹر اسد ندیم (ندیم کلینک نار تھ کراچی) آب زمزم کے بارے میں فرماتے

ہیں!!

”مجھے پیشاب کی زیادتی اور جلد غصہ آنے کا مرض تھا مگر میں جب

۱۹۹۸ء کو حج پر گیا اور وہاں قریباً ۶۰ دن قیام کیا اس دوران میں نے

آب زمزم کا استعمال خوب رکھا۔ الحمد للہ چند دنوں کے بعد مجھے

وہاں ہی محسوس ہو گیا تھا کہ پیشاب کی زیادتی کم ہو گئی اور غصہ بھی

بہت کم (حج پر جانے والے حضرات جانتے ہیں وہاں کیا کیا

مشکلات پیش آتی ہیں کئی مرتبہ تو لاکھ برداشت کرنے پر بھی غصہ آ

جاتا ہے) ہو گیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام کمال آب زمزم کا ہے“

ڈاکٹر نور جہاں (نور کلینک نیو کراچی) میرے پاس اکثر روحانی علاج کے لئے

تشریف لاتی ہیں وہ آب زمزم کے متعلق فرماتی ہیں!!

”مجھے جب بھی بے سکونی، گھبراہٹ ہوتی ہے تو میں دوائی لینے کے جائے آب زمزم سے وضو کرتی ہوں اور خوب پیتی ہوں اس کے بعد درود شریف کا ذکر چلتے پھرتے کرتی ہوں اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے اور کرشمہ آب زمزم ہے میری گھبراہٹ اور بے سکونی ختم ہو جاتی ہے“

ڈاکٹر عذرا محمدی (محمدی ہسپتال گلبرگ کراچی) آب زمزم کے متعلق اپنا

تجربہ بیان کرتی ہیں!!

”آب زمزم قدرت کا انمول تحفہ ہے اس کی جتنی قدر کریں وہ کم ہے میں نے جب بھی کسی بیماری میں اسے استعمال کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا کی“

آب مینہ



آب مینہ یعنی بارش کا پانی (Rain Water) مالک ہر جہاں، ذات لا شریک کی طرف سے انسان کے لئے ایک عظیم اور بے نظیر تحفہ اور نعمت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے!!

وَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ

اور اس نے آسمان سے مینہ برسا کر تمہارے کھانے کے لیے انواع و اقسام کے میوے پیدا کیے (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۲ جز)

وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا

اور مینہ میں جس کو اللہ تعالیٰ آسمان سے برساتا اور اس سے زمین کو مرنے کے بعد زندہ (یعنی خشک ہوئے پیچھے سر سبز) کر دیتا ہے (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۶۳ جز)

وَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ شَيْءًا مِمَّا نَبَاتُ النَّخْلِ مِنْ ظُلْعِهَا فَنَوَآنُ دَائِيَةً لَا وَجْتٍ مِنْ أَعْنَابٍ وَ الزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ

اور وہی تو ہے جو آسمان سے مینہ برساتا ہے پھر ہم ہی (جو مینہ برساتے ہیں)

اس سے ہر طرح کی روئیدگی اگاتے ہیں پھر اس میں سے سبز سبز کو نیلیں نکالنے ہیں اور ان کو نیلوں میں سے ایک دوسرے کیساتھ جڑے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گاہے میں سے لٹکتے ہوئے گچھے اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور نہیں بھی ملتے۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر ۹۹ جز)

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ

نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ ط

دنیا کی زندگی کی مثال مینہ کی سی ہے کہ ہم نے اس کو آسمان سے برسایا پھر اس کے ساتھ سبزہ جیسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ

مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ ط

اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر

اس سے تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے۔ (سورۃ البراہیم آیت نمبر ۳۲ جز)

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ

شَجَرٌ مِنْهُ تُسِيمُونَ ۝ يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَ

النَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ط

وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جسے تم پیتے ہو اور اس سے درخت

بھی شاداب ہوتے ہیں جن میں تم اپنے چارپایوں کو چراتے ہو۔ اسی پانی سے وہ تمہارے

لئے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور (اور بے شمار درخت) اگاتا ہے اور ہر طرح کے

پھل پیدا کرتا ہے۔ (سورۃ النحل آیت نمبر ۱۰ اور اکا جز)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(Hadise-e-Nabawi PBUH)

مندرجہ بالا تمام آیات میں ملک ہر جہاں، ذات لاشریک نے مینہ یعنی بارش کے برسنے اور اس کی وجہ سے انسان اور جانوروں اور نباتات کو حیات نو میسر آنے والی باتیں اشاروں میں بتائی ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ اگر رب العزت کی طرف سے بارش نہ ہو تو ہرے بھرے درخت مرجھا جائیں، فصلیں سوکھ جائیں۔ بجز زمین خوراک پیدا کرنے سے عاجز ہو جائیں اور باعث قحط ہوں آپ نے دیکھا ہوگا جہاں جہاں بارش نہیں ہوتی وہاں زندگی بے رونق ہو جاتی ہے باعث خشک سالی انسان، جانور اور نباتات مرنے لگتے ہیں اور جو زندہ رہتے ہیں وہ برائے نام۔

بخاری و مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے کہ !!

میرے سرکار مدینہ، راحت قلب و سینہ، امت کے غمخوار، نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نماز استسقاء کے لئے لوگوں کو ساتھ لے کر عید گاہ تشریف لے گئے آپ ﷺ نے اس نماز میں دو رکعتیں پڑھیں اور قرأت بالجہر کی اور قبلہ رو ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور جس وقت آپ نے قبلہ کی طرف اپنا رخ کیا اس وقت اپنی چادر کو پلٹ کر اوڑھا۔

یاد رکھیں جب بارش کی ضرورت ہو اور مینہ نہ برستا ہو اس وقت اللہ تعالیٰ جل شانہ سے بارش کی دعا کرنا مسنون ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ سارے مسلمان مل کر پیدل اور عاجزی کے ساتھ پرانے اور پیوند لگے ہوئے کپڑے پہن کر یا برہنہ اور سر برہنہ شہر اور بستی سے باہر جائیں چوں اور بوڑھوں کو بھی لے جائیں اور کسی کافر کو ساتھ نہ لیں پہلے اپنے گناہوں کی بہت توبہ کریں اور پھر آپ کی طرح دو رکعت نماز

استسقاء نفل جماعت کے ساتھ (بغیر اذان اور تکبیر کے) پڑھیں اس نماز میں امام زور سے قرأت کرے پھر نماز سے فارغ ہو کر امام دو خطبے پڑھے جیسے عید کے دن پڑھے جاتے ہیں پھر امام قبلہ رو ہو کر کھڑا ہو جائے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر پانی برسنے کی دعا کرے اور سب مقتدی بھی دعا کریں (یاد رکھیں دعا کے لئے ہاتھ خوب بلند کئے جائیں اور ہاتھ کی پشت آسمان کی طرف ہتھیلی زمین کی طرف کی جائے) تین روز ایسا ہی کریں تین دن سے زیادہ نہیں اگر ایک دن نماز استسقاء پڑھ کر بارش ہو جائے تب بھی تین دن پورے کریں۔

دعائے استسقاء

اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيئًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا
غَيْرَ آجَلٍ اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَعِبْهَمَكَ وَأَنْشُرْ رَحْمَتَكَ وَ
أَخِي بَلَدَكَ الْمَيِّتَ ۝

”اے ہمارے اللہ ہم پر بارش برسا جو نفع دینے والی ہو نہ کہ نقصان دینے والی ضرورت کے وقت تہہ کہ دیر سے غیر ضروری اے ہمارے اللہ اپنے بندوں کو سیراب کر اور جانوروں کو بھی اور اپنی مردہ زمین کو زندہ کر“

بخاری شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں

کہ !!

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای المنظر
قال اللهم صبا نافعاً

جب بارش ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے کہ اے ہمارے رب تو اسے ہمارے لیے مفید بنا۔

حضرت عائشہ صدیقہ روایت فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا!!

ان الخاصرة عرق الكلية اذا تحرائے اذی صاحبها فدا و

ما بالماء المحرق والعسل (ابوداؤد۔ مستدرک حاکم)

گردے کا بلن اس کی جان ہے اگر اس میں سوزش ہو جائے تو مریض کو شدید اذیت ہوتی ہے اس کا علاج جلے ہوئے پانی اور شہد سے کیا جائے۔

محدثین نے ماء المحرق کا لفظی ترجمہ تو لہلا ہو پانی ہی کیا ہے لیکن تشریح کے دوران اکثر کی رائے یہ ہے کہ مریض کو بارش کا پانی ملا کر دینا اس نسخہ کی مکمل ترکیب ہے۔

حضرت علیؑ

لکن کثیر نے حضرت علی مرتضیٰؑ کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ کوئی سی آیت لکھ کر اس کو بارش کے پانی سے دھو کر اس پانی میں شہد ملا کر لے لیں انشاء اللہ شفا یاب ہوں گے۔

جدید سائنس

ہوا میں شامل بخارات کا فضا کے بالائی سرد طبقوں میں پہنچ کر عمل تکثیف سے بادل کی صورت اختیار کر لیتا اور پانی کی شکل میں زمین پر گرنا بارش ہے گرمی کی وجہ سے عمل تبخیر زیادہ ہوتا ہے جس سے ہوا میں بخارت بخارات جذب ہو جاتے ہیں گرم ہوا میں بخارات کو جذب کرنے کی زیادہ صلاحیت ہوتی ہے اور سرد ہوا میں کم گرم ہوا کی ہو کر لو پر اٹھتی ہے۔ ذرات اور بخارات سے لدی ہوئی گرم ہوا بلندی پر پہنچتی ہے تو

عمل تکثیف سے بخارات (قطروں کی شکل اختیار کر کے بادل کی صورت اختیار کر لیتے ہیں یہ قطرات خاکی ذرات کے گرد لپٹ جاتے ہیں لیکن جب یہ مزید بخارات کے مل جانے سے بھاری ہو جاتے ہیں تو بارش کی شکل میں زمین پر گر پڑتے ہیں شبنم، کھرباؤ، مند اور برف بھی اسی طرح وجود میں آتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ شبنم اور کھرباؤ عمل ہوا کے زیریں میں ہوتا ہے یعنی زمین کے نزدیک اور بادل، بارش اور برف وغیرہ ہوا کے بالائی حصوں میں وجود میں آتے ہیں۔

بارش کی حسب ذیل قسمیں ہیں۔

(Relief Rain Fall)	طبعی بارش	۱
(Convictional Rain Fall)	حملی بارش	۲
(Cyclonic Rain Fall)	گردبادی بارش	۳

طبعی بارش (Relief Rain Fall)

جہاں کہیں بلند پہاڑ ہوا کے راستے میں حائل ہوتے ہیں وہاں ہوا پہاڑی ڈھلانوں کے ساتھ ساتھ لوہر کو اٹھتی ہے اور سرد طبقات میں پہنچ کر ہوا کا درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے اور عمل تکثیف سے بارش ہونے لگتی ہے۔

حملی بارش (Convictional Rain Fall)

گرم علاقوں میں سطح زمین کی ہوا ہلکی ہو کر اوپر اٹھتی ہے اور جب اوپر کے سرد طبقات میں پہنچتی ہے تو اس کا درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے اور عمل تکثیف سے بارش ہونے لگتی ہے۔

گردبادی بارش (Cyclonic Rain Fall)

جب کسی مقام پر ہوا کا دباؤ کم ہو جاتا ہے تو چاروں طرف سے ہوا اس مقام کی طرف چلنا شروع کر دیتی ہے مرکزی حصے کی ہوا اوپر کو اٹھتی رہتی ہے اور بلندی پر پہنچ کر عمل تکثیف سے بارش برساتی ہے سردی کے موسم میں پاکستان میں گردباد سے بارش ہوتی ہے۔

عمل تکثیف کیا ہے (What is Condensation)

ہر درجہ حرارت پر چونکہ سھل تبخیر ہوتا رہتا ہے اس لیے ہوا میں ہر وقت آبی بخارات موجود رہتے ہیں جب یہ ہوا اوپر کے ٹھنڈے طبقات میں پہنچتی ہے یا کسی وجہ سے ٹھنڈی ہو جاتی ہے تو بخارات پانی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اس طرح بخارات کے دوبارہ پانی کی صورت میں تبدیل ہونے کو عمل تکثیف کہتے ہیں اس عمل کی وجہ سے ہوا کے بخارات مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں کھر، دھند، شبنم، بادل، برف، اولے اور پالا وغیرہ اس ہی عمل کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

عمل تبخیر کیا ہے (What is Evaporation)

گیلی زمین یا گیلا کپڑا جب دھوپ میں کچھ دیر پڑا رہے تو وہ خشک ہو جاتا ہے کیونکہ کپڑے اور زمین کی نمی یا رطوبت بخارات میں تبدیل ہو کر ہوا میں مل جاتی ہے پانی کے اس طرح بخارات میں تبدیل ہونے کو عمل تبخیر کہتے ہیں عمل تبخیر ہر درجہ حرارت پر ہر وقت ہوتا رہتا ہے جو ہڑوں، تالابوں، دریاؤں، جھیلوں اور سطح سمندر پر ہر وقت یہ عمل جاری رہتا ہے جہاں پر پانی زیادہ جگہ پر پھیلا ہوا ہو اور درجہ حرارت زیادہ ہو وہاں عمل تبخیر زیادہ ہوتا ہے گرم اور خشک ہو از زیادہ آبی بخارات جذب کرتی ہے ہوا میں

بھٹی زیادہ خشکی ہوگی اتنا ہی عمل تبخیر زیادہ ہوگا یا جتنا زیادہ درجہ حرارت ہوگا اتنی ہی پانی زیادہ بخارات میں تبدیل ہوگا کیونکہ گرمی سے ہوا پھیلتی ہے اور اس میں زیادہ آبی بخارات سما سکتے ہیں مگر ہوا سرد اور مرطوب ہو تو اس میں آبی بخارات زیادہ نہیں سما سکیں گے اس لئے کسی خاص درجہ حرارت پر ہوا میں ایک خاص مقدار سے زیادہ آبی بخارات نہیں سما سکتے یعنی عمل تبخیر کی کمی اور بھٹی کا انحصار درجہ حرارت اور ہوا کی خشکی اور رطوبت پر ہوتا ہے۔

بارش کے پانی کے مندرجہ ذیل فوائد سامنے آئے ہیں!!

بارش کے پانی (Water Rain) سے وہ حضرات سردھوئیں جن کے بالوں میں چکنائی اور خشکی بہت ہوتی ہے بارش کے پانی سے جھاگ اچھی اور بڑی ملائم بنتی ہے جس سے بالوں کی جڑوں سے چکنائی اور خشکی نکل جاتی ہے اس کے علاوہ ہمارے منہ پینے سے کئی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں امریکہ کے دیہاتی علاقوں میں دیکھا گیا ہے کہ وہاں کی خواتین اپنی پھتوں پر خالی برتن رکھ دیتی ہیں جب بارش سے ان کے برتن بھر جاتے ہیں وہ اس پانی کو سردھونے میں استعمال کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ بارش کا پانی کپڑے دھونے کے لیے بھی اچھا ہے

میرا ذاتی مشاہدہ (My Own Observation)

میرے پیر و مرشد، شریعت و طریعت حضرت صوفی عبدالعزیز نقشبندیؒ

فرماتے تھے!!

دو تین قسم کے پانی ہیں شفا ہے (۱) آب زم زم (۲) آب مینہ (بارش کا پانی) (۳) آب

رواں (چلتا پانی)

میں جب بھی کسی مریض کو کاغذ یا چینی کی پلیٹ پر سورۃ فاتحہ لکھ کر دیتا ہوں تو اسے آب زمزم یا آب مینہ یا پھر زمینی بورنگ کے پانی سے دھو کر پینے کی ہدایت دیتا ہوں اور مالک ہر جہاں، ذات لاشریک کا احسان عظیم ہے کہ مریض شفا یاب ہوتا ہے ۱۵ سالوں میں شاید ہی کسی مریض نے کہا ہو کہ مجھے شفا نہیں ہوئی۔

میں ان تمام لوگوں کو دعوت عمل دیتا ہوں جو بیمار ہیں وہ چند دن سورۃ فاتحہ چینی کی پلیٹ یا پاک و صاف کاغذ پر لکھ کر آب زمزم یا آب مینہ یا آب رواں سے دھو کر پیئیں اور اس کا نتیجہ دیکھیں اور مجھے ضرور لکھیں۔

احتیاط (Precaution)

جب آپ بارش کا پانی جمع کریں تو اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ بارش برسنے کے شروع میں پانی جمع نہ کریں کیونکہ فضا میں دھواں، کیمیائی عناصر اور آلودگی ہوتی ہے شروع کی بارش ان کو دھو کر زمین پر لاتی ہے اس کے بعد کی بارش ہر طرح سے صاف اور پاک ہوتی ہے پھر آپ اپنے برتنوں میں اس کے بعد کی بارش کو جمع کریں اور استعمال میں لائیں میں سمجھتا ہوں رب العزت نے ہم انسانوں کو کئی نعمتیں بخشی ہیں ان نعمتوں میں آب زمزم اور آب مینہ (بارش کا پانی) قدرت کی خاص نعمتیں ہیں۔

انجیر



انجیر کو قرآن مجید میں تین کے نام سے پکارا گیا ہے یونانی زبان میں Suiko انگریزی میں Figs اور پنجابی، ہندی اردو اور بنگالی میں انجیر کہتے ہیں۔ انجیر بیادی طور پر مشرق وسطیٰ اور ایشیائے کوچک کا پھل ہے مگر اب ہندوستان میں کاشت کیا جا رہا ہے انجیر کے مشہور مراکز ترک، مصر اطالیہ، اسپین، پر تگال، ایران، فلسطین، شام، لبنان اور پاکستان میں چترال اور ہنزہ کے علاقے ہیں۔

انجیر گول، سیاہی مائل اور میٹھا ہوتا ہے یہ گرم تر جلدی ہضم ہو جاتی ہے قرآن مجید میں مالک ہر جہاں، ذات لا شریک کا فرمان علی شان ہے!!

وَالَّتَيْنِ وَالزَّيْتُونَ ۝ وَطُورِ سِينِينَ ۝ وَ هَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝

قسم ہے انجیر اور زیتون کی اور طور سینا کی اور اس امن والے شہر کی کہ ہم نے انسان کو بہترین انداز کے ساتھ پیدا کیا۔

سورۃ التین کی مندرجہ بالا آیت میں اس دنیا میں اگنے والے نباتات اور مقدس مقامات کی قسم کھا کر انسان کی اسی ساخت اور فطرت کی طرف اشارہ کیا۔ چونکہ انجیر اور زیتون میں جامع فوائد ہیں اور انسان کی حقیقت جامعہ سے مشابہت رکھتے ہیں لہذا آیت کے مضمون کو ان دونوں کی قسم سے شروع کیا گیا ہے اور طور سینا کی قسم اس لیے کھائی

گئی ہے کیوں کہ وہاں اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف ہمکلامی بخشا تھا اور امن والا یعنی مکہ معظمہ کی قسم اس حقیقت کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ وہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ مبعوث ہوئے

حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابو درداء سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک تھالی انجیر بطور ہدیہ پیش کی گئی آپ نے اہل مجلس سے فرمایا کہ کھاؤ اور خود آپ نے کھایا اور فرمایا اگر یہ کہو کہ جنت سے کوئی پھل اترا ہے تو یہی وہ پھل ہو سکتا ہے کیونکہ جنت کے پھلوں میں گٹھلی نہ ہوگی اسے کھاؤ کیونکہ یہ بوا سیر کو ختم کرتی ہے نقرس (ایک مشہور بیماری ہے جو پیر کے چھوٹے جوڑوں میں ہوتی ہے اس کی صورت ورم کی ہے جو ٹخنوں اور پیروں کی انگلیوں کے جوڑوں میں پیدا ہوتا ہے) کے لئے نفع بخش ہے

انجیر کی اہمیت اور کتب مقدسہ

انجیر کا ذکر تورات اور انجیل میں قریباً ۳۹ مرتبہ آیا ہے مثال کے طور پر!!
”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مصیبت میں ان کے حواریوں میں سے مرقس اپنے ایک سفر کی روئیداد بیان کرتا ہے!

دور سے انجیر کا ایک درخت جس میں پتے تھے دیکھ کر گیا شاید اس میں کچھ ہے مگر جب اس کے پاس پہنچا تو پتوں کے سوا کچھ نہ پایا کیونکہ انجیر کا موسم نہ تھا۔

(مرقس ۱۳-۱۱)

تب انجیر کے درخت سے کہا کہ تو اور ہم پر سلطنت کر
ہر انجیر کے درخت نے کہا کیا میں اپنی مٹھاس اور اچھے اچھے
پھلوں کو چھوڑ کر درختوں پر حکمرانی کرنے جاؤں؟

(قضاہ ۱۱-۱۰-۹)

مشاہدات محدثین (Muhadissins Observation)

مشہور و مصروف حکیم جالینوس نے کہا ہے کہ انجیر کے ساتھ جوز اور بادام ملا
کر کھالیے جائیں تو یہ خطرناک زہروں سے محفوظ رکھ سکتی ہے۔

حافظ ابن قیم فرماتے ہیں کہ انجیر ارض حجاز اور مدینہ میں نہیں ہوتی بلکہ اس
علاقہ میں عام پھل صرف کھجور ہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے کتاب جلیل میں اس کی قسم
کھائی ہے اور یہ اس امر کی بلاشبہ دلالت کرتا ہے کہ اس سے حاصل ہونے والے
افادات اور منافع بے شمار ہیں اس کی بہترین قسم سفید ہے یہ گردہ اور مثانہ سے پتھری کو
حل کر کے نکال دیتی ہے یہ بہترین غذا ہے اور زہروں کے اثرات سے بچاتی ہے حلق کی
سوزش۔ سینہ کے بوجھ۔ پھیپھڑوں کی سوجن میں مفید ہے جگر اور تلی کو صاف کرتی ہے
بلغم کو پتلا کر کے نکالتی ہے جسم کو بہترین غذا مہیا کرتی ہے۔

امام محمد بن احمد زہی لکھتے ہیں کہ انجیر میں تمام دوسرے پھلوں کی نسبت بہتر
غذائیت موجود ہے یہ پیاس کو مچھاتی اور آنتوں کو نرم کرتی ہے۔ پیشاب آور ہے اسے نہار
منہ کھانا عجیب و غریب فوائد کا باعث ہوتا ہے۔

حکیم قاری محمد اقبال محمدی اپنی کتاب ”آسان علاج“ میں انجیر کے متعلق لکھتے ہیں!

”انجیر اپنے اندر کئی طبعی فوائد لیے ہوئے ہے اس میں غذائیت کی مقدار بھی اچھی خاصی ہوتی ہے بلغم کو پکا کر خارج کرتا ہے یہ پیشاب آور بھی ہے اس کے استعمال سے گردے اور مثانے کی پتھری باسانی نکل جاتی ہے“

میرے پیرو مرشد، شریعت، طریقت، حضرت صوفی عبدالعزیز نقشبندی فرماتے تھے کہ !!

”انجیر ایک عمدہ پھل ہے جس کے استعمال سے کئی انسانی بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں اس کی اہمیت کا اندازہ قرآن مجید کی آیت سے ہم باسانی لگا سکتے ہیں“

جدید سائنس (Modern Science)

انجیر میں فضلہ نہیں ہوتا ہے اسی لیے طویل بیماری کے بعد صحت یابی کے دوران اس کا استعمال بہت مفید ہے یہ طبیعت کو نرم کرتا ہے اور بدن کو فرہ کرتا ہے اس کے خشک پھلوں میں پچاس فیصد سے زائد شکر ہوتی ہے اس کے علاوہ تھوڑی مقدار میں (Malic Acid), (Acetic Acid) اور (Citric Acid) بھی ملتے ہیں ایک بہت اہم (Enzyme) جس کا نام (Ficin) ہے انجیر میں پایا جاتا ہے اسی لیے یہ ملین ہے اور معدہ کے امراض میں فائدہ بخش۔ گردوں کو صاف کرتا ہے اور ریگ مثانہ کو نکالتا ہے جسم پر پھوڑے پھنسی نکل آئیں تو انجیر یا اس کا شربت فائدہ کرتا ہے۔ ایک اور تحقیق کے مطابق سوگرام انجیر میں ۲۱۴ حرارے، ۴ گرام پروٹین، ۴۹ گرام نشاستہ، ایک گرام چکنائی اور ۱۹ گرام ریشہ (Fiere) پایا جاتا ہے۔

وضاحت (Explanation)

پروٹین (Protein) لفظ پروٹین پر تھمین سے بنا ہے جس کے معنی پہلا۔ جانداروں کی جسمانی ساخت میں پروٹین کا سب سے زیادہ ہاتھ ہے یہ سمجھ لیجئے کہ ہمارے جسم کی ساخت میں اس کا وہی درجہ ہے جو ایک مکان بنانے میں اینٹوں کا۔ ایک تحقیق کے مطابق ہمارا گوشت خون اور دماغ ہماری خوراک پروٹین کے جز سے بنتے ہیں۔

حرارے (Calories)

تحقیق کے مطابق حرارے (Calories) جسم اور عمر کی مناسبت سے صحت و تندرستی کی بقا کے لئے نہایت اہم اور ضروری ہے۔

نشاستہ (Carbohydrates)

تحقیق کے مطابق نشاستہ (Carbohydrates) صحت و قوت کا بہترین ذریعہ اور متوازن غذا کا اہم جزو ہے۔

چکنائی (Fat)

یہ جسمانی نشوونما، جلد کی صحت اور وٹامنز کے انجذاب میں اہم کردار ادا کرتی ہے اس کے علاوہ چکنائی کا کام گرمی، طاقت اور جنم میں ضروری چربی (Heat, En-ergy and Fat) پیدا کرنا ہے چکنائی پانچ قسم کی ہوتی ہیں!!

گھی	۱
مکھن	۲
تیل	۳
بنا پتی گھی	۴
چربی	۵

یاد رکھیں مکھن بہترین قسم کی چکنائی ہے اس کے بعد گھی، اس کے بعد زیتون کا تیل سرسوں کا تیل، خالص مونگ پھلی کا تیل اور ناریل کا تیل اس کے بعد بنا سیتی گھی اس بات کو بھی آپ ذہن نشین کر لیں کہ جانوروں کی چربی ناقص ترین ہے تحقیق کے بعد یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جسمانی گرمی سے چربی پگھلتی نہیں اس لیے اسے ہضم کرنا ہماری جسمانی مشین کے لیے بہت مشکل ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ڈاکٹرز حضرات جوانی ڈھلنے کے بعد گھی کے استعمال کو منع فرمادیتے ہیں۔

ریشہ (Fibre)

غذائی ریشے سے مراد غذا کے وہ اجزاء ہیں جو انسانی نظام ہضم کے خامرات (انزائم) اور ہاضم رطوبات سے متاثر نہیں ہوتے یعنی گلتے نہیں ہیں یہ نباتاتی رہتے جو دراصل پودے کے خلیات کی دیوار میں ہوتی ہیں معدے اور آنتوں میں سے گزر کر بھی حل نہیں ہوتے اب نباتاتی ریشے کی دو قسمیں کی جاسکتی ہیں۔

- (۱) وہ جو پانی میں گھل کر یا حل ہو سکتے ہیں مثلاً پھلوں کا گودا، پیکٹین، گوند وغیرہ
- (۲) پانی میں حل نہ ہونے والے ریشے مثلاً خلوی ریشے (سیلو لوس) چربی مادہ (لگنن) اور نیم خلوی مادہ۔

آنتوں کے فعل کو چست رکھنے کے لئے روانہ 25 سے 50 گرام ریشے کی مقدار بہت مناسب ہوتی ہے۔ ریشے سے فوائد حاصل کرنے کے لئے مناسب یہ ہے کہ غذا میں چکنائی اور شکر کی مقدار کم کر کے ریشے دار غذاؤں کو ان کی جگہ دی جائے۔ ریشہ دار غذاؤں سے ریشے کے علاوہ جسم کو غذائی اجزا بھی مل جاتے ہیں تازہ پھل اور کچی و پکی سبزیاں غذا میں شامل رکھ کر ریشے کی ضرورت پوری کی جاسکتی ہے یاد رکھیں!! انجیر یا دوسرے پھلوں کا تحلیل ہونے والا غذائی ریشہ جگر کی بیماریوں اور کینسر میں

فائدہ پہنچانے اور بلڈ پریشر نارمل رکھنے کے ساتھ غذا سے پیدا ہونے والے زہریلے اثرات کو بھی زائل کرتا ہے۔

مشاہدات اطباء (Physicians observation)

(۱) تلی کی سو جن کا علاج

خشک انجیروں کو سر کے میں ڈال کر ایک ہفتہ تک رکھا رہنے دیں اس کے بعد روزانہ کھانے کے بعد صبح اور شام اس سر کے میں پڑے ہوئے دو تین انجیروں کو استعمال کریں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے تلی کی سو جن گھل جائے گی کچھ دنوں تک باقاعدہ استعمال کرنے سے یہ مرض دور ہو جاتا ہے۔

(۲) گردے اور مثانے کی پتھری کا علاج

انجیر کی ایک اہم خاصیت یہ پیشاب آور بھی ہے اس لیے گردے اور مثانے کی پتھری باسانی نکل جاتی ہے پتھری نکلنے کے لیے روزانہ پانچ دانے کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ پتھری نکل جائے گی۔

(۳) برص کا علاج

برص کا مرض بڑی مشکل سے جاتا ہے اگر آپ تازہ انجیر آنے پر جو دودھ نکلتا ہے اسے اکھاڑنے سے دو چار قطرے سفید داغوں (برص) پر لگا دیا کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد یہ داغ جاتے رہیں گے۔

(۴) گلٹیاں کا علاج

بعض لوگ جنہیں جسم میں مختلف مقامات پر گلٹیاں بن جاتی ہیں جو اگرچہ تکلیف نہیں دیتیں مگر اس کا علاج بھی ضروری ہے انجیر کا دودھ ان مقامات پر لگانے سے گلٹیاں تحلیل ہو جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ

(۵) پرانی قبض کا علاج

کہتے ہیں کہ قبض تمام بیماریوں کی جڑ ہوتی ہے لہذا اس کی طرف بھر پور توجہ دیں پرانی سے پرانی قبض ختم کرنے کے لیے روزانہ انجیر کے پچھلے دانے کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں میں قبض کی بیماری سے نجات نصیب ہوگی۔

(۶) موٹاپے کا علاج

جو حضرات موٹاپے کی وجہ سے پریشان ہیں وہ روزانہ سات دانے انجیر کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں میں فائدہ ہوگا

(۷) جوڑوں کے دردوں کا علاج

خشک انجیر کو پانی میں پیس کر اس کو درد والی جگہوں پر لپ کر لیں انشاء اللہ تعالیٰ عظیم درد سے آرام ملے گا۔

(۸) یواسیر کا علاج

قبض یواسیر کی سب سے بڑی وجہ ہے جدید تحقیق کے مطابق چونکہ جسم کے اندر رہ جانے والے فضلے کا دباؤ دوران خون کو روک دیتا ہے یواسیر دراصل انتڑیوں کے آخری سرے پر موجود شریانوں کے سوجنے کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اگر مریض بیت الخلاء جانے کا باقاعدہ وقت مقرر کریں اور روزانہ انجیر استعمال کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس موذی مرض سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔

(۹) انجیر کے منجن سے علاج

انجیر کو توڑے پر جلا کر پیس کر دانتوں پر منجن کی طرح لگائیں ایسا کرنے سے دانتوں سے رنگ اور میل کے داغ اتر جاتے ہیں مسوڑھوں کی سوزش کے لیے جو بھی منجن استعمال کریں اس میں انجیر شامل کر لینے سے فائدہ بہت جلد سامنے آتا ہے

انار (Pomegranate)



انار ایک خوش ذائقہ اور دانے دار پھل ہے عام طور پر افغانستان، صوبہ سرحد، پنجاب اور محیرہ کیسین کے جنوب مغربی علاقوں میں پیدا ہوتا ہے۔ شام اور مصر کے قدیم باشندے اسے خوب صورتی کا نشان سمجھتے تھے اور سبز چمکدار پتوں اور غوانی رنگ کے پھولوں اور یا قوتی رنگ کے دانوں کے باعث قدیم لوگوں میں یہ پھل بہت مقبول تھا شاعروں اور ادیبوں کے کلام میں بھی اس کا تذکرہ ملتا ہے۔ مشرقی ایشیا کے بیشتر ملکوں میں انار کے باغات لگائے جاتے ہیں اس کے دانے شیریں اور کسی قدر ترشی لیے ہوتے ہیں پاکستان اور ایران میں اس کے رس سے شربت بنایا جاتا ہے میکسیکو میں شربت بنانے کے علاوہ اس سے شراب بھی کشید کی جاتی ہے۔

انار کو انگریزی میں pomegranate لاطینی میں punicum عبرانی میں Rim- mon یونانی میں Roq عربی میں رمان اور فارسی، اردو، ہندی، پنجابی میں انار کہتے ہیں قرآن مجید میں انار کو رمان کے نام سے پکارا گیا ہے اور یہ نام غالباً تین مرتبہ آیا ہے اور مالک ہر جہاں، ذات لاشریک نے تینوں بار انسان کو اہم نصیحتیں کی گئی ہیں مثلاً ترجمہ : اور وہ ہی اللہ تو ہے جس نے باغ پیدا کیے ٹہنیوں پر چڑھائے ہوئے اور بغیر چڑھائے ہوئے اور کھجور کے درخت اور کھیتی کہ ان کے کھانے کی چیزیں مختلف ہیں اور زیتون اور انار باہم مشابہ بھی اور غیر مشابہ بھی۔ اس کے پھلوں میں سے کھاؤ جب وہ

نکل آئیں اور اس کا حق (شرعی) اس کے کاٹنے کے دن ادا کر دیا کرو اور اسراف مت کرو
 بیشک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۳۱)
 اس آیت میں اس اصول کی جانب اشارہ کیا گیا ہے کہ قدرت کی نعمتیں عام
 انسانوں کے لئے ہیں اور جو لوگ باغ کے پھلوں کو اور کھیت کی پیداوار کو اپنے لیے
 مخصوص رکھنا چاہتے ہیں اور دوسروں کی حق تلفی کرتے ہیں وہ اللہ کی نظر میں ناپسندیدہ
 انسان ہیں قرآن کا یہ ارشاد سماج میں اجارہ داری اور سرمایہ داری کو نامناسب قرار دیتا
 ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ، راحت قلب و سینہ حضرت
 محمد ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ !!

كلو الرمان بشحمه فانه دباغ المعدة

”انار کھاؤ اس کے اندرونی چھلکے سمیت کہ یہ معدہ کو حیات نو عطا کرتا ہے“

محمد احمد ذہبیؒ نے یہ روایت سند کے بغیر روایت کی ہے !!

ما اكل رجل رمانه الا ارتد قلبه اليه و هرب الشيطان منه

”جب بھی کسی نے انار کھایا اور شیطان اس سے بھاگ گیا“

حضرت انس بن مالکؓ روایت فرماتے ہیں !!

انه سال من رسول الله عليه وسلم عن الرمان فقال ما من

رمانته الا وفيه حبه من رمان الجنة (ابو نعیم)

”میں نے رسول اللہ ﷺ سے انار کے بارے میں پوچھا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

ایسا کوئی انار نہیں ہوتا کہ جس میں جنت کے اناروں کا دانہ شامل نہ ہو“

محمد احمد ذہبیؒ نے سند کے بغیر حضرت علیؓ سے روایت منسوب کی ہے !!

من اکل رمانہ نور اللہ قلبہ

”جس نے انار کھایا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو روشن کر دے گا“

جدید سائنس (Moder Scince)

نباتاتی سائنس کی رو سے انار کا نام Punica granatum ہے مشہور سائنسدان ڈی کینڈولے کی رائے کے اعتبار سے اس کا وطن ایران ہے حالانکہ جنگلی انار افغانستان، شمالی ہندوستان (ہمالیہ) اور شام میں آج بھی ملتا ہے۔ حضرت موسیٰ کے زمانے میں کاشت کیا ہوا اعلیٰ قسم کا انار فلسطین، شام اور لبنان کے علاقوں میں کافی عام ہو چکا تھا اور اسی وجہ سے اس علاقہ کا ایک مشہور شہر رمان کہلاتا ہے۔

ایک تحقیق کے مطابق انار میں بشکر (گلوکوز۔ فرکٹوز) کے علاوہ مختلف حیاتین (Vita- mins) وٹامن سی یعنی Ascarbic Acid بھی اچھی مقدار میں پایا جاتا ہے فاسفورس (Phosphorus) سوڈیم (Sodium) کیلشیم (Calcium) سلفر (Sulphur) Oxalic Acid اور Carotene کا انار ایک اچھا ذریعہ مانا جاتا ہے ایک اور تحقیق کے مطابق انار کے دانوں کا رس ایک ہلکی اور فرحت انگیز غذا ہے جو دل کے امراض میں بہت سود مند ہے میٹھا انار قبض کشا ہوتا ہے جبکہ تھوڑی سی کھٹاس والے انار کے دانے معدہ کے ذرم اور دل کے درد کے لئے لاجواب دوا اور ٹانگ ہے۔ ڈاکٹر اقتدار فاروقی کے مطابق اسہال یا خونی پیش میں مبتلا مریضوں کے لئے پچاس گرام انار کا رس ایک بہترین علاج بھی ہے اور کمزوری رفع کرنے کا طریقہ بھی۔ انار کے طبی فوائد، قلت خون (Anaemia) یرقان (Jaundice) بلڈ پریشر (Blood pressure) بواسیر (Piles) اور ہڈیوں و جوڑوں کے درد

(Arthritis) میں ایلوپیتھی، طب یونانی اور آیورویدک میں بھی تسلیم کئے گئے ہیں۔ ایک اور تحقیق کے مطابق شہد کے ساتھ انار کارس استعمال کرنے سے Bilious-ness میں کمی لاتا ہے۔

انار کے جڑ کی چھال بھی ایک ایسی مثالی دوا ہے جسے پانی میں لبال کو مریض کو پلانے سے Tapeworm سمیت پیٹ کے سارے کیڑے ختم ہو جاتے ہیں بعض تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ایسا بلبالا ہو پانی ٹی ٹی اور پرانے مٹار کو ختم کرنے میں بھی موثر ثابت ہوا ہے مزید برآں ملیریا کے بعد کی کمزوری کو بھی دور کرتا ہے بعض نسوانی امراض میں انار کے جڑ کی چھال کا استعمال ایک حتمی علاج سمجھا جاتا ہے اس سے حاصل کیا گیا بلبالا نسوانی شکایات میں دھلائی (Wash) کے لیے مفید ہے۔

انار کے پھولوں سے ایک لال رنگ حاصل کیا جاتا ہے جو غذائی اشیاء میں استعمال ہوتا ہے انار کے پھول اسقاط حمل کو روکنے کی بھی بہترین دوا ہیں۔ اور اس کا چھلکا لبال کر پلانے سے پرانی پچش کے مریض کو فوراًفاقہ ہوتا ہے یہ چھلکا تجارتی طور پر بھی بڑے کام کی چیز ہے کیونکہ اس میں بیس فیصد سے زیادہ Tannin ہوتا ہے اس لیے کچے چمڑے کو پکانے کے لیے ان چھلکوں کا استعمال بڑے پیمانے پر افریقہ کے کچھ ملکوں میں کیا جاتا ہے مرکس اور اسپین کا جو چمڑا کسی زمانہ میں بہت مشہور تھا اس کی Tanning انار کے چھلکوں سے کی جاتی تھی۔

ایک اور تحقیق کے مطابق سو گرام انار میں کیمیائی اجزاء کی موجودگی کا تناسب اس طرح ہے۔

۰ ۶ ۲	(Proteins)	۱۔ پروٹین
۰ ۱۱ ۶	(Carbohydrates)	۲۔ کاربوہائیڈریٹس

۳۸	(Calories)	کلوریز	۳
۱۶۱	(Sodium)	سوڈیم	۴
۲۰۴	(Potassium)	پوٹاشیم	۵
۲۶۹	(Calcium)	کیلشیم	۶
۳۶۱	(Magnesium)	میگنیشیم	۷
۰۶۱۵	(Fats)	فیش	۸
۶۰۷	(Copper)	کاپر	۹
۷۶۵	(Phyosphorus)	فاسفورس	۱۰
۴۶۲	(Sulphur)	سلفر	۱۱

وضاحت (Explanation)

پروٹین (Proteins)

پروٹین یعنی لحمیات جسم کے ٹوٹے ہوئے اور کمزور اعضاء کو طاقت بخشتے ہیں اس کے علاوہ یہ معدے کا عرق (Gastric Juice) یا اس کے ضروری عنصر (Pepsin) بنانے میں بھی مدد دیتے ہیں۔

کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates)

آکسیجن۔ ہائیڈروجن اور کاربن کا مرکب یہ اشیاء خوردنی اکا جزو ہوتی ہیں اور ان سے جسم کے اندر توانائی اور حرارت پیدا ہوتی ہے۔

کلوریز (Calories)

تحقیق کے مطابق حرارے (Calories) کی بقا کے لیے نہایت اہم اور ضروری ہے۔

سوڈیم (Sodium)

سوڈیم اور کلورین سے مل کر وہ نمک بنتا ہے جو ہم روزانہ کھانے میں استعمال کرتے ہیں دونوں مل کر بدن میں ہاضم بناتے ہیں یہ دونوں خون میں یہ صلاحیت پیدا کرتے ہیں کہ وہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کو پھیپھڑوں میں لے جاتے ہیں جہاں پھیپھڑے خون کو صاف کرتے ہیں۔

پوٹاشیم (Potassium)

یہ عضلات کے خلیوں اور خون کے سرخ خلیوں میں پایا جاتا ہے اس کی کمی سے مرض میں بیقاعدگی آتی ہے عضلات کمزور ہو جاتے ہیں تھکان ہو جاتی ہے اور زیادہ کمی میں گردے اور پھیپھڑے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔

کیلشیم (Calcium)

یہ ہڈیوں اور دانتوں کے لیے انتہائی ضروری ہے خون کا جمنا انتہائی ضروری ہے اگر ایسا نہ ہو تو ایک دفعہ بہنے پر وہ بہتا ہی رہے گا کیلشیم ہاضم رس کا ایک ضروری حصہ ہے وہ عضلات کے لیے مفید ہے جس میں دل کا عضلہ بھی شامل ہے کیلشیم عضلات میں سیکڑنے کی قوت بھی پیدا کرتا ہے اس کے علاوہ بھی کیلشیم کے فوائد ہیں۔

میگنیشیم (Magnesium)

یہ نمک تقریباً تمام غذاؤں میں پایا جاتا ہے بدن میں ہڈیوں اور دانتوں میں ہوتا ہے اعصاب کو تقویت پہنچاتا ہے فاسفورس اور کیلشیم سے مل کر یہ عضلات میں لچک پیدا کرتا ہے تناؤ کو کم کرتا ہے نیز تیزابیت کو کم کرتا ہے اس کی کمی سے نبض میں بے قاعدگی، عضلات کی کمزوری اور بے خوابی پیدا ہو جاتی ہے۔

فیٹس (Fats)

تحقیق کے مطابق فیٹس جسمانی نشوونما، جلد کی صحت اور وٹامنز کے انجذاب میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

کاپر (Copper)

یہ سرخ خون بنانے کے لیے ضروری ہے یہ خون کے سرخ ذرات کی تعداد کو قائم رکھتا ہے اور خون کی کمی کو روکتا ہے لوہا اور آکسیجن کو خلیات تک پہنچاتا ہے اس میں تانبہ (Copper) مدد کرتا ہے اس کے کم ہونے سے خون کی کمی کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔

فاسفورس (Phosphorus)

فاسفورس، کیشیم کے ساتھ مل کر ہڈیوں اور دانت بناتی ہے یہ جسم میں مائع کی ترکیب کو برقرار رکھتی ہے فاسفورس کی کمی سے عضلات کم زور ہو جاتی ہیں ہڈیوں میں درد ہوتا ہے اور بھوک مر جاتی ہے۔

سلفر (Sulphur)

تحقیق کے مطابق یہ بدن میں چستی لاتی ہے اندرونی حرارت اور طاقت پیدا کرتی ہے جلد کو صاف کر کے خوبصورت بناتی ہے بالوں کو بڑھاتی ہے چھوت کی بیماریوں کے حملے سے بچاتی ہے جسم سے گندے مادوں کو نکالتی اور مرض گھٹیا اور جلدی و خونی امراض کے زہروں کو خارج کرتی ہے۔

مشاہدات اطباء (Physicians Observation)

- ۱ انار معدہ میں سوزش ہو تو اسے دور کرنے میں مفید ہے۔
- ۲ انار قے کو روکتا اور اسہال کو بند کرنے کے لیے مجرب ہے۔
- ۳ انار کا استعمال پرانی کھانسی میں بڑا مفید ثابت ہوتا ہے۔
- ۴ انار کو دل اور گردوں کی ہر بیماری میں استعمال کرنا نافع ہے۔
- ۵ انار کو مسلسل استعمال کرنے سے وزن میں حیرت انگیز کمی ہوتی ہے۔
- ۶ انار ہر قسم کے بخار کے بعد کی کمزوری کو دور کرنے کے لیے بھی مفید ہے۔
- ۷ انار کو صفراوی مزاج والوں کو خصوصیت سے استعمال کرنا چاہیے۔
- ۸ انار کو پیشاب کی جلن، دل کی گھبراہٹ اور بے چینی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔
- ۹ انار کے دانوں کو پیچ سمیت چبا کر کھانے سے معدہ صاف رہتا ہے اور بالوں کو بڑھاتا ہے۔
- ۱۰ انار کے پھولوں کا پانی نچوڑ کر ناک میں ڈالیں نکسیر بند ہو جائے گی۔
- ۱۱ انار کے پھولوں کو خشک کر کے سفوف بنائیں اور بطور منجن استعمال کریں تو ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔
- ۱۲ انار کے خشک پھولوں کو پیس کر ورم پر لگانے سے ورم دور ہو جاتا ہے۔
- ۱۳ انار اور اس کا چھلکا پیس لیں اور اس میں شہد ملا کر زخم پر لگائیں زخم بھر جائے گا۔
- ۱۴ انار ترش کے خشک دانوں کو انار دانہ کہتے ہیں جو مقوی معدہ ہے ہاضم ہے مختلف قسم کے چورنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان کے نامور حکیم محمد سعید صاحب کا عنایت کردہ انار دانہ چورن کا ایک نسخہ نذر قارئین کر رہا ہوں فائدہ اٹھائیں اور حکیم محمد سعید صاحب کو ہدیہ دعائے خاص پہنچائیں۔ (بہت شکریہ)

حکیم سعید کا نسخہ

۵۰ گرام	انار دانہ
۱۰ گرام	سوٹھ
۱۰ گرام	زیرہ سفید
۱۰ گرام	نمک سیاہ

ترکیب

ہر چیز کو کوٹ کر یک جان کریں۔ بہترین اور لذیذ چورن تیار ہے گھانے کے بعد اس چورن کا 4-4 گرام استعمال غذا کو ہضم کرتا اور بھوک خوب لگاتا ہے۔

۱۵ انار دانہ کا پانی ناخونہ کنے لیے اکسیر ہے۔

ادرک (Ginger)



قرآن مجید میں ادرک کو ”زَنْجَبِيلٌ“ کے نام سے پکارا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے !!

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَتْ مِرْآجُهَا زَنْجَبِيلًا ۝

”اور ان میں انہیں ایسا جام پلایا جائے گا جس میں آمیزش زنجبیل کی ہوگی“

اس آیت میں جنتیوں کے لیے ارشاد ہوا ہے کہ انہیں ایسی مشروبات سے نوازا جائے گا جس میں ادرک کا مزہ ہو گا ایک تفسیر قرآن مجید کے مطابق سوٹھ یعنی ادرک کی آمیزش والی شراب عرب کے ذوق کے لیے بہت لذیذ تھی لہذا اللہ نے انہیں کے ذوق کے اعتبار سے وعدہ فرمایا۔ ایک اور تفسیر قرآن مجید کے مطابق اہل عرب شراب کے ساتھ سوٹھ ملے ہوئے پانی کو پسند کیا کرتے تھے۔

ادرک ایک قسم کا دوا می پودا ہے جس کا زیر زمین حصہ بطور مسالا استعمال ہوتا ہے اس کا قد ۳ سے ۴ فٹ ہوتا ہے پھول شاخوں کے سروں پر مخروطی خوشوں کی شکل میں لگتے ہیں خوشوں کی لمبائی عموماً ۲ سے ۳ انچ تک ہوتی ہے پتوں کی شکل نوکیلی، سطح ملائم اور رنگ چمکیلا سبز ہوتا ہے اس کی کاشت کی ابتدا صدیوں پہلے دنیا کے گرام خطوں میں ہوئی اب جزائر غرب الہند، جنوبی امریکا، مغربی استوائی افریقہ اور آسٹریلیا میں بھی ہونے لگی ہے۔ ادرک کا استعمال بطور مسالا زمانہ قدیم سے مروج ہے یونانی اور رومی ادرک کو جنوبی عرب کی پیداوار سمجھتے تھے ہندو پاکستان کے باشندے بھی ادرک سے صدیوں پہلے واقف تھے ادرک کے اہم کیمیائی اجزاء زیادہ تر نشاستہ اور جلد اڑ جانے والے

تیل ہیں جن پر ادراک کی خوشبو کا انحصار ہے ادراک کی تلخی ایک قسم کے بروزہ کی مانند ہوتی ہے مسالوں کے علاوہ ادراک مشروبات اور ہاضم ادویات میں بھی استعمال ہوتی ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ابو نعیم نے اپنی کتاب ”الطب النبوی“ میں حضرت ابو سعید الخدریؓ کی حدیث نقل کی ہے وہ کچھ اس طرح ہے کہ !!

اهدی ملک الروم الی رسول اللہ ﷺ جرّة زنجبیل
فاطعمه کل انسان قطعته و اطعمنی قطعته (ابو نعیم)
”شہنشاہ روم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ادراک
کے مربہ کا ایک مرتبان تحفہ کے طور پر پیش کیا حضور اکرم ﷺ
نے اسے قبول فرمانے کے بعد مہتمام لوگوں کو اس کا ایک ایک ٹکڑا
مرحمت فرمایا اور مجھے بھی ایک ٹکڑا مرحمت فرمایا اور جسے میں نے کھایا“

جدید سائنس (Modern Science)

ادراک ایک حیرت انگیز اور انتہائی فائدہ بخش نباتاتی شے ہے دنیا کے تقریباً
ہر خطہ میں اس کا استعمال بڑے زور و شور کے ساتھ ہو رہا ہے ادراک کا تیل (Ginger
Oil) ادراک کا سریہ اور ادراک کا ریزن (Ginger Reson) متمدن دنیا کے
بازاروں میں غذائی اعتبار سے بہت مقبول ہو چکے ہیں ادراک میں اشارچ کے علاوہ جو
بہت اہم کیمیائی اجزاء پائے جاتے ہیں ان میں سے بھی بہت سے ہیں۔

(Zingiberin)	زنگیبرن	۱
(Camphene)	کیمفین	۲
(Prellandrene)	فلنڈرن	۳

امریکہ میں بجائے پسی ہوئی ادراک یا سونٹھ (سوکھی ہوئی ادراک) کے تیل
 لورریزن کو ہی غذا میں استعمال کرنے کا طریقہ اپنالیا گیا ہے اچھے اقسام کے بسکٹ (Bi-
 scuits) کیک (Cake) پیسٹریز، روٹی (Bread) اچار (Pickle) شربت (Syr-
 up) اور شراب (Ginger Beer) میں ادراک کے تیل کی بے پناہ کھپت ہو گئی ہے۔
 ایک تحقیق کے مطابق سو گرام سونٹھ میں کیمیائی اجزاء تناسب درج ذیل

ہیں۔

۳ ۶ ۳	(Fats)	۱۔ فیٹس
۲۰ ۶ ۷	(Carbohydrates)	۲۔ کاربوہائیڈریٹ
۷ ۶ ۴	(Proteins)	۳۔ پروٹین
۴ ۷ ۲	(Moisture)	۴۔ موچر
۵	(Sodium)	۵۔ سوڈیم
۹ ۴ ۳	(Potassium)	۶۔ پوٹاشیم
۳ ۳ ۳	(Calories)	۷۔ کلوریز
۲ ۵ ۶	(Magnesium)	۸۔ میگنیشیم
۱ ۷ ۷	(Phosphorus)	۹۔ فاسفورس
۱۲ ۸۰	(Sulphur)	۱۰۔ سلفر
۱۰ ۹	(Ferrum)	۱۱۔ فیریم
۶ ۲	(Chlorides)	۱۲۔ کلورائیڈ

جدید سائنس (Modern Science) کے مطابق !!

- ۱- اورک خون کی نالیوں پر جمی ہوئی چربی کی تہیں اتار دیتا ہے۔
 - ۲- اورک دل کے فعل کو مضبوط کر کے دوران خون میں سستی کی وجہ سے پیروں یا دوسرے مقامات پر جمع پانی کو نکال دیتا ہے۔
 - ۳- اورک کے استعمال سے یواسیر جیسی بیماری سے نجات مل جاتی ہے۔
 - ۴- سوٹھ (سوکھی اورک) کھانے کو پچاتی ہے، پیٹ کی ہوا کو خارج اور بھوک لگاتی ہے۔
 - ۵- سوٹھ کا استعمال ذہن اور حافظہ بڑھانے کے لیے مفید ہے۔
 - ۶- سوٹھ گٹھیا اور کمر کے درد کے لیے بھی مجرب ہے۔
 - ۷- سردی کی تکلیف سے حفاظت کے لیے سوٹھ کا استعمال کریں۔
 - ۸- ذیابیطس کی دونوں شدید قسموں کے لیے اورک کے پانی میں شہد ملا کر دن میں بار بار چٹانے سے فائدہ ہوتا ہے۔
 - ۹- اورک کا جو شاندرہ یا سوٹھ کا سفوف سوڈا بائی کارب کے ہمراہ دینے سے جو رڑوں کی سوزش اور گٹھیا ٹھیک ہو جاتے ہیں۔
 - ۱۰- سوٹھ کے ساتھ کالی مرچ، ہموزن، پیس کر بے ہوشی میں نساوردینے سے ہسٹریا کا دورہ ختم ہو جاتا ہے۔
 - ۱۱- اورک کا مرتبہ کا استعمال بھی بہت سی بیماریاں دور کرتا ہے۔
- پاکستان و ہندوستان کے علاوہ ہانگ کانگ، چین اور آسٹریلیا بڑی مقدار میں مرہ اورک یورپ کو سپلائی کرتے ہیں۔

مشاہدات اطباء (Physicians observation)

طبی اعتبار سے ادراک کے فوائد اتنے اہم ہیں کہ (Cold Humors) سے پیدا ہونے والی ساری شکایات میں ادراک کو بے انتہا مفید ان کا تفصیلی ذکر حکیم جالینوس اور یو علی سینا کی طبی تصنیفات میں بھی ملا ہے حکیم جالینوس نے فالج کیلئے مفید بتایا ہے یو علی سینا کے خیال میں ادراک قوت باہ کو بڑھاتا ہے ادراک کے عرق (تیل) کو ذیابیطس، پرانی گھٹیا اور شتر مشروعات کی (Liver Cirrohosis) میں فائدہ مند سمجھا گیا ہے۔

○ ادراک ہاضم (Digestive) ہونے کے ساتھ ساتھ معدہ اور آنتوں کو طاقت بخشتی ہے

○ معدہ کی خرابیوں سے پیدا ہونے والے جملہ امراض میں اس کے فائدوں کو تسلیم کیا گیا ہے۔

○ تنفس کے مریضوں کو ادراک کے متواتر استعمال سے افاقہ ہوتا ہے۔

○ ہاضم بہتر بنانے اور بھوک بڑھانے کے لیے ادراک کے ساتھ لاہوری نمک اور لیموں کو استعمال کریں۔

○ سونٹھ (سوکھی ادراک) کے چھوٹے سے ٹکڑے کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے گلے اور آواز کی خرابی جاتی رہتی ہے۔

○ پانی سے بنے سونٹھ کے لیپ (Paste) کے لگانے سے سر کے درد (Neuralgic) میں اور دانتوں کی تکالیف میں افاقہ محسوس کیا جاتا ہے۔

○ ادراک کے پانی (water of ginger) کو مسوڑھوں پر ملنے سے ان کے ورم اور درد کو تسکین ہو جاتی ہے۔

۵ اور کبکے پانی کے پندرہ قطرے چھ ماٹھے شہد میں ملا کر آنکھوں میں ڈالنے سے دھند اور جالادور اور نظر تیز ہو جاتی ہے۔

چند مجرب نسخے (Some Tried Prescription)

۱۔ سوٹھ ۵۰ گرام

کالائمنک ۱۰ گرام

ترکیب

دونوں چیزوں کو باریک پیس کر تین بار لیموں کے رس میں ترو خشک کر کے

رکھیں

استعمال

ایک ایک گرام کی مقدار میں کھانا کھانے کے بعد کھالیا کریں۔

فائدہ

غذا ہضم ہو جائے گی۔ اگر پیٹ میں درد ہو گا یا اچھارا ہو گا تو یہ سب شکایتیں

دور ہو جائیں گی اگر بھوک کم لگتی ہے تو کھل کر لگنے لگے گی۔

۲۔ سوٹھ ۵۰ گرام

شہد خالص ۱۰۰ گرام

ترکیب

سوٹھ کو پیس کر شہد خالص میں ملائیں

استعمال

تین تین گرام صبح و شام کھائیں

فائدہ

حافظہ تیز ہوگا۔ بھولی ہوئی باتیں فوراً یاد آئیں گی کمر کے درد سے نجات کے

لیے مفید ہے۔

۳۔ سوٹھ ۲۰ گرام

گڑ ۱۰۰ گرام

ترکیب

سوٹھ پیس کر گڑ میں اچھی طرح سے ملا لیں

استعمال

چھ چھ گرام کھائیں۔

فائدہ

سردی کی تکلیف سے حفاظت رہتی ہے بدن میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور

سردی کم لگتی ہے۔

۴۔ سوٹھ ۶ گرام

دار چینی ۶ گرام

بہنچر ۶ گرام

ترکیب

۱۲۰ ملی لیٹر پانی میں لبال کر چھان کر شکر سے بیٹھا کر لیں

استعمال

صبح خالی پیٹ لیں۔

فائدہ

اس کے استعمال سے سر کا درد ختم ہو جاتا ہے۔

۵۔ سوٹھ ۲ گرام
نوشادر ۴ گرام
کھانے کا سوڈا ۴ گرام

ترکیب

پہلی دوداؤں کو باریک سفوف بنا کر اس میں سوڈا ملا لیں۔

استعمال

۵۰۰ ملی گرام پانی کے ساتھ دن میں دو تین بار لیں

فائدہ

یہ نسخہ معدہ میں درد کو ختم کرنے کے لیے ہے۔

یہ عام طور پر بد ہضمی، ہضم کی کمزوری اور قبض کی وجہ سے ہوتا ہے اس میں پیٹ میں ابھارہ آجاتا ہے اور ڈکاریں آتی ہیں۔

حسب ضرورت

۳۔ آب اورک

ہموزن

مدار کی جڑ کی چھال

کالی مرچ

ترکیب : دوسری اور تیسری دواؤں کو آب اور ک میں پیس لیں اور کالی مرچ کے برابر گولیاں بنالیں۔

استعمال : ایک گولی ۱۲ ملی لیٹر عرق گلاب کے ساتھ تھوڑی تھوڑی دیر بعد دیں۔
فائدہ : یہ نسخہ مہلک بیماری ”ہیضہ“ کے لئے مفید ہے۔

۷۔	اور ک کارس	ہموزن
	پیاز کارس	ہموزن
	پودینہ کارس	ہموزن
	لیموں کارس	ہموزن
	کھانے کا سوڈا	ہموزن

ترکیب

چاروں رس ایک جگہ ملا کر ایک صاف شیشی میں رکھ لیں۔

استعمال

یہ رس ۴ ملی لیٹر، ۱۲۰ ملی لیٹر پانی اور اس میں ایک چٹکی کھانے کا سوڈا ڈال کر

فورا لیں۔

فائدہ

یہ نسخہ متلی وقتے بعد ہضمی اور ہیضہ میں مفید ہے۔

۸۔ سوٹھ ہر ایک ۲۰ گرام

زیرہ ہر ایک ۲۰ گرام

تیزبات ہر ایک ۲۰ گرام

ترکیب

تینوں چیزوں کو باریک پیس کر سفوف بنالیں

استعمال

۳ گرام، دن میں دو بار لیں

فائدہ

یہ نسخہ اسہال یعنی دستوں کا بار بار اور زیادہ مائیت کے ساتھ اخراج کو روکنے کے لئے مفید ہے۔

ہر ایک ۳ گرام	سونٹھ	۹
ہر ایک ۳ گرام	گیرو	
ہر ایک ۳ گرام	بوند کی گری	
ہر ایک ۳ گرام	کالے تل	

ترکیب

تھوڑے سے پانی میں پیس کر لپ بنالیں

استعمال

یہ لپ فوطوں پر لگائیں

فائدہ

یہ نسخہ فوطوں کی سوجن ختم کرنے کے لیے ہے۔

۱۰	سونٹھ	۶ گرام
	باوندنگ	۶ گرام
	گڑ	۶ گرام

ترکیب

۱۸۰ ملی لیٹر پانی میں جوش دے کر چھان لیں

استعمال

ماہواری بند ہونے کے بعد ۷ سے ۱۰ دن تک روزانہ صبح لیں۔

فائدہ

جن خواتین کو ماہواری درد سے آتی ہے ان کے لیے یہ نسخہ مجرب و مفید

ہے۔

۲۵ گرام	سونٹھ	۱۱
۲۵ گرام	اجوائن خراسانی	
۲۵ گرام	گل مدار (آگ کے پھول)	
۲۵ گرام	سورنجان تلخ	
۳۰۰ ملی لیٹر	تل کا تیل	

ترکیب

پہلی چار دو آؤں کا سفوف بنا کر تل کے تیل میں اتنا جوش دیں کہ سفوف جل جائے پھر چھان کر ایک بوتل میں رکھ لیں۔

استعمال

ہلکے گرم تیل سے جوڑوں پر آہستہ آہستہ مالش کریں۔

فائدہ

یہ تیل جوڑوں میں درد کو ختم کرنے کے لیے مفید ہے۔

۱۲ سوٹھ ۳۰ گرام

زیرہ سیاہ ۳۰ گرام

کالی مرچ ۱۵ گرام

پودینہ ۳۰ گرام

ترکیب

سب دواؤں کو باریک چس کر سفوف بنالیں۔

استعمال

یہ گرم پانی کے ساتھ دن میں دو بار لیں

فائدہ

یہ نسخہ بھی جوڑوں میں درد کو ختم کرنے کے لیے ہے۔

بیر (Jujuba)



بیر آلوچہ یا آلو بخارا کی قسم سے ہے لیکن ان سے چھوٹا اور سخت ہوتا ہے اس کے درخت کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو باغوں میں پائے جاتے ہیں اور دوسرے وہ جو جنگلوں میں خود رو ہوتے ہیں۔ بیر اپنی خاصیت کے اعتبار سے سرد ہے اس لیے خون کے جوش کو ٹھنڈا کرنے اور صفر کے غلبے کو توڑنے کے لیے اچھی چیز ہے بیر دیہات میں تو بھرت ہوتا ہے مگر شہروں میں بھی بعض گھروں میں پایا جاتا ہے۔ پاکستان میں بیر کی مقبولیت روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے مگر جنوب مغربی امریکہ کے علاقہ میں مقبول پھل ہو گیا ہے وہاں بیر کی سفید قسمیں کی زراعت کی گئی ہے جو چین سے ۱۹۰۶ء میں درآمد کی گئیں تھیں۔ امریکہ میں بیر کے جوس سے چھوٹی چھوٹی موم بتیاں بنائی جاتی ہیں جن کو تقریبات میں جلایا جاتا ہے ان کو (Jujuba Candles) کہتے ہیں۔

بیر (Jujuba) کا ذکر جہاں احادیث میں ملتا ہے وہیں قرآن مجید بھی اس کے ذکر سے خالی نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے!!

فاعرصوا فارسلنا علیہم سبل العرم و بدلنہم بحتنیہم

جنین ذوانی اکل خمط و اثل و شیء من سدر قلیل ۵

”تو انہوں نے منہ پھیرا تو ہم نے ان پر زور کا اہلا بھیجا اور ان کے

باغوں کے عوض دو باغ میں تبدیل کر دیا جن میں کھٹے اور کڑوے

پھل، جھاڑ جھنکار اور تھوڑی سی بیریاں“

(سورۃ سبأ آیت نمبر ۱۴)

ولقد راہ نزلة اخرى ۵ عند سدرۃ المنتهى ۵

”اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبار دیکھا سدرۃ المنتهى کے پاس“

(یہ ذکر حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی حقیقی شکل و صورت میں دیکھنے کا ہے ان کو حضور ﷺ نے دو مرتبہ دیکھا دوسری مرتبہ اس پیری کے پاس ملے جو اس جہان اور جنت اور جنت الممالیٰ کی سرحد پر واقع ہے)

(سورۃ نجم آیت نمبر ۱۳-۱۴)

واصحاب الیمین ۵ ما اصحاب الیمین ۵ فی سدر

منضود ۵ وطلع منضود ۵ دظل ممددر

”اور وہ جو دائیں ہاتھ پر ہوں گے ان کی شان کی کیا ہی

بات ہے ان کے لیے پیریاں ہوں گی جس میں کانٹے نہ

ہوں گے پھر کیلے ہوں گے کچھوں میں اور لمبے لمبے اور

آبشاروں سے گرتا ہوا پانی“

(سورۃ الواقعة آیت نمبر ۲ تا ۳۰)

حدیث نبوی ﷺ

ابو نعیم نے اپنی کتاب ”الطب النبوی“ میں حدیث روایت نقل کی ہے۔

ان ادم لما اهبط الى الارض كان اول شئ اكل من

شمارها النبق

حضرت آدم علیہ السلام جب جنت سے زمین پر اتارے گئے تو

آپ نے زمین کے پھلوں میں سے سب سے پہلا پھل جو کھایا وہ

بیر تھا“

بیر کا ذکر رسول اکرم ﷺ نے خود اسی حدیث میں فرمایا ہے جس کی صحت

ہے۔

”آپ ﷺ نے شب معراج میں سدرۃ المنتقیٰ کو دیکھا جس کے پیر ہجر کے منکوں کی طرح بڑے بڑے تھے“

(بخاری شریف)

سلیم بن عامر فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نبی کریم ﷺ سے بیات کی تشریح بڑی بے تکلفی سے پوچھ لیا کرتے تھے ایک روز ایک دیہاتی آیا اور اس نے پوچھا!!

یا رسول اللہ (ﷺ) ذکر اللہ فی الجنة شجرة توذی صاحبها۔ فعال رسول اللہ (ﷺ) وما ہی قال السد رفان له شوکاً موزیاً فعال رسول اللہ (ﷺ) ایس اللہ تعالیٰ یقول : فی رسول اللہ خضد اللہ شوکہ۔ فجعل مکان کل شوکتہ ثمرۃ۔ فانها لتنبت ثمرۃ تقفق الثمرۃ منها عن اثنین و سبعین لونا کام ما فیہا لون یشبہ الآخر

(ابن النجار)

”اے اللہ کے رسول (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ایسے درخت کا ذکر کیا ہے جو لوگوں کو تکلیف دیتا ہے انھوں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ کہا کہ وہ پیری ہے کیونکہ اس کے کانٹے تکلیف دہ ہوتے ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو معلوم نہیں کہ قرآن مجید نے ایسی پیریاں بیان فرمائی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے

کانٹے دور کر کے ان کی جگہ پھل لگائے ہیں اور وہ ایسے پھل ہیں جن کے ۷۲ رنگ اور مزے ہیں اور ہر ذائقہ اور رنگ دوسرے سے جدا ہے“

بیر کے متعلق: بخاری شریف میں ایک اور حدیث مبارکہ ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے بیڑی کے پھل یعنی بیڑی کے یہ اوصاف بیان فرمائے!!

اخخیرت السدرۃ دون غیرھا۔ لان فیہا ثلاثۃ

اوصاف ظل ممدود و طعام لذیذ و لائحۃ ذکیۃ
”بیڑی کے پھل کا کسی اور سے کیا مقابلہ، کہ اس کے تین اہم
اوصاف ہیں اس کا سایہ گھنا اور ٹھنڈا۔ اس کو لذیذ پھل لگتے ہیں
اور اس سے اچھی خوشبو آتی ہے“

ترمذی، ابن ماجہ اور ابو داؤد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں!!

بینا و نجل واقف النبی صلی اللہ علیہ

وسلم بعرفۃ فوق قصتہ ناقتہ منات۔ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر و کفنوہ
فی ثوبین ولا تحنطوہ ولا تخمروا راسہ فان اللہ
تعالیٰ یبعثہ یوم القیامتہ ملیباً۔

”ہمارے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص کھڑا مینہ ان
عرفات میں۔ اس کی اونٹنی نے اسے گرا دیا گردن ٹوٹ گئی اور وہ
مر گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے پانی اور بیڑی کے پتوں سے
غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دیا جائے اس کا سر کپڑے سے
ڈھانپا نہ جائے اور اسے خوشبو نہ لگائی جائے کیونکہ یہ قیامت کے
روز جب اٹھے گا تو لبیک پکارتا ہوگا“

ابن دحیہ نے صحابہ کرامؓ اجماع میں سے کئی بزرگوں سے پیری کے بارے حضرت ام عطیہ انصاریہؓ فرماتی ہیں کہ !!

دخل علينا رسول الله صلى الله عليه
وسلم حين توفيت ابنة فقال اغسلنها ثلاثا
اوخمسا اوكثر من ذلك بما تؤسدرو اجعلن في
الآخرة كافر أو شيا من كافر. فاذا فرغتن فاذني
قالت فلما فرغنا اذناه فاعطانا حصوه. فقال اشعر
نها اياه بحقوه اوراه

(موط الامام مالک)

”جب رسول ﷺ کی صاحبزادی کی وفات ہوئی۔ اور وہ ہمارے پاس تشریف لائے اور کہا کہ اسے غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ یہ غسل پانی اور بیری کے پتوں سے دیا جائے اور اس کے آخر میں کافور یا اس سے بنی ہوئی چیز شامل کرو پھر کہا کہ جب تم غسل سے فارغ ہو تو مجھے مطلع کرو۔ جب ہم غسل سے فارغ ہوئے تو ان کو مطلع کیا گیا آپ ﷺ نے اپنا تہ بند عطا فرمایا اور کہا کہ یہ اس کے بدن پر پیٹ دو“

جدید سائنس (Modern Scienic)

بیر چھوٹا پھل ہے مگر اپنے اندر صحت بخش فوائد رکھتا ہے ایک تحقیق کے مطابق بیر میں وٹامن ”سی“ گلوکوز کے اجزا ہوتے ہیں عام جسمانی کمزوری کے لئے وٹامن بی کی ضرورت ہوتی ہے بیر کے اندر وٹامن ”بی“ کے اجزا موجود ہیں۔

بیر کھانے والے حصرات کی انتڑیاں طاقتور ہوتی ہیں تجربہ معده جس کے بڑے چرچے ہیں اس میں فائدہ مند ہے مگر یاد رکھیں بیر ہمیشہ پکا ہوا استعمال کرنا چاہیے گچھا بیر فائدے کے بجائے نقصان دے سکتا ہے۔

بیر کی کیمیاوی ساخت میں لیندرا مادوں، مٹھاس، ثمری حموفات کی موجودگی اسے کمزوری کے علاوہ معده اور آنتوں کے السر کے لیے مفید بنا دیتے ہیں ایک اور تحقیق کے مطابق جو بکری بڑے شوق سے بیر کی پتوں کو کھاتی ہے تو ایسی بکری کے دودھ میں قدرتی طور پر سوڈائیت ختم کرنے کی صلاحیت ہو جاتی ہے اس دودھ سے بے خوالی کی شکایت جاتی رہتی ہے اور گہری نیند آتی ہے۔

بیر کی پتے اگر زخم پر لگائیں جائیں تو زخم کے جراثیم مر جاتے ہیں ایسے ورم جو گرمی کے اثرات کے نتیجے میں ہوں ان پر بیر کی پتوں کا لیپ کرنا حیرت انگیز مسیحائی کرشمات سامنے لاتا ہے بیر اپنے اندر معنی خون تاسیر بھی رکھتا ہے اس میں نہ صرف پھوڑے پھنسیوں کی اصلاح ہوتی ہے بلکہ چہرے کے داغ دھبے بھی دور ہو جاتے ہیں اور چہرہ سرخ و سفید ہو جاتا ہے۔

مشاہدات اطباء (Physicians Observation)

- ۱- بیر کی چھال سے کیرے اور چمڑا رنگنے کے لیے لال رنگ حاصل ہوتا ہے۔
- ۲- بیر خواہ خشک ہو یا تازہ طبیعت میں لطافت اور خشکی پیدا کرتا ہے۔
- ۳- بیر زیادہ مقدار میں کھانا دست آور ہے۔
- ۴- بیر کھانے سے پہلے کھایا جائے تو بھوک بڑھاتا ہے۔
- ۵- بیر پیاس بجھاتا ہے اور زبان کو دور کرتا ہے۔

- ۶- میر کو بھون کر کھایا جائے تو دھمتوں اور پچش کے لیے مفید ہے۔
- ۷- میر خون کے جوش کو ٹھنڈا کرنے اور صفرا کے گلے کو توڑنے کی لیے اچھی چیز ہے۔
- ۸- میر کے پتوں کو پانی میں جوش دے کر اس پانی سے سرد ہونابالوں کی مضبوطی اور چمک کے لیے بڑا فائدہ مند ہے۔
- ۹- میر خون کو درست اور آنتوں کا دورم دور کرتا ہے۔
- ۱۰- میر جگر کے لئے مفید ہے۔
- ۱۱- بیٹھے بیروں کا رس ۳ تولہ روزانہ پینے سے آنتوں میں جمع صفرانکل جاتا ہے اور آنتوں کو تقویت دیتا ہے۔
- ۱۲- خشک بیروں کو پیس کر ان کے ستو بنائے جاتے ہیں یہ ستو آنتوں سے نکلنے والے خون کو بند کرتے ہیں ان کو سرد پانی کے ساتھ پھانکنے سے معدہ کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔
- ۱۳- کیکر اور پیری کی چھالوں کے جوشاندہ سے کلیاں کرنا منہ کے چھالے دور کرنے کے لیے مفید ہے۔
- ۱۴- پیری کی کو نیلوں کو پیس کر دہی میں حل کر کے جلے ہوئے زخم پر لگائیں زخم ٹھیک ہو جائیں گے۔
- ۱۵- پیری اور نیم کے پتے گھوٹ کر گنچ پر لگانے سے بال اگتے ہیں۔
- ۱۶- پیری کی گٹھلی پیس کر ٹوٹی ہوئی ہڈی والے مقام پر لگانے سے درد کم ہوتا ہے اور ہڈی جلد جڑ جاتی ہے۔
- ۱۷- پیری کے پھول گھوٹ کر پانی اور سرکہ میں بدن پر لگانے سے حساست یعنی پنی اچھلنا دور ہو جاتی ہے۔

بہی (Quince)



بہی سیب کی شکل کا پھل ہے جو جنگلوں میں خود رو بھی ہے اور کاشت بھی کیا جاتا ہے یہ پھل دنیا کے اکثر ممالک کے پہاڑی علاقوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے اس کا درخت چار میٹر کے قریب بلند ہوتا ہے یہ پاکستان میں آزاد کشمیر، مری، سوگند اور مردان کے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ یہ پھل عموماً منڈیوں میں ستمبر اور اکتوبر کے دوران ملتا ہے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ابن ماجہ نے ابن سنن میں اسماعیل بن محمد طلحی کی حدیث کو نقل کیا ہے جس میں اسماعیل نے نقیب بن حاجب سے نقیب نے ابو سعید سے اور انھوں نے عبد الملک بیری سے اور عبد الملک نے طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کیا ہے حضرت طلحہ فرماتے ہیں!!

”میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہاتھ میں ایک بہی تھی مجھے دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آجاؤ طلحہ

اسے لے لو اس لئے کہ یہ دل کو تقویت پہنچاتی ہے“

یہ حدیث کونسا نے دوسرے طریقہ سے بیان کیا ہے!!

”طلحہ نے بیان کیا کہ میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا نبی کریم ﷺ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک بھی تھی جس کو آپ الٹ پلٹ کر رہے تھے جب میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے بھی میری طرف بڑھائی پھر فرمایا کہ ابو ذر اس کو لے لو اس لئے کہ یہ مقوی قلب ہے سانس کو خوشگوار کرتی ہے اور سینے کی گرانی دور کرتی ہے“

حضرت جابر بن عبد اللہ روایت فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا!!
”سفر جل (بہی) کھاؤ کیونکہ وہ دل کے دورے کو ٹھیک کر کے سینہ سے بوجھ اتار دیتا ہے“

ایک حدیث نبوی ﷺ کے مطابق!!

كلو السفر جل على الریق

”سفر جل (بہی) کو نہا منہ کھانا چاہئے“

سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا!!
كلوا السفر جل فانه يجلى عن الفواد وما بعث الله بنيا من الابنیا الا اطعمه من سفر جل الجنة فزید فی قوته قوة اربعین رجلا

”سفر جل (بہی) کھاؤ کہ دل کے دورے کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نبی نہیں مامور فرمایا جسے جنت کا سفر جل نہ کھلایا ہو کیونکہ یہ فرد کی قوت کو چالیس افراد کے برابر کر دیتا ہے“

(ابن ماجہ)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا!!

اطعموا احبالا تکمہ السفر جل یجمہ الفواد و یحسن الولد

”اپنی حاملہ عورتوں کو سفر جل کھلایا کرو کیونکہ یہ دل کی بیماریوں

کو ٹھیک کرتا ہے اور لڑکے کو حسین بناتا ہے“ (ذہبی)

مشاہدات محدثین

ان احادیث میں نبی کریم ﷺ نے دل کے دورے کے علاوہ دوسری

بیماریوں کے بارے میں اظہار خیال فرماتے ہوئے ان کیفیات اور علامات کا ذکر فرمایا

جن کے بارے میں علم الامراض کے ماہرین کو پچیسویں صدی کے نصف کے قریب جا
کر واقفیت ہوئی۔

لن قیم نے جن علامات کا ذکر کیا ہے وہ Cardiac Infarction کے

علاوہ Pericarditis اور Endocarditis کا مکمل بیان ہے۔ دل کے مریضوں کو

جب کبھی دورہ پڑتا ہے تو اس کی ابتدا اچھاتی میں بوجھ کی کیفیت سے ہوتی ہے اور اس

غرض کے لیے مریضوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ Angised یا Isordil کی گولی

ہمہ وقت پاس رکھیں اور جیسے ہی بوجھ محسوس ہو زبان کے نیچے گولی رکھ لیں مگر صدقے

جاؤں میں سرکار مدینہ ﷺ کے اسی صورت حال کا بہتر علاج یہ فرمایا کہ (گولیاں

کھانے کی جائے) بھی جیسا لذیذ پھل کھالیا جائے۔

محدثین کے بیان کے مطابق سفر جل یعنی بھی (Quince) کو کھانے سے

پہلے کھانا زیادہ مفید ہوتا ہے۔

ذہبی کے مشورے کے مطابق اگر اس کے ساتھ عنبر بھی شامل کر لیا جائے تو

افادیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

جدید سائنس (Moder Science)

ایک تحقیق کے مطابق سوگرام بھی (Quince) میں درج ذیل غذائی اجزا

موجود ہوتے ہیں!!

۲۵ گرام	(Calories)	حرارے	۱۔
۳ گرام	(Protein)	پروٹین	۲۔
۳ گرام	(Carbohydrates)	نشاستہ	۳۔
۴ گرام	(Fibre)	ریشہ	۴۔
۲۰۰ ملی گرام	(Potassium)	پوٹاشیم	۵۔
۱۵ ملی گرام	(Vitamin "c")	وٹامن سی	۶۔

آج کل یورپ میں بھی (Quince) کا جوس بڑا مقبول ہے Quince Juice

اور Squash کے نام سے بچنے والا یہ مشروب مفرح مصلح سبب اور پیاس کی شدت کو کم کرنے والا قرار دیا گیا ہے۔

مشاہدات اطباء (Physicians Observation)

- ۱۔ بھی (Quince) فرحت پیدا کرتی ہے۔
- ۲۔ بھی (Quince) معدے، جگر، دل اور دماغ کو طاقت دیتی ہے۔
- ۳۔ بھی (Quince) تھوڑی قابض مسگر پیشاب جاری کرتی ہے۔
- ۴۔ بھی (Quince) دل کی کمزوری اور جگر کی گرمی کے لیے مفید ہے۔
- ۵۔ بہیدانہ (بھی کا بیج) کا لعاب گلے کی خشکی کو دور کرتا ہے۔
- ۶۔ بہیدانہ بند نزلے کو بہاتا ہے اس لیے نزلہ زکام اور گرم خشک کھانسی کے لیے مفید ہے۔

۷۔ بہیدانہ معدے کی گرمی کو بھی کم کرتا ہے اور آنتوں کی سوزش میں بھی مفید ہے۔

۸۔ بہیدانہ کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے منہ کے دانوں میں جو گرمی سے ہوں فائدہ مند ہے

۹۔ بھی (Quince) کا مربہ معدہ اور جگر کو تقویت پہنچاتا ہے دل کو مضبوط کرتا اور سانسوں کو خوشگوار بناتا ہے۔

یادر کھیں کہ شریں بھی میں برودت و یوست کم ہوتی ہے اور زیادہ معتدل ہوتی ہے اور ترش بھی میں قبض اور برودت و یوست بہت زیادہ پائی جاتی ہے بھی کی ساری قسمیں تشنگی کو بھاتی ہیں اور تے کو روکتی ہیں پیشاب آور ہے پاخانہ بستہ کرتی ہے آنتوں کے زخم کے لئے نافع ہے خون کی عیسانی اور متلی میں مفید ہے اگر اس کو کھانے کے بعد استعمال کیا جائے تو تجیر سے روکتی ہے اور اس بات کو بھی یاد رکھیں کہ کھانے سے پہلے اس کو استعمال کرنے سے قبض ہوتا ہے اور کھانے کے بعد استعمال کرنے سے پاخانہ نرم کرتا ہے اور فضلات کو جلد خارج کرنے میں بے مثل ہے اس کا زیادہ استعمال نصاب کے لئے مضر ہے تویج پیدا کرتا ہے معدہ میں پیدا ہونے والی صفر کی حرارت کو کم کرتا ہے۔ اگر اس کو بھون لیا جائے تو خشونت کم ہو جاتی ہے اور ہلکا بھی ہو جاتا ہے اور اس کے پیچ میں گڈھا کر کے اس کا تخم نکال لیا جائے اور اس میں شہد ملا کر گوندھے ہوئے آٹے پر اس کو لپ دیں پھر اس کو گرم بھو بھل پر سیک دیں تو بے حد مفید ثابت ہوگا شہد کے ساتھ اس کو بھون کر یا پکا کر استعمال کرنا بہتر ہوتا ہے۔

بہی کا مربہ بنانے کا طریقہ :

اجزاء
بہی ۱ کلو گرام
چینی ۱ کلو گرام
عرق گلاب ۶۰ ملی لیٹر

ترکیب : بہی دھو کر چھری سے چھلکا اتار دیں اور پیچ بھی نکال
دیں پتیلی میں بہی مع پانی ڈال کر ہلکا سا جوش دیں بہی ہلکا سا گل
جائے تو نکال کر کسی چھلنی میں ڈال دیں جب بہی کا پانی بالکل خشک
ہو جائے تو قوام تیار کر کے اس میں ڈال کر پکائیں بہی گل جائے
اور چاشنی تین تار کی ہو جائے تو اس میں عرق گلاب ڈال دیں
تھوڑی دیر بعد اتار کر ٹھنڈا کر کے مرتبان میں محفوظ کر لیں

اجزاء :

۵۰۰ گرام
۱ کلو گرام
اعدد

بہی
چینی
لیموں

ترکیب

بہی دھو کر چھیل لیں دو دو ٹکڑے کر لیں ان کے پیچ بھی نکال لیں اور ٹکڑوں
کو چونے کے پانی میں ڈال دیں تھوڑی دیر بعد بہی کو چونے کے پانی سے نکال کر تازہ پانی
میں ایک جوش دے کر کپڑے پر پھیلا کر خشک کریں پانی میں جوش دینے سے پانی کا
رنگ گلابی ہو جائے گا اب اس پانی میں قوام تیار کریں قوام کھولنے لگے تو اس کی میل
اتار لیں اور تار بننے لگے تو اس میں ٹکڑے ڈال دیں اس میں لیموں کا عرق بھی نچوڑ دیں

قوام گاڑھا ہو جائے تو ٹھنڈا کر کے مرتبان میں رکھ لیں۔

میرا ذاتی تجزیہ (My Own Observation)

میں نے بہیدانہ (بہی کا پچ) حرقتہ الدم (پیشاب کی جلن) کثرت احتلام (احتلام کی زیادتی) جریان احساس طمت (ماہواری کارک جانا) اختناق الرحم (ہسٹیریا) کے امراض میں مبتلا مریضوں کو پلایا اور مالک ہر جہاں ذات لاشریک کا احسان عظیم ہے کہ قریباً تمام مریضوں کو شفا نصیب ہوئی ہے میں تمام مریضوں کو (جو ان امراض میں مبتلا ہیں) دعوت دیتا ہوں کہ وہ بہیدانہ کو استعمال کر کے دیکھیں انشا اللہ تعالیٰ ان امراض سے شفا نصیب ہوگی۔

تریوز (Water Melon)



استوائی علاقوں اور جنوبی افریقہ کی پیداوار ہے اور اس کو بطور پھل زمانہ قدیم سے کاشت کیا جاتا ہے قدیم مصری نقاسی میں تریوز کی اشکال ملتی ہیں پودے کی پیلوں کی سطح پر باریک بال ہوتے ہیں جگہ جگہ سے بغیر پتوں کی بیج دار شاخیں نکلتی ہیں جو پودے کو اونچی جگہوں پر چڑھنے میں مدد دیتی ہیں باقاعدہ کاشت شدہ اقسام میں دس سیر سے پچس سیر وزنی پھل دستیاب ہو سکتے ہیں پھل کا گودا میٹھے رس سے لبریز ہوتا ہے تریوز مختلف قسم کی زمین میں کاشت ہو سکتا ہے دیہی اور کیمیائی کھاد دونوں اس کے لئے مفید ہیں ایسی ترقی یافتہ اقسام بھی پیدا کی گئی ہیں جو ہمارے یوں سے محفوظ رہ سکتی ہیں تریوز گرم معتدل علاقوں مثلاً چین۔ جنوبی روس۔ مصر۔ جنوبی افریقہ۔ جنوبی فرانس، سیاست پکستان، پاکستان، ہائیک، متحدہ امریکا اور برصغیر یا کوہ ہند میں بکثرت کیا جاتا ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سہل بن سعد الساعدی روایت فرماتے ہیں!!

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان باکل الرطب بالبطنج مذکورہ بالا حدیث کے الفاظ میں سنن داؤد میں یہ اضافہ ملتا ہے!!

ویقول یکسر حرا هذا ببرد هذا وبرد هذا بحر هذا
 ”اور فرمایا کرتے تھے کہ اس کی گرمی کو اس کی ٹھنڈک ماردیتی ہے
 اور اس کی ٹھنڈک کو اس کی گرمی ماردیتی ہے“

جدید سائنس (Modern Science)

ایک تحقیق کے مطابق ایک سو گرام تریوز میں درج ذیل غذائی اجزاء ہوتے

ہیں۔

۲۱	(Calories)	۱۔ حرارے
نہ ہونے کے برابر	(Protein)	۲۔ پروٹین
۵ گرام	(Carbohydrates)	۳۔ نشاستہ
اگرام	(Fibre)	۴۔ ریشہ

ایک اور تحقیق کے مطابق تریوز میں تمام وٹامنز (Vitamins) معقول

مقدار میں موجود ہوتے ہیں اس کے علاوہ اس میں فولاد کی قابل ہضم شکل ملتی ہے اور آنتوں کی جلن کو رفع کرنے والے جوہر۔ اسہال کو روکنے والے عناصر اور ذیابیطس کے مریضوں کے لئے اس میں پائی جانے والی مٹھاس پکنے سے بڑھی ہوئی میں جوہر خوب بھوک لگاتے ہیں۔ ایک اور تحقیقات جدیدہ کے مطابق ایک کلو تریوز (Water Melon) میں مندرجہ ذیل غذائی اجزاء پائے جاتے ہیں۔

۹۵.۶۷ فیصد	۱۔ پانی (Water)
۰.۶۱ فیصد	۲۔ پروٹین (Protein)
۰.۶۲ فیصد	۳۔ چربی (Fat)
() ۰.۶۲ فیصد	۴۔ معدنی اجزاء
۰.۶۸ فیصد	۵۔ نشاستہ (Carbohydrates)
۰.۶۰ فیصد	۶۔ کلسیم (Calcium)
قلیل مقدار	

ڈاکٹر اسد ندیم صاحب تربوز کے متعلق فرماتے ہیں کہ تربوز (Water Mel-) on) میں مواد لحمیہ (Protein) چکنائی (Fats) کی نسبت پانی (Water) نشاستہ دار اور شکر کی مواد کافی مقدار کے علاوہ معدنی اجزاء کی بھی کافی تعداد موجود ہوتی ہے۔

احتیاط (Precaution)

- ۱- تربوز کھانے کے بعد پانی نہیں پینا چاہئے۔
- ۲- اسے کھانے سے پہلے یا خالی پیٹ بھی نہیں کھانا چاہیے۔
- ۳- اسے چاول کے ساتھ بھی نہیں کھانا چاہیے۔
- ۴- سرد مزاجوں کے لیے یہ مضر ہے۔
- ۵- بعض اطباء نے قوت باہ کے لیے بھی اس کو نقصان دہ قرار دیا ہے۔

مشاہدات اطباء

- ۱- تربوز (Water Melon) مزاج کے لحاظ سرد اور تر ہونے کی وجہ سے گرمی دور کرتا ہے جسم میں ٹھنڈک پہنچاتا ہے پیاس کو دور کرتا ہے گرمیوں کے موسم میں اس کا استعمال بہت مفید ہے۔
- ۲- تربوز سرد اور تر ہونے کی وجہ سے جگر اور یرقان کے مریضوں کے لیے فائدہ مند ہے۔
- ۳- تربوز آنتوں کی خشکی کو دور کرتا ہے اور کھل کر پیشاب لاتا ہے اس لیے پیشاب کی جلن میں بھی مفید ہے۔
- ۴- بعض لوگ تربوز پر سفید زیرے، سیاہ مرچ اور نمک کا سفوف چھڑک کر کھاتے ہیں اس سے ہضمہ خراب نہیں ہوتا اور فوائد میں اضافہ ہوتا ہے۔

- ۵ تربوز (Water Melon) کھانے سے کھل کر پیشاب آنے کی وجہ سے ہائی بلڈ پریشر (High Blood Pressure) میں بھی یہ مفید ہو سکتا ہے۔
- ۶ تربوز کھانے سے دل و دماغ کو تقویت ملتی ہے۔
- ۷ تربوز کھانے سے دائمی قبض ختم ہو جاتی ہے اس کے علاوہ صفراوی بخاروں / گرمی لہساریوں میں مفید ہے۔
- ۸ تربوز شہد (Honey) سے کھانا بلغمی مزاج والوں کے لیے اچھا ہے۔
- ۹ تربوز کا ہر حصہ مدر البول ہے جلد ہضم ہوتا ہے گردہ اور مثانہ سے پتھری کو نکالتا ہے۔
- ۱۰ تربوز معدہ سے غلاظت کو نکال کر پیٹ کو صاف کرتا ہے۔
- ۱۱ تربوز کھانے سے معدہ اور آنتوں کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔
- ۱۲ تربوز کے جوس (Juice of water melon) میں کھانڈ اور زیرہ ملا کر استعمال کرنا مثانہ اور پیشاب کی نالی کی سوزشوں میں دینا مفید ہے اس کے علاوہ اسی جوس کو جگر کی سوزش اور یرقان میں بھی دے سکتے ہیں۔
- ۱۳ گرمی کا سرد برد رفع کرنے کے لیے تربوز کے پچوں کو پانی کے ساتھ خوب گھوٹیں یہاں تک کہ مکھن کی طرح ملائم لیپ بن جائے اس لیپ کو مریض کی پیشانی پر لگائیں انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا۔

چند مجرب نسخے (Some Tried Prescription)

تخم مغز تربوز	ایک تولہ	(۱)
عرق سونف	ایک چھٹانک	
چینی	حسب ضرورت	

ترکیب

مذکورہ بالا تینوں اجزاء کو آپس میں ملا کر قوام گاڑھا کی صورت کر کے شیشی میں محفوظ کر لیں۔

فائدہ

اگر حیض گرمی اور خشکی کی وجہ سے رک گیا ہو تو اس قوام کے کھانے سے انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا۔

(۲)	تخم مغز تربوز	آدھا تولہ
	تخم مغز کدو	آدھا تولہ
	تخم مغز بابونگ	آدھا تولہ
	پانی / چینی	حسب ضرورت

ترکیب

پانی میں ان اجزاء کو گھوٹ لیں اس کے بعد چینی شامل کر کے استعمال کریں۔

فائدہ

یہ گھوٹا بوا سیر کے لیے فائدہ مند ہے۔

(۳)	تربوز کا مغز	ایک تولہ
	پانی / مصری	حسب ضرورت

ترکیب

پانی میں تریوز کے مغز کو گھوٹ کر چھان کر مصری ملا کے دن میں دو مرتبہ پیئیں۔

فائدہ

یہ سردائی اختلاج قلب کے مریضوں کیلئے مفید ہے

(۴)

تریوز ایک عدد

شہد خالص حسب ضرورت

ترکیب

تریوز میں سوراخ کر کے مناسب مقدار میں شہد خالص ڈال کر اناج سے بھری بوری میں دبا دیں آٹھ دن کے بعد نکال کر تریوز کو چیریں اس سے شہد ملا جو پانی نکلے اسے شیشی میں محفوظ کر لیں۔

فائدہ

بار بار پیاس لگنا۔ پتھری۔ پیشاب کے جل کر آنے۔ گھبراہٹ۔ قے۔ ہاتھ پاؤں کی جلن اور صفر او می بخار میں مناسب مقدار میں اس کو استعمال کریں۔

پیاز (Onion)



پیاز یوں تو فارسی لفظ ہے لیکن ہندی اور اردو میں بھی مشتمل ہے نباتاتی اعتبار سے پیاز اور لہسن کی جنس ایک ہی ہے لہذا ان کا خاندان بھی ایک ہی ہے اس کا اصل وطن وسطی ایشیا ہے جہاں پہلے پہل خلیج فارس کے علاقوں میں اس کی کاشت کی گئی اب تقریباً تمام ممالک میں کاشت ہوتی ہے۔

لہسن اور پیاز کی قریباً ساٹھ (۶۰) قسمیں (ورائٹی) عرب اور مصر میں پیدا کی جاتی ہیں مصری عوام زمانہ قدیم میں ان کے بڑے شوقین تھے ۷۰۰ سال قبل مصر کا عظیم اہرام (Pyramid) بنایا گیا تھا اس کی تعمیر کے دوران مزدوروں کو جتنا لہسن، پیاز اور مولی دی گئی اس کی قیمت اس کے وقت کے رائج چاندی کے ایک ہزار چھ سو سکوں کے برابر ہوتی ہے اس امر سے اس بات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس دور میں مصر میں پیاز وغیرہ کی کیا مقبولیت اور اہمیت تھی کہتے ہیں فرعونی دور میں پیاز کی پوجا کی جاتی تھی اور اس کی قسم بھی کھائی جاتی تھی لیکن عبادت گاہوں میں پیاز کھا کر جانے کی ممانعت تھی لوگوں کا یہ بھی یقین تھا کہ زمین و آسمان کی تہیں بالکل ایسی ہی ہیں جیسے کہ پیاز کی ہر تہہ۔ وہاں ایک روایت بھی مشہور تھی کہ حضرت آدمؑ کے جنت سے نکالے جانے کے بعد جب شیطان جنت سے باہر آیا تو اس کا پہلا قدم جس جگہ پڑا وہاں پیاز اگنے لگا اور دوسرے قدم کے نیچے کی زمین میں لہسن پیدا ہوا۔

پیاز کے دیگر زبانوں میں نام

(انگریزی)	Onion	۱
(فرانسی)	Oignon	۲
(جرمن)	Zweibel Lauch	۳
(لاطینی)	Unio, caepa	۴
(اطالوی)	Cipolia	۵
(عبرانی)	Bolzelim Bolsal	۶
(یونانی)	Krommva	۷
(سپانوی)	Cebolla	۸
(روسی)	Look	۹
(عربی)	Bosal	۱۰

فرمان الہی (Commandments of God)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی دوسری سورت البقرہ (موجودہ ترتیب قرآن پاک) آیت نمبر ۶۱ میں فرما رہا ہے۔

ترجمہ

”اور وہ وقت یاد کرو جب تم نے کہا تھا کہ اے موسیٰ ہم ہرگز ایک کھانے پر بس نہیں کر سکتے سو پروردگار سے ہمارے لیے دعا کر دیجئے ان چیزوں کی جنہیں زمین اگاتی ہے ساگ ہوا، لکڑی ہوئی، گھبوں ہوا، مسور ہوئی، پیاز ہوئی، موسیٰ نے کہا تو کیا جو چیز ادنیٰ ہے تم اسے لینا چاہتے ہو اس چیز کے مقابلے میں جو بہتر ہے تو خیر کسی شہر میں اتر

پڑو وہیں مل جائے گا جو کچھ تم مانگتے ہو اور ان پر جاوی گئی ذلت اور محتاجی اور وہ اللہ کے غضب کے مستحق ہو گئے۔ یہ سب اس لیے ہوا کہ وہ اللہ کی نشانیوں سے انکار کرتے رہے اور انبیاء کو ناحق قتل کر ڈالتے تھے۔ یہ سب اس لیے ہوا کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے بڑھ بڑھ جاتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم اسرائیل کو فرعون کے پنجو عتاب اور پنچہ ظلم سے نجات دلا کر مصر چھوڑنے کی تلقین کی اور اپنی قیادت میں ان سب کو سینا کے لوق و دق بیابان اور ریگستان میں اس وعدہ پر لے آئے کہ جلد ہی انہیں منزل مقصود یعنی کنعان پہنچا دیا جائے گا۔ یہ واقعہ ۱۴۹۱ سال قبل مسیح کا بتایا جاتا ہے۔ بنی اسرائیل کے قافلہ کے پاس غذا کا سامان بہت قلیل تھا جو جلد ہی ختم ہو گیا اور بھوک سے بے تاب ہو کر انہوں نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ وہ انہیں کھانے کے لیے کچھ دیں حضرت موسیٰ نے اللہ سے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں من و سلوئی سے نوازا۔ (ملاحظہ ہو باب ۱) یہ پاک غذا ان کو صحرا انوردی کے دوران نصیب ہوتی رہی۔

یہ قافلہ جب ایسے چٹانی علاقہ (رقیدیم) میں پہنچا، جہاں دور دور تک پانی نہ تھا تو لوگ پیاس سے بے دم ہونے لگے اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت موسیٰ کو ہدایت کی گئی کہ وہ ایک خاص چٹان پر اپنا عصا (ڈنڈا) مارے جہاں سے پانی نکل پڑے گا۔ حضرت موسیٰ نے اپنا عصا چٹان کی چہاروں جانب بارہ مرتبہ مارا اور بارہ چشمے وہاں سے پھوٹ نکلے اور بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں نے اپنے لیے الگ الگ چشمے متعین کر لیے اور سیر ہو کر پانی پیا۔ حضرت یعقوب جن کو اسرائیل بھی کہا جانے لگا کی بارہ اولادیں تھیں۔ لہذا ان سب کی سرکردگی میں قوم اسرائیل میں بارہ قبیلے بن گئے۔ غرضیکہ اللہ کے حکم سے اور حضرت موسیٰ کی دعا سے بنی اسرائیل کو سینائی سفر کے دوران

من و سلویٰ اور پانی میسر ہو تا رہا جس کا ذکر سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۷۵ اور ۶۰ میں ملتا ہے لیکن بنی اسرائیل نے اس پاک غذا سے گویا تنگ آکر حضرت موسیٰ سے ان غذائی اشیاء کی فرمائش کی جو ان کو اپنی مصر کی دور غلامی میں بہت مرغوب تھیں۔ یہ وہ چیزیں تھیں جن کو حاصل کرنے کے لیے قافلہ کو ایک جگہ قیام کر کے کاشت کاری کرنی پڑتی اور یہ قیام منزل تک پہنچنے میں تاخیر کا باعث بن جاتا۔

بنی اسرائیل نے جن اشیاء کی فرمائش کی وہ تھیں بقل یعنی ترکاریاں، قثاء یعنی ککڑی یا کھیرا، فوم یعنی لہسن (یا گھیوں) عدس یعنی مسور اور بصل یعنی پیاز تفسیر اجدی (حاشیہ ۲۰۸) میں تحریر فرمایا گیا ہے کہ مصریوں کی مرغوب غذا اکثر زراعت پیشہ قوموں کی طرح یہی زمینی پیداوار تھی۔ حاشیہ ۲۰۹ میں کہا گیا ہے کہ ق۔ قوم کے معنی گھیوں کے علاوہ لہسن کے بھی لیے جاتے ہیں تفسیر حقانی میں توریت کے حوالے سے فوم کو لہسن بتایا گیا ہے آر تھر جے آر بیڑی اور پچھٹال نے فوم کا مفہوم اناج لیا ہے تفسیر مظہری میں تحریر ہے کہ فوم سے مراد روٹی کے بھی ہو سکتے ہیں مولانا آزاد، مولانا مودودی اور مولانا عثمانی سمیت زیادہ تر مفسرین نے ق۔ فوم کے معنی و مطلب گھیوں ہی تحریر کیا ہے لیکن حضرت ابن مسعود اور حضرت ابن عباس کی قرأت میں فُوْمِہَا کا لفظ فُوْمِہَا اور فُوْم کے معنی لہسن کے ہیں۔ جناب عبد اللہ یوسف علی کی نظر میں بھی فوم لہسن ہے کہ گھیوں اور یہی بات سائنسی اور تاریخی نقطہ نظر سے قرین قیاس لگتی ہے کیونکہ بنی اسرائیل کا جب تک مصر میں قیام رہا، ان کی حیثیت زیادہ تر غلاموں اور عام آدمیوں کی رہی اور پرانے مصری ریکارڈ کے اعتبار سے وہاں عام لوگوں کو سبزی کے علاوہ پیاز لہسن اور مسور غذا کے طور پر میسر ہوتی تھی۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

بخاری شریف کی تین حدیثوں کے بموجب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور لہسن کی بو کو ناپسند فرمایا ہے اور تاکید کی کہ پیاز، لہسن کھا کر لوگ آپ کی قربت حاصل کرنے سے پرہیز کریں لیکن کسی بھی حدیث میں پیاز یا لہسن کے استعمال سے نہ تو روکا گیا اور نہ ہی ان کو مفرت رساں بتایا گیا حقیقت یہ ہے کہ اپنی خوبیوں کے باوجود پیاز اور لہسن کی بو انتہائی ناگوار ہونے والی ہے اس بو کی وجہ ان میں موجود ایک تیل کی بنا پر ہے جس کو عام سائنسی اصطلاح میں (Essential Oil) کہتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ سے مسلم، ترمذی اور نسائی میں روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!!

من اكل من هذه البقلته التوم والبصل والکراث فلا

يقربنا فی مساجدنا۔ فان الملائکته تاذی مما یتاذی

منه بنو ادم

جب کسی نے ان سبزیوں یعنی لہسن، پیاز گندنا کو کھایا وہ ہماری مسجدوں میں نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے اذیت ہوتی ہے جس سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

ابوداؤد نے اپنی سنن میں حضرت عائشہ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپ سے پیاز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری کھانا جو تناول فرمایا تھا اس میں پیاز موجود تھی۔ مسلم / نسائی / ابن ماجہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور لہسن کھانے والے کو حکم دیا کہ وہ اسے پکا کر کھائیں۔
نوٹ :- پیاز اور لہسن کی بدبو کے خاتمہ کے لیے برگ سداب کا چبانا مفید ہے۔

جدید سائنس

پیاز بلغمی کھانسی میں فائدہ مند ہے ریاح کو کم کرتا ہے اور یو اسیر میں سود مند ہے لو لگنے یا اس سے عجاؤ کے لیے پیاز کے عرق کا استعمال بہت اہم مانا جاتا ہے۔ پیاز (Onion) کی گانٹھ میں اسی (۸۰) فیصد پانی ہوتا ہے کاربو ہائیڈریٹ تقریباً دس (۱۰) فیصد اور تھوڑی سے مقدار وٹامن اے (Vitamin-A) وٹامن بی (Vitamin-B) اور وٹامن سی (Vitamin-C) کی ہوتی ہے جب کہ پروٹین (Protein) اور چربی (Fat) برائے نام ہے طبی اعتبار سے اس کا اصل جز (Essential Oil) ہی ہے۔

ایک اور تحقیق کے مطابق سو (۱۰۰) گرام پیاز (Onion) میں درجہ ذیل غذائی اجزاء پائے جاتے ہیں۔

۳۸	(Calories)	حرارے	۱
۲ گرام	(Protein)	پروٹین	۲
۹ گرام	(Carbohydrates)	نشاستہ	۳
۱ گرام	(Fibre)	پھوک	۴

ایک اور تحقیق نے مذکورہ بالا غذائی اجزاء کے علاوہ پیاز میں کچھ اور کیمیائی

اجزاء پائے جانے کا پتہ دیا ہے۔

(Phosphorus)	(Calcium)	کیشیم
(Iran)	(Magnesium)	میگنیشیم
(Vitamins D)	(Potassium)	پوٹاشیم
E and G	(Sodium)	سوڈیم
	(Sulphur)	گندھک

یاد رکھیں جتنی ترکاریاں اور سبزیاں ہماری غذا میں شامل ہیں ان سب سے زیادہ پیار میں جراثیم کو مارنے کی طاقت موجود ہے۔
آج کل پیاز اور لہسن کا استعمال یورپ میں دق اور سل جیسی جراثیمی بیماریوں میں بہت عام ہو جا رہا ہے۔

مشاہدات اطباء (Physucans Observation)

- ۱۔ پیاز (Onion) پیاز کے کیڑوں یعنی جراثیم کے زہر، چھوت والی اور وبائی بیماریوں سے بچاتی ہے اور ان کو دور کرتی ہے۔
- ۲۔ پیاز (Onion) کو باریک کاٹ کر سر کے یا لیموں کے رس میں ڈال کر غذا کے ساتھ کھانے سے ہیضہ اور طاعون (پلیگ) کے زمانے میں وبا سے حفاظت رہتی ہے۔
- ۳۔ کچی پیاز کا استعمال لو (گرم ہوا) سے بچاتا ہے اس کا سونگھنا بھی لو سے بچنے میں مفید ہے۔
- ۴۔ بھلےھلائی ہوئی پیاز پھوڑے پھنسیوں پر باندھنے سے ان کو پکا کر پھوڑ دیتی ہے
- ۵۔ نزلے میں پیاز کو تراش کر سونگھنے اور گلے کی خراش میں چبا چبا کر کھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔
- ۶۔ موسم سردی میں پاؤں پھٹ جاتے ہیں ان میں بوئیاں پڑ جاتی ہیں اس کے لئے آپ رات کو آگ کے سامنے بیٹھ کر پاؤں یا ہاتھ کی دکھتی ہوئی انگلیوں پر پیاز کا ٹکڑا لگائیں شفا ہوگی۔
- ۷۔ شہد کی مکھی یا بچھو یا بھرد وغیرہ کاٹ جائے تو متاثرہ جگہ پر پیاز کا پانی لگانے سے تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

- ۸- لو سے بچنے کے لئے اپنے بچوں کے گلوں میں پیاز کی ملا ڈالیں۔
- ۹- کھجورے کے زہر کو دور کرنے کے لئے پیاز اور لہسن کو پیس کر متاثرہ جگہ پر لیپ کریں۔
- ۱۰- بیٹھی ہوئی آواز کھولنے اور صاف کرنے کے لئے ایک تولہ پیاز کا پانی اور دو تولہ شہد دونوں کو گرم کر کے پییں۔

احتیاط (Precaution) یہ نسخہ آتشک جذام کے مریضوں کے لئے مفید نہ ہوگا۔

- ۱۱- جس گھر میں سانپ بچھو کی آمد زیادہ ہو وہاں پیاز کو پانی میں گھوٹ کر گھر میں چھڑکیں مجرب ہے۔

- ۱۲- باؤلا کتا کے کاٹنے سے جو زخم آتا ہے اس کو بھرنے اور زہر کو دور کرنے کے لئے پیاز مفید ہے زخم پر پیاز کا پانی غور پھٹکری لگائیں اور زہر دور کرنے کے لئے پیاز کا رس پلائیں۔

- ۱۳- دارالقلب کی بیماری (یہ ایک مشہور بیماری ہے جس میں بال جھڑ جاتے ہیں) پر پیاز کو رگڑنے سے خاصا نفع ہوتا ہے۔

پیاز (Onion) کے متعلق چند مجرب نسخے

(۱) پیسے کے مریض کے لیے

پیاز کا رس ۱۰ گرام

چونے کا پانی ۱۰ گرام

ان دونوں رس کو ملا کر مریض کو دو دو یا تین تین گھنٹوں کے بعد پلائیں

انشاء اللہ تعالیٰ بیماری سے شفا نصیب ہوگی۔

(۲) بیٹھی ہوئی آواز کھلنے کے لیے

پیاز کارس ۱۰ گرام

شہد کا خالص ۱۰ گرام

ان دونوں چیزوں کو ذرا گرم کر کے پی جائیں انشاء اللہ تعالیٰ بیٹھی ہوئی آواز کھل جائے گی۔

(۳) طاقت ور غذائی دوا

پیاز کارس ۱۰ گرام

شہد خالص ۱۰ گرام

گھی ۱۰ گرام

انڈے کی زردی ۱۰ انڈے کی

ان سب چیزوں کو پانی میں ڈال کر خوب پھینٹیں اور آگ پر گرم کر کے نماز منہ کھائیں اعلیٰ درجے کی طاقت ور غذائی دوا ہے۔

(۴) مقوی معدہ کے لیے

پیاز کے چھوٹے ٹکڑے حسب ضرورت

سرکہ مناسب مقدار میں

نمک امرچ سیاہ ازیرہ مناسب مقدار میں

مندرجہ بالا تمام اشیاء کو آپس میں ملا کے اچار تیار کریں یہ اچار پیٹ کے درد، ہاضمہ طعام اور بھوک لگانے میں اکسیر ہے اس کے علاوہ یہ اچار مقوی معدہ بھی ہے۔

۵ دفع جریان کے لیے

ہرن کے سینگ کا مغز ۲۵ گرام

املی کے بچوں کا مغز ۲۵ گرام

پیاز کا پانی حسب ضرورت

اوپر والی پہلی دو چیزوں کو باریک پیس لیں اس کے بعد متواتر تین روز پیاز کے پانی میں رگڑتے رہیں اب اس کی جنگلی سیر کے برابر گولیاں بنا کے سایہ میں خشک کر کے شیشی میں رکھ لیں اب روزانہ صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں مجرب ہے۔

(۶) حیض کشاکے لیے

۵ تولہ

پیاز

ایک سیر

پانی

پانی میں پیاز ڈال کر پکائیں جب ڈیرھ پاؤ پانی باقی رہ جائے تو اس میں ۳ تولہ سکڑ ملا کر گرم گرم ہی مریض پیئے انشاء اللہ تعالیٰ مد توں کار کا ہوا حیض جاری ہو جائے گا۔

شہد (Honey)



شہد کی مکھی کی اہمیت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ مالک ہر جہاں، ذات لائبریک نے اپنی الہامی کتاب قرآن مجید میں ایک مکمل سورۃ النحل نازل فرمائی ارشاد باری تعالیٰ ہے!

واوحی ربك الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون ۵ ثم کلی من کل الثمرات فاسلکی سبل ربك ذللا ط یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیہ شفاء للناس ط ان فی ذلک لایة لقوم یتفکرون ۵

اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کو الہام کیا کہ پہاڑوں میں گھر بنا اور درختوں میں اور چھتوں میں پھر ہر قسم کے پھل میں سے کھا اور اپنے رب کی راہیں چل کہ تیرے لیے نرم و آسان ہیں اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز رنگ برنگ نکلتی ہے جس میں لوگوں کی تندرستی ہے بے شک اس میں نشانی ہے غور کرنے والوں کو (سورۃ النحل ۶۹-۶۹)

تاریخی زمانے کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ شہد کی مکھی کی ہمیشہ سے قدر ہوتی رہی ہے بائبل کی الہامی کتابوں میں شہد اور شہد کی مکھی کا ذکر پایا جاتا ہے۔ ایوب کی کتاب جو بائبل کی کتابوں میں سب سے پرانی کتاب ہے۔ اس میں بھی شہد کی مکھی کا ذکر ہے۔ تورات کی کتاب، سلیمان کے مزامیر اور موسیٰ کی پانچ کتابوں میں شہد

کی مکھی کا ذکر ہے۔ اور اسی طرح عمد عتیق کی تمام کتابوں میں اس عجیب و غریب مخلوق کا ذکر ملتا ہے۔ شہد کی مکھی کا ذکر ویدوں، مصر کی یادگاروں ہو مرار پر پیڈس کی نظموں اور زینوفن کی مہم فارس کے حالات میں بھی پایا جاتا ہے۔ قرآن سورہ نحل میں اس مخلوق کا ذکر آتا ہے۔

علم صرف سے بھی پتہ لگتا ہے کہ بنی انسان نے قدیم الایام سے مکھیوں کو پالنا شروع کر دیا تھا۔ کیونکہ سنسکرت زبان میں لفظ ماپایا جاتا ہے جس کے معنی شہد کے ہیں چینی زبان میں شہد کے لیے لفظ میہ یامات موجود ہے۔

مصر کے قدیم باشندے قدیم الایام سے شہد کی مکھی کی پرورش کرنے لگے جس کے آثار ان کے ہاں مسیح سے دو ہزار سال پہلے بھی پائے جاتے ہیں۔

اگرچہ اس کا کوئی یقینی ثبوت نہیں پایا جاتا کہ بنی نوح انسان قدیم الایام میں تاریخی زمانہ سے پہلے بھی شہد کی مکھیوں کو پالتے تھے۔ لیکن یہ تو اغلب ہے کہ جن لوگوں نے تاریخی زمانہ سے پہلے حیوانوں سے کام لینا شروع کر دیا تھا۔ انہوں نے شہد کی مکھی سے بھی ضرور کام لیا ہو گا۔ چنانچہ حضرت یعقوبؑ نے مسیح سے سترہ سو سال پہلے اپنے بیٹوں سے کہا تھا کہ تم شاہ مصر کے لیے کچھ شہد بطور تحفہ کے لیتے جانا مزید برآں خدا نے حضرت موسیٰ کو بتایا تھا۔ ملک کنعان ایک ایسا ملک ہے جہاں دودھ اور شہد بہتے ہیں اس لیے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ دودھ کی مانند شہد بھی پالتوں مکھیوں سے حاصل کیا جاتا ہے اور اکثر ویس مز مور کی ۶ آیت میں لکھا ہے کہ اور چٹان کے شہد سے میں تجھے سیر کرتا۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے سوٹھویں صدی قبل مسیح سے پہلے کی مکھیاں بہت کم پائی جاتی تھیں۔

سب سے پہلی کتاب جو شہد کی مکھیوں کے حالات میں پائی جاتی ہے وہ تاریخ حیوانات ہے۔ جسے حکیم ارسطو نے مسیح سے تین سو تیس سال پہلے لکھا تھا۔ اس کے بعد ایشیائے کوچک کے ایک فلسفی نے اس مخلوق کی عادات و اطوار کا ایک مدت دراز تک معائنہ کرنے کے بعد ان کے حالات قلمبند کیے تھے۔ مگر افسوس کہ وہ گم ہو گئے۔ ایک اور فیلسوف جس کا نام ^{فلسکس} تھا شہر تھاسوس کا رہنے والا تھا آبادی سے منہ موڑ کر جنگل میں اس لیے جا بسا تھا کہ وہ موجودات ایزدی کا علم حاصل کر سکے اس لیے اسے شہد کی مکھیوں کی زندگی پر ایک گہری نظر ڈالنے کا موقع ملا تھا لیکن افسوس کہ اس کی تصنیف بھی گم ہو گئیں رومی سائنسدانوں میں پلانٹی کلان ایک بڑا سائنسدان گذرا ہے وہ مسیح کے زمانہ بعثت کے قریب ہوا تھا۔ اس نے اپنی ایک کتاب میں شہد کی مکھی کے حالات بڑی شرح و بسط کے ساتھ لکھے ہیں اور دونوں مذکورہ بالا مصنفوں کا بھی ذکر کیا ہے۔

اس سے کوئی ایک صدی بعد روم کے ملک الشعر اور جل نے شہد کی مکھی پر ایک بڑی ہی دل فریب نظم لکھی جس میں اس کے بہت سے حالات درج کیے۔

پہلی صدی عیسوی میں کولیومیلا نے ایک کتاب شہد کی مکھیوں کے حالات میں لکھی اور اس مضمون پر وہ تمام پہلے مصنفوں پر سبقت لے گیا۔ مزید برآں ان کے بعد اس مضمون پر اور بھی مصنف گذرے ہیں مثلاً سیلس، تھیوفریسٹس اور ویرو۔ لیکن یہ سب بہت ہی پرانے مصنف ہیں اور جو کچھ انہوں نے اس مضمون پر لکھا وہ موجودہ مصنفوں کی تحریروں کے مقابلہ میں ہیچ ہے شاعروں میں انگلستان میں ٹیکسپیر نے اپنی ایک نائٹ موسومہ ”ہنری پنجم“ کے پہلے ایکٹ کے دوسرے سین میں شہد کی مکھیوں کے کاموں اور اطوار کو بڑی خوبصورتی اور دل فریبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔

زمانہ حال کے مصنفوں میں فرانس میں ریومر، سوئٹزر لینڈ میں یونٹ، جینوا میں ہیوبر ہیں۔

اس مصنف نے شہد کی مکھیوں کی زندگی عادات و اطوار کے متعلق بڑے ہی حیرت انگیز اور دلچسپ حالات قلم بند کئے تھے۔ انگلستان میں ڈاکٹر جان اور ڈاکٹر جان ایولس، امریکہ میں پادری ایل ایل لینگ ٹروٹھ ساکن اوہاؤجر من میں ڈاکٹر ریززن اور بیرن فان بر لپیشن ہوئے ہیں۔

لیکن شہد کی مکھی کی سچی تعریف سترھویں صدی عیسوی میں ایک ڈچ سائنسدان سوامر ڈیم کے ہاتھوں سے شروع ہوئی۔ کیونکہ اس نے اصول سائنس کے متعلق کی زندگی اور اطوار پر تحقیقات کی۔ وہ پہلا شخص ہے جس نے شہد کی مکھی کی چیر پھاڑ کر تشریح کی۔ بیضہ دان اور بیضہ کے راستے کو دریافت کر کے رائے قائم کی کہ جس مکھی کو بادشاہ کہتے ہیں اسے ملکہ کہنا چاہئے۔

ریومر نے اپنی تاریخ حشرات الارض میں شہد کی مکھیوں کے بارے میں ایسی عمدہ باتیں لکھی ہیں جن کی مدد سے بعد میں بہت سی باتوں کا پتہ لگا۔ اس شہد کے چھتے کی بناوٹ کے متعلق بڑی ہی دلچسپ کارآمد باتیں لکھی ہیں اس کتاب سے شہد کی مکھیوں کی پرائیویٹ زندگی کے بہت سے حالات معلوم کئے جاتے ہیں۔

ہیوبر نے ایک کتاب میں جس کا نام شہد کی مکھی پر جدید تجربات ہے باتیں بیان کی ہیں جن کو اس زمانہ کے سائنسدان بھی مانتے ہیں۔ اس کے کیے ہوئے اصول کی اب تک پیروی کی جاتی ہے۔

ریوزن نے اس مضمون پر کچھ مفید اور نئی باتوں کا اضافہ کیا۔ اور یہ دریافت کر لیا کہ ملکہ مکھیاں باکرہ پن کی حالت میں بچہ پیدا کرتی ہیں اور چھتے کو بگاڑے بغیر شہد

نکالنے کی ترکیب بتائی۔

زیر زان کے بعد مہرنگ نے یہ دریافت کیا کہ اگر شہد کی مکھیوں کو موم کے مصنوعی چھتے مل جائیں تو وہ چھتوں کے بنانے کی محنت سے بچ جائیں گی اور شہد جمع کر سکیں گی۔ اس نے تجربہ سے ثابت کر دکھایا کہ شہد کی مکھیاں ایسے چھتوں میں شہد جمع کرتی ہیں۔

برطانیہ عظمیٰ میں شہد کی مکھیوں کی کوئی ۷۲ قسمیں اور ۷۷ انوعین یا ضفین پائی جاتی ہیں۔ لیکن ان میں سے صرف ایک قسم کی مکھی کے جسے اپیس ملیفیکا Apis mellifica یعنی معمولی مکھی کہتے ہیں پالنے میں کامیابی ہوئی ہے

لفظ کیڑے یا مکوڑے شہد کی مکھیوں کی روزمرہ کی بول چال یا محاورہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور یہ نام ایسے حیوانات پر صادق آتا ہے جن کے جسم کے حصے علیحدہ علیحدہ ہو سکیں۔ یعنی سر، سینہ اور شکم، کیڑوں کی قسمیں بلحاظ ان کے بازوؤں کے قرار دئے جاتے ہیں از روہ یہ ہیں :

۱۔ کولیوپ ٹیرا Coleoptera وہ کیڑے جن کے بازوؤں پر کٹی پرت ہوں مگر اوپر کا پرت غلاف کا کام دیتا ہو۔ اس میں تمام قسم کے بھونرے شامل ہیں۔
۲۔ اور تھوپ ٹیرا Orthoptera اس قسم کے کیڑے جب آرام سے بیٹھتے ہیں۔ تو ان کے بازوؤں کے پرت لمبے اور سیدھے ہوتے ہیں۔ اس قسم میں تل چٹے، ٹڈے اور ٹڈیاں شامل ہیں

۳۔ نیوروپ ٹیرا Newroptera اس قسم کے کیڑے کے بازوؤں میں نیسے ہوتی اور چار برہنہ مضبوط اور جالی دار عضو ہوتے ہیں جن سے وہ اڑتے ہیں اس قسم میں دیمک اور کاٹنے والی مکھیاں وغیرہ شامل ہیں۔

۴۔ ہیمنوپ ٹیرا Hymenoptera دراصل اس قسم کے کیڑوں کے بازو جھلی دار ہوتے ہیں اور نیورپ ٹیرا کی قسم کے کیڑوں کے بازو سے کسی قدر مشابہ ہوتے ہیں۔ مگر ان میں جال کم ہوتا ہے اور وہ عضو جن سے اس قسم کے کیڑے اڑتے ہیں باہر کی طرف جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور دم پر یا تو ڈنگ کی شکل یا بیضہ دان کی طرح ایک پتھلا ہوتا ہے۔ اس قسم میں شہد کی مکھیاں، بھڑیس، چیونٹیاں، ڈانس، نیولا مکھی شامل ہیں۔

۵۔ لیڈیوپ ٹیرا Lepodoptera اس قسم کے کیڑوں کے بازو سنون کی قسم کے سفوف سے ڈھکے ہوتے ہیں۔ جو کپڑیلوں کی مانند بازوؤں پر جڑے ہوتے ہیں۔ اس قسم میں تتلیاں اور بھجے شامل ہیں۔

۶۔ ڈپ ٹیرا Dip tera اسی قسم کے کیڑوں کے دو بازو ہوتے ہیں۔ اس قسم میں مچھر اور گھر کی مکھیاں شامل ہیں۔

مزید برآں کیڑے مکوڑوں کی کچھ اور بھی قسمیں ہیں مثلاً ہوموپ ٹیرا Homoptera جن کے بازو ذرا کثیف اور موٹے ہوتے ہیں۔ جیسے کہ نباتات کے کپڑے اور پالے کے کیڑوں کے۔ ہیٹریوپ ٹیرا Heteroptera جن کے اگلے بازو تلی میں چمڑے یا جلد دار ہوتے ہیں۔ اور سروں پر جھلی دار اس قسم میں کھٹل شامل ہے مگر پساپٹیرا Optera یا بے بازو والے کیڑوں کی قسم میں داخل ہے۔

کیڑے مکوڑوں کی زندگی میں چار حالتیں گذرتی ہیں۔ ایک Egg لاروا Larva پوپا Popas آگامو Amago چنانچہ یہ چاروں حالتیں شہد کی مکھی پر بھی گذرتی ہیں۔

ایک اس حالت میں ساری جماعت کے انڈے ملکہ مکھی سیتی ہے وہ مختلف شکل و جسمات کی کوٹھڑیوں میں رکھتے جاتے ہیں اور انڈے ایک انچ کے بارہویں حصے کے برابر ہوتے ہیں۔ شکل میں مستطیل مگر اوپر کے سرے پر ذر زیادہ چوڑے اور نیچے کے سرے پر ذر زیادہ تنگ اور کسی قدر خم کھائے ہوئے۔ ان کا رنگ سفید ہوتا ہے جس میں کسی قدر نیلی جھلک ہوتی ہے۔ پہلے پہل ان کے اوپر کی تہ ذرا چمکیلی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ جن کوٹھڑیوں میں رکھے جاتے ہیں ان میں چپک جاتے ہیں۔

لاروا (کملہ) چھتے کی حرارت سے جو ۶۶ سے ۷۰ درجہ تک ہوتی ہے انڈوں سے لارو بن جاتا ہے اور تین دن کے عرصے میں چھوٹے چھوٹے کیڑے بن جاتے ہیں اور اپنے نازک چھلکے یا خول میں سے باہر نکل آتے ہیں۔ اس وقت دایہ انھیں ایک لیسدار سے جو شہد اور زر گل سے بنتی ہے کھلاتی ہے جسے وہ کھاتے ہیں اور جلد بڑھنے لگتے ہیں لاروا اول اول ذرا کم اور پھر زیادہ خمدار ہو جاتا ہے اور اس کے دونوں سرے نو کیلے ہوتے ہیں اور اب اس کے جسم کے اعضاء نمایاں ہونے لگتے ہیں اور جسم پر سانس لینے کے لیے سوراخ پیدا ہو جاتے ہیں ان کے جسم میں گوٹھریاں ہوتی ہیں جن سے چلنے پھرنے اور بڑھنے میں مدد ملتی ہے اور کھانا ہضم ہوتا ہے۔ سر میں دو چھوٹے چھوٹے سینگ نکلے ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعے کیڑے ٹٹولتے ہیں۔ جڑے چھوٹے ہوتے اور حرکت کرتے رہتے ہیں۔ جڑے کے نیچے اور ان کے درمیان ایک گوٹھری ہوتی ہے جس کے سرے پر سوراخ ہوتا ہے جس میں سے لاروا ایک لیسدار مادہ اگلتا رہتا ہے جس سے ریشم بنتا ہے۔ اس مادے سے لاروا اپنے جسم کے اوپر ریشم کی گولی بناتا ہے۔ اس گولی میں بند ہونے کے بعد ان کی شکل میں ایک تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ یہ گولی ۲۶ گھنٹے میں بن جاتی ہے اور ملکہ مکھی کے لاروا صرف نصف گولی بناتے ہیں جو ۲۴ گھنٹے میں

بن جاتی ہے۔ جب لاروا گولی بنانے کے لیے مستعد ہوتا ہے۔ تو دایہ مکھیاں اس کی کوٹھڑی کے دروازے پر موم کا ڈھکنا لگادیتی ہے۔ جس میں ہوا جانے کے لئے سوراخ ہوتے ہیں۔ لاروا کے تمام جسم میں اعصاب ہوتے ہیں۔

پوپا (بادامہ) اس حالت میں کیڑے کا رنگ سفید اور کسی قدر شفاف ہوتا ہے اور اس میں زرد رنگ کی جھلک پائی جاتی ہے اور ہر طرح اس کے اعضاء نشوونما اور بڑھاؤ میں ترقی کرتے رہتے ہیں سر میں آنکھیں اور سینگ خوب نمایاں ہو جاتے ہیں۔ ٹانگیں اور بازو سینہ اور شکم پر لمبے جڑے ہوئے صاف نظر آنے لگتے ہیں جسم کی جلد کڑی اور رنگت بھوری ہو جاتی ہے

ان تینوں کے بعد کیڑے جوان ہو جاتے ہیں۔ ملکہ مکھیوں پر تینوں حالتیں سولہ دن اور خادم مکھیوں پر ۲۲ دن گذر جاتی ہیں۔ اس کے بعد مکھیاں ریشم کی گولی پھاڑ کر اور کوٹھڑی ڈھکن کتر کر باہر آ جاتی ہیں۔ اس حالت میں وہ اماگو یعنی مکمل مکھیاں کہلاتی ہیں۔ اس وقت دایہ مکھیاں ان کے جسم کو چھپیلے مادے سے صاف کرتی، ان کی ٹانگوں اور سینگوں کو جھاڑتی، بازوؤں کو کھولتی اور ان کو کام کرنے کے قابل بنادیتی ہیں۔ یہ مکھیاں اپنے اپنے کام میں لگ جاتی ہیں۔ مثلاً لاروا کی پرورش اور کوٹھڑیوں کی نگرانی کرنے میں جوں جوں جسم کی طاقت بڑھتی اور بازو مضبوط ہوتے جاتے ہیں وہ اور اور کام شروع کرتی جاتی ہیں اور تین چار دن بعد وہ دوسری مکھیوں کے ساتھ کام کرنے باہر جاتی ہیں۔ مکھیوں کے تین درجے ہیں۔ ملکہ مکھیاں جو سب مکھیوں کی ماں ہوتی ہیں۔ ڈرون یعنی مکھیاں، کام کرنے والی مکھیاں جو مادہ ہوتی ہیں۔

ملکہ مکھی



ہر چھتہ میں ایک ایسی مکھی ہوتی ہے جس کی تمام کھیاں تعظیم و تکریم کرتی ہیں قدیم زمانہ میں اس مکھی کو اس لیے بادشاہ کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا کہ لوگوں کو ٹھیک طور پر اس کی جنس معلوم نہ تھی۔ لیکن زمانہ مابعد اسے ملکہ کا لقب دیا گیا جو اس کی جنس کے موافق نہایت درست تھا۔ اہل جرمن اس ملکہ کو ”مدرنی“ Mother Bee کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

ملکہ مکھی کی تعظیم محض اس کے انڈے دینے کی وجہ سے کی جاتی ہے اسی لئے تمام کھیاں اس کی اطاعت اور تعظیم اور اس کے ساتھ انس کرتی ہیں۔ مگر حکمران ہونے کے لحاظ سے اس کی کوئی عزت نہیں ہے یہاں تک کہ اس کے ماتحت کھیاں اسے کھانا نہیں کھلاتیں بلکہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے کھاتی ہے۔

ملکہ مکھیوں میں دو تین باتیں اس قسم کی ہوتی ہیں جن کے ذریعہ وہ اور مکھیوں سے تمیز کی جاسکتی ہے۔ اس کا جسم ذرا زیادہ لمبا اور پچھلا حصہ زیادہ گاؤدم ہوتا ہے۔ اس کے بازو اس کے جسم کی لمبائی کے موافق ذرا اچھوٹے ہوتے ہیں۔ جسم کے بالائی حصہ کا رنگ ذرا زیادہ سیاہ اور زیادہ چمکدار ہوتا ہے۔ وہ ذرا آہستگی اور بے فکری کے ساتھ حرکت کرتی ہے۔

انگلستان میں بلکہ مکھی کے جسم کا حصہ زیرین زردی مائل ہوتا ہے۔ سر زیادہ گول ٹانگیں زیادہ لمبی اور زبان زیادہ پتلی اور ڈنگ سیدھا نہیں بلکہ خمکدار ہوتا ہے۔ اس

کے جسم سے ایک خاص قسم کی خوشبو آتی ہے جس کے باعث اس کی ماتحت مکھیاں اس کے ارد گرد جمع ہو جاتی ہیں۔ اگر کوئی شخص ملکہ مکھی کو تھوڑی دیر اپنے ہاتھ میں رکھے تو اس کے جسم کی خوشبو ہاتھ میں سما جاتی ہے۔ اور دیگر مکھیاں خوشبو کے باعث آکر اس کے ہاتھ پر بیٹھ جاتی ہیں۔ اس کے سونڈھ پھولوں میں سے عرق جس سے شہد بنتا ہے نکالنے کے لائق نہیں ہوتی بلکہ صرف اس قابل ہوتی ہے کہ وہ ماتحت مکھیوں کی زبان پر سے اپنی خوراک کو چوس سکے۔ اس کا حلقوم اس قدر وسیع نہیں ہوتا کہ شہد جمع کرنے کی تھیلی کا کام دے سکے۔ اس کے جسم میں دو تھیلیاں نہیں ہوتیں جن کو سٹس (cistis) کہتے ہیں اور جس کے ذریعہ موم بنتا ہے۔ ٹانگوں کا پچھلا جوڑا باہر کی طرف ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور اس میں دو تھیلیاں نہیں ہوتیں جن میں مکھیاں زرگل (پھول کی دھول) لے جاتی ہیں اور باقی ٹانگوں میں وہ برش (کو نیچیاں) نہیں ہوتے جن کے ذریعہ وہ اپنے جسم کو زرگل سے صاف کر سکے۔ اس کے کھانے پینے کی فکر اس کے ماتحت مکھیوں کو کرنی پڑتی ہے۔ وہ اپنی ساری عمر میں ایک دفعہ ایک نر مکھی سے مقاربت کرتی ہے اور اس وقت وہ چند دن کے لئے چھتہ چھوڑ کر کسی اور جگہ چلی جاتی ہے یا تو اس وقت چھتہ کو چھوڑتی ہے یا جب مکھیوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہے۔ اس کا خاص اور سب سے بڑا کام انڈے سینا، بچے نکالنا، ان کی پرورش کرنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ کام اسے نہیں کرنے پڑتے اس کے جلو میں دس بارہ خادمہ رہتی ہیں جن کے سر اس کی طرف رہتے ہیں۔ جو اس کے لیے راستہ صاف رکھتی اور اس کے پاس بھیر نہیں ہونے دیتی ہیں۔ اگر وہ اڑتے وقت اپنے جلوداروں سے آگے بڑھ جاتی ہے تو جو مکھیاں اسے ملتی ہیں وہ راستہ سے ہٹ جاتی اور خوف زدہ معلوم ہوتی ہیں۔ جب تک ملکہ زندہ رہتی ہے تمام کام قاعدہ اور امن کے ساتھ ہوتے رہتے ہیں۔ جب وہ مر جاتی یا چھتہ سے ہٹالی

جاتی ہے تو مکھیوں میں ایک عجیب پریشانی اور تشویش نمایاں ہوتی ہے۔ تمام کام بند ہو جاتا ہے اور مکھیاں چھتہ کے چاروں طرف بھن بھن کرنے لگتی ہیں۔ کیونکہ انہیں یہ یقین ہو جاتا ہے کہ اب انڈوں کی کمی کے باعث ان کے افزائش نسل نہ ہو سکے گی۔ اور جب تک دوسری ملکہ ان کو نہیں مل جاتی وہ تشویش و پریشانی کے باعث دوسرا کام نہیں کرتی ہیں۔ نئی ملکہ کو بعض اوقات اجنبی سمجھ کر وہ ڈنگوں کی مار سے ہلاک کر ڈالتی ہیں۔ اور نئی ملکہ سے مانوس ہوتی ہیں تو کم از کم ۶ یا ۸ گھنٹے میں۔ اگر ملکہ کی موت کے وقت زچہ خانوں میں انڈے رکھے ہوئے ہوتے ہیں

بعض اوقات مکھیاں ایک عجیب طریقہ میں نئی ملکہ مکھی حاصل کرتی ہیں۔ اور چند ہی دن کے ہوتے ہیں تو ان میں سے ایک زچہ خانہ توڑ کر ذرا زیادہ وسیع کر دیا جاتا ہے اور اس میں ملکہ مکھی کے کھانے کی چیزیں مثلاً شہد اور عرق وغیرہ رکھ دئے جاتے ہیں اور انڈے کا بادامہ اور باداموں میں قد و قامت میں بڑا ہوتا ہے اور بجائے اکیس کے سولہ ہی دن میں نکل آتا ہے۔ اس کی عادات و اطوار اور جسمانی اعضاء سب ملکہ مکھی کے سے ہو جاتے ہیں مکھیاں ناکامی کے خیال سے ایک ہی ساتھ کئی انڈوں سے ملکہ مکھیاں پیدا کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن ان میں سے جو پہلے بالغ ہو جاتی ہے اسی کو حکمرانی نصیب ہوتی ہے اور وہ اپنے رقیبوں کو ہلاک کر ڈالتی ہے۔ لیکن ملکہ کے ماتحت اسے دیگر حالتوں میں نئی نسل کے ہلاک کرنے کی اجازت نہیں دیتے اگر افزائش نسل کے باعث چھتہ میں مکھیوں کے لئے گنجائش نہ رہے۔ تو ماتحت مکھیاں ملکہ کو انڈے دینے سے روک دیتی ہیں۔ بعض اوقات ملکہ اس بات پر ناخوش ہو کر اور کچھ مکھیوں کو لے کر کسی اور جگہ چلی جاتی اور نئی بستی بساتی ہے۔ اور اگر نئی بستی بسانے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ تو ملکہ کو نئی نسل کے ہلاک کرنے کی اجازت دے دی جاتی ہے۔

جب ملکہ ضعیف ہو جاتی اور اس میں انڈے دینے کی قابلیت نہیں رہتی تو اس کی جگہ دوسری ملکہ تجویز کی جاتی ہے۔ لیکن یہ بات ابھی تک پایہ تحقیق کو نہیں پہنچی ہے۔ کہ طبعی موت کے بعد اس کی علیحدگی ہوتی ہے۔ اور جب کوئی ملکہ مکھی بر طرف کر دی جاتی ہے تو وہ نہ کھاتی ہے، نہ پیتی ہے، بلکہ رنج کے باعث مر جاتی ہے۔

ملکہ کا نشوونما اگرچہ کام کرنے والی مکھیوں کے زمانہ نشوونما سے کم ہوتا ہے تاہم اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور بعض اوقات پانچ یا چھ سال۔ لیکن اس کی طاقت اکثر دو ہی سال کے بعد کم ہونے لگتی ہے۔ اور عمر کی زیادتی کے ساتھ وہ بچے زیادہ پیدا کرتی ہے جس سے اس کی جماعت کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔

مقاربت کے زمانہ کے کوئی چار دن بعد ملکہ انڈے دینے لگتی ہے پہلے وہ کو ٹھڑیوں کے عرض و طول کو اس لئے چاٹتی ہے کہ اسے کیس میں کام کرنے والی مکھیوں کے پیدا کرنے والے انڈے رکھنے چاہئیں اور کس میں نہ رکھیوں کے۔ اس کے بعد وہ انڈے دیتی ہے اور ایک کو ٹھڑی میں ایک ہی انڈا دیتی ہے اور اگر غلطی سے ایک کو ٹھڑی میں دو انڈے رکھ دیتی ہے۔ تو کام کرنے والی مکھیاں اسے اٹھا کر دوسری کو ٹھڑی میں رکھ دیتی ہیں۔ ملکہ میں یہ بھی قدرت ہوتی ہے کہ وہ جس قسم کے انڈے دینا چاہے اسی قسم کے دے سکتی ہے۔

انڈوں کا دینا ملکہ مکھی کی مرضی اور تجویز پر منحصر ہے نہ کہ ضرورت پر۔ اگر چہتہ میں مکھیاں اس قدر کم ہوں کہ اس کے سبب سے چہتہ میں اس قدر حرارت نہیں رہتی جس قدر کہ انڈوں سے بچے نکالنے کے لیے کافی ہوتی تو ملکہ انڈے ہی نہیں دیتی لیکن اگر حرارت زیادہ ہوتی ہے تو وہ چوبیس گھنٹے میں دو ہزار انڈے دے سکتی ہے۔

معمولی طور پر تو ایک دن میں ملکہ چھ سو سے آٹھ سو تک انڈے دیتی ہے۔ لیکن اگر ایسے اسباب جمع ہو جائیں جن سے انڈے زیادہ دئے جاسکتے ہیں۔ تو ایک ہزار سے بارہ سو تک انڈے دیتی ہے۔ لنگسور تھ سائنسدان کے تجربہ کے مطابق ملکہ ایک منٹ میں چھ انڈے دیتی ہے اور فائن برپش کے تجربہ کی رو سے ایک ملکہ مکھی نے ایک خالی چھتہ میں رکھے جانے پر چوبیس گھنٹہ میں تین ہزار انڈے دئے تھے۔ اگر اس ملکہ نے ایک منٹ میں پانچ انڈے دئے تو گویا اس نے تین ہزار انڈے دس گھنٹے میں دئے اس ملکہ نے بیس دن کے اندر اسی حساب سے چھتہ کو جس میں ۷۵ ہزار کو ٹھڑیاں تھیں بھر دیا اور چار سال تک متواتر انڈے دیتی رہی جن کی تعداد ۱۵ لاکھ ہوتی ہے۔ زیر زن صاحب لکھتے ہیں کہ اگر موسم موافق ہو تو ایک ملکہ مکھی ایک مہینے میں ساٹھ ہزار انڈے دیتی ہے اور چار سال میں ۱۰ لاکھ۔ ملکہ سال میں کم و بیش نو یا دس مہینے انڈے دیتی ہے مگر زیادہ انڈے اپریل مئی اور جون میں دیتی ہے۔ اور نومبر دسمبر اور جنوری میں کم یا بالکل نہیں۔

مگس زر



زر مکھیاں ملکہ مکھیوں اور کام کرنے والی مکھیوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں۔ ملکہ سے ذرا چھوٹی اور کام کرنے والی مکھیوں سے ذرا بڑی اور مضبوط ہوتی ہیں۔ ان کا رنگ ذرا بھورا اور جسم پر روئیں (بال) ہوتے ہیں مگر خصوصاً جسم کے پچھلے والے حصہ پر زیادہ ہوتے ہیں۔ پچھلی ٹانگیں زیادہ بڑی ہوتی ہیں جن کے زور سے زر مکھی زیادہ تیزی کے ساتھ اڑتی ہے اس کی آنکھیں زیادہ بڑی ہوتی ہیں اس لئے وہ کنواری ملکہ مکھی کو جو زر کی تلاش میں نکلتی ہے بہت جلد دیکھ لیتی ہے زر مکھی کے جسم سے بڑی خوشبو آتی ہے اور اگر چند زروں کو کسی صندوق میں بند کر دیا جائے تو اس میں خوشبو سما جاتی ہے ان کی سوئڈ شہد جمع کرنے کے قابل نہیں ہوتی اور نہ شہد جمع کرنے کے لئے ان کے جسم میں کوئی تھیلی ہوتی ہے ان کو ٹھڑیوں میں جمع کی ہوئی چیزوں سے خوراک ملتی ہے ان کی غذا کو کام کرنے والی مکھیاں موسم ختم ہونے تک ہاتھ نہیں لگاتی ہیں زر مکھیاں جس چھتہ میں پرورش پاتی ہیں اسے چھوڑ کر دوسرے چھتہ میں بلاروک ٹوک چلی جاتی ہے زر مکھیاں ہر موسم میں وسط اپریل کے قریب نظر آتی ہیں مگر زیادہ تر مئی یا جون میں اور ہر چھتہ میں ان کی تعداد پانچ سو سے لے کر دو ہزار تک ہوتی ہے ان میں سے ایک دو زر ملکہ مکھی سے مقاربت کرتا ہے۔ اور زیادہ زر محض اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ملکہ مکھی کو زر کی تلاش کرنے میں دقت نہ ہو وہ چھتہ سے دور جانے میں چھتہ بھول نہ جائے اسے پرند ہلاک نہ کر دیں اس لیے زر تعداد میں کافی ہوں دوسرا سبب زر مکھیوں کی

خداد کا یہ ہے کہ ان کے باعث چھتہ میں اس قدر حرارت رہتی ہے جس میں انڈوں سے بچے نکل سکتے ہیں اور جب کام کرنے والی مکھیاں زیادہ ہوتی ہیں تو شہد بھی زیادہ جمع ہو جاتا ہے

لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب ضرورت نہیں رہتی تو کام کرنے والی مکھیاں ز مکھیوں کو چھتے سے باہر نکال دیتی ہیں اور اگر وہ نکلنا نہ چاہیں تو انہیں ڈنک مار کر ہلاک کر دیتی ہیں۔ اور جب انہیں نکالے جانے پر غذا نہیں ملتی تو وہ کہیں اور چلی جاتی ہیں بعض اوقات جب سامان خوراک میں کمی آجاتی ہے تو بھی ز مکھیوں کو چھتہ سے دور کر دیا جاتا ہے

بعض اوقات جب چھتہ میں زیادہ مکھیوں کے رکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی تو ز مکھیوں کو ہلاک کر دیا یا نکال دیا جاتا ہے

کام کرنے والی مکھیاں

شہد کے چھتوں میں کام کرنے والی مکھیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے وہ قد و قامت میں ملکہ اور ز مکھیوں سے ذرا چھوٹی ہوتی ہیں خوردبین کے ذریعہ امتحان کرنے اور نیز اس بات سے کہ ان میں اکثر انڈے دینے اور سینے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے صاف ظاہر ہے کہ وہ مادہ ہیں اگر کام کرنے والی مکھیوں کی جسمانی بناوٹ کا ملکہ مکھیوں اور مگس زروں کی جسمانی بناوٹ سے مقابلہ کیا جائے تو اتنا فرق نظر آتا ہے کہ کام کرنے والی مکھیوں کی سوئڈ لمبی ہوتی ہے تاکہ وہ شہد جمع کر سکیں ان کے جسم میں زر گل رکھنے کے لیے ایک تھیلی ہوتی ہے۔ ڈنک سیدھا ہوتا ہے۔ ٹانگوں میں کو نیچیاں ہوتی ہیں جن سے وہ اپنے جسم سے خاک یا پھول کے زری کو جھاڑ سکیں۔

جن انڈوں میں سے کام کرنے والی مکھیاں نکلتی ہیں۔ ان کو ملکہ مکھیاں چھوٹی

کو ٹھڑیوں میں رکھتی ہیں۔ اور سب سے پہلے یا موسم بہار میں اسی قسم کے انڈے دیئے جاتے ہیں۔

بعض مبصروں کا خیال ہے کہ کام کرنے والی مکھیوں کی جسامت یکساں نہیں ہوتی بلکہ بعض جسامت میں چھوٹی اور بعض بڑی ہوتی ہیں۔ اور یہ اختلاف ان کے کاموں اور فرائض پر مبنی ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ ان کے جسم کے سارے اعضاء تعداد میں برابر اور بناوٹ میں یکساں ہوتے ہیں اور چونکہ ان کی ذات سے کوئی خاص کام اور فرض منسوب نہیں کیا جاسکتا اس لئے ان کا موجب بھی کچھ اور ہی قرار دیا جاسکتا ہے۔ ان کی جسامتوں کے مختلف ہونے کا باعث یہ ہے کہ بادامہ اپنے جسم کے اوپر ایک گولی بناتا ہے اور جب وہ اس سے باہر نکلتا ہے تو اسے کو ٹھڑی میں ہی چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے باعث کو ٹھڑی میں جگہ کم رہ جاتی ہے۔ اس لیے ان کی جسامتوں میں بھی کمی بیشی آجاتی ہے۔

زمانہ حال کے تجربات سے ثابت ہوا کہ بچوں کی خبر گیری جو ان مکھیوں کو کرنی پڑتی ہے مگر اس وقت تک کہ جب تک وہ اڑنے کے قابل نہ ہو سکیں۔ اور جا کر شہد اور رس نہ جمع کر سکیں وہ انڈوں بچوں کی خبر کرتی رہتی ہیں۔ وہ موم اور چھتہ بنانے میں بھی مدد دیتی ہیں اور اس کی تصدیق اس سے ہوتی ہے کہ اگر چھتے میں کافی جگہ نہ ہو تو پرانی مکھیاں چھتے کے باہر جمع ہو جاتی ہیں۔ اور نئی اور جوان مکھیاں اندر کاروبار میں مصروف رہتی ہیں۔

سر جان لیک نے ایک کتاب ”چیونٹیوں“ شہد کی مکھیوں اور بھردوں کے حالات میں لکھی ہے۔ اس میں اپنا ذاتی تجربہ درج کیا ہے کہ شہد کے چھتے کے دروازے پر چند سنتری کھڑے رہتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ :

۵۔ اکتوبر کو میں نے چھتے کے باہر ایک خوشبور کھ دی جسے سو نگھ کر کھیاں باہر آئیں۔ میں نے پہلی تین مکھیوں پر نشان کر دئے۔ پانچ بجے شام کو میں نے پھر وہی عمل کیا تو کوئی بیس کھیاں باہر نکلیں جن میں تینوں نشان شدہ کھیاں بھی تھیں۔ میں نے تین اور مکھیوں پر نشان کر دئے۔

۶۔ اکتوبر کو میں نے چھتے پر جا کر پھر وہی عمل کیا۔ بارہ کھیاں باہر آئیں جن میں ۵ کھیاں نشان شدہ تھیں۔ میں نے تین اور مکھیوں پر نشان کر دئے۔

۷۔ اکتوبر کو صبح ساڑھے سات بجے میں نے چھتے پر پہنچ کر پھر وہی عمل کیا۔ تو ۹ کھیاں باہر نکلیں جن میں سات نشان لگی تھیں۔ پھر شام کو ساڑھے پانچ بجے چھتے پر گیا تو چھ کھیاں باہر آئیں جن میں سے پانچ پر نشان لگے ہوئے تھے۔

۸۔ اکتوبر کو میں ساڑھے آٹھ بجے چھتے پر گیا تو ۶ کھیاں نکلیں۔ اور ان سب پر

نشان لگا ہوا تھا۔

۹۔ اکتوبر کو میں سواچھ بجے چھتے پر پہنچا تو دس کھیاں باہر نکلیں۔ ان میں آٹھ نشان شدہ تھیں۔ پھر میں چھتے پر ساڑھے گیارہ بجے گیا تو ۶ کھیاں نکلیں ان میں سے تین پر نشان لگا ہوا تھا۔ میں نے اس وقت باقی تین مکھیوں پر بھی نشان لگا دیا پھر ڈیڑھ بجے چھتے پر گیا دس کھیاں باہر آئی ان میں آٹھ پر نشان لگا ہوا تھا پھر ساڑھے چار بجے چھتے پر پہنچا تو دس کھیاں نکلیں جن میں سے سات نشان شدہ تھیں۔

۱۰۔ اکتوبر کو میں ۶ بجے کے بعد چھتے پر گیا تو ۶ کھیاں نکلیں جن میں ۵ پر نشان لگے ہوئے تھے تھوڑی دیر بعد میں پھر چھتے پر پہنچا تو گیارہ کھیاں نکلیں۔ ان میں سات پر نشان لگا ہوا تھا مگر جب میں ساڑھے پانچ بجے شام کو گیا تو سات کھیاں باہر آئیں جن میں سے ۵ نشان شدہ تھیں۔

۱۱۔ اکتوبر کو میں ساڑھے چھ بجے چھتے پر گیا تو نوکھیاں باہر آئیں ان میں سے سات پر نشان تھا پھر میں جب ۵ بجے شام کو چھتے پر پہنچا تو سات کھیاں آئیں ان میں سے ۵ پر نشان گا ہوا تھا اس کے بعد بھی میں نے انہیں خوشبو کے ذریعہ باہر نکالنا چاہا لیکن انہوں نے کچھ خیال نہ کیا۔ اس پر مجھے تجربہ ہو گیا کہ منجملہ ۷۹ مکھیوں کے جو کئی بار باہر آئیں۔ ۱۷ کھیاں نشان شدہ تھیں۔

کام کر نیوالی مکھیوں کے متعلق ایک دلچسپ بات جس سے عام لوگ واقف نہیں ہوتے یہ ہے کہ جب وہ شہد جمع کرنے جاتی ہیں۔ تو جو مکھی جس پھول پر جا بیٹھتی ہے جب تک کہ وہ چھتے میں واپس نہیں آتی اسی قسم کے پھولوں سے شہد جمع کرتی رہتی ہے اور دوسری قسم کے پھولوں کو چھوتی تک نہیں۔ لیکن یہ عادت پالتو مکھیوں میں پائی جاتی ہے نہ کہ جنگلی مکھیوں میں۔

بعض اوقات مکھیوں کو پرورش کرنے والوں کو بڑی وقت پیش آتی ہے جبکہ کام کرنے والی مکھیوں میں انڈے دینے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ ان انڈوں سے مگس نہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس سے چھتے کی آبادی کم ہوتے ہوتے وہ بالکل ہی برباد ہو جاتا ہے۔ اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ مکھی کی خوراک بعض اوقات غلطی سے پاس والی کو ٹھڑیوں میں رکھ دی جاتی ہے۔ جس کے باعث مکھیوں میں انڈے دینے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے۔ مزید برآں بعض اوقات بادامہ ملکہ مکھیوں کی کو ٹھڑی میں رکھ دیا جاتا ہے جس سے مادہ مکھی پیدا ہو جاتی ہے۔

ایسی مکھیوں کے پیدا ہونے سے چھتے پر ایک آفت نازل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان کے باعث صرف آبادی کم ہونے کے ساتھ چھتہ بالکل برباد ہو جاتا ہے۔ بلکہ ایسی مکھیوں کو تمیز اور شناخت نہیں جاسکتا اور جب وہ تمیز نہیں کی جاسکتی ہیں تب تک وہ دور

بھی نہیں کی جاسکتیں سب سے بہتر ترکیب ایسی مکھیوں کو دور کرنے کی یہ ہے کہ چھتے سے تمام مکھیوں کو باہر کر دیا جائے اور پھر چھتے کو صاف کیا جائے چونکہ انڈے دینے والی مکھیاں تو باہر نہیں جاتی ہیں۔ اس لئے وہ راستہ سے بھی ناواقف ہوتی ہیں۔ پس کام کرنے والی مکھیاں تو چھتے میں واپس آجائیں گی۔ مگر انڈے دینے والیاں واپس نہ آسکیں گی بلکہ ہلاک ہو جائیں گی۔ اس کے بعد چھتے میں ایک نئی ملکہ مکھی کو داخل کر دینا چاہئے۔ یا باقی مکھیوں کو کسی دوسرے چھتے میں لے جانا چاہئے۔

کام کرنے والی مکھیوں کی عمر ان کے کام کی نوعیت اور مقدار پر منحصر ہوتی ہے۔ موسم سرما اور شروع موسم بہار میں کام کی کمی کے باعث ان کی طاقت بنی رہتی ہے جس کے باعث وہ چھ یا سات ماہ تک زندہ رہتی ہیں۔ لیکن موسم گرما میں جب کہ دن بڑا ہوتا ہے اور زیادہ سامان رسد مہیا کرنے کے باعث ان کو لگاتار اور زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ تو ان کی طاقت جلد تر جواب دے جاتی ہے اور وہ پانچ یا چھ ہفتہ میں ہلاک ہو جاتی ہے ان وجوہات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سال کے درمیانی حصہ میں جبکہ کئی سو مکھیاں روانہ پیدا ہوتی ہیں اور ہفتوں تک پیدائش کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔ تو اکثر کام کی زیادتی کے باعث ایسا واقعہ ہوتا ہے کہ دفات اور پیدائش دونوں کا اوسط برابر ہوتا ہے گویا جتنی مکھیاں روز پیدا ہوتی ہیں اتنی ہی روز مر جاتی ہیں۔

نئی اور پرانی کام کرنے والی مکھیوں کی تمیز ہو سکتی ہے کیونکہ نئی مکھیوں کا رنگ زیادہ بھورا اور زیادہ چمکنا ہوتا ہے۔ مگر پرانی مکھیوں کا رنگ بھورا نہیں ہوتا۔ مزید برآں ان کے بازو کہیں کہیں سے مینہ، ژالہ باری اور ہوا وغیرہ میں باہر جانے کے باعث پیچھے یا ٹوٹے ہوئے ہوتے ہیں۔

بعض اوقات چھتے میں سیاہ رنگ کی مکھیاں پائی جاتی ہیں ان کی اور دیگر مکھیوں کی بناوٹ میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ ان کا رنگ سیاہ اس لیے ہوتا ہے کہ جسم کے اوپر سے باہر یاروئیں گر جاتے ہیں بال یاروئیں جسم پر شہد لگنے، ایسے سوراخوں یا کوٹھڑیوں میں ہو کر گزرنے سے جو زیادہ تنگ ہوتی ہیں رگڑ اور خوف سے گر جاتے ہیں۔

بعض اوقات مگس نروں کی بناوٹ اور رنگ میں بھی فرق پایا جاتا ہے اور ان دونوں باتوں میں وہ اور مگس نروں سے نہیں ملتے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ایسی نر مکھیاں ان کو ٹھڑیوں میں پیدا ہوتی ہیں جو اصلی نر مکھیوں اور کام کرنے والی مکھیوں کے پیدا ہونے کی کوٹھڑیوں کے پیچ میں پیدا ہوتی ہیں اور یہ مکھیاں پیچ کی کوٹھڑیوں میں اٹھنے کے لیے پیدا ہوتی ہیں کہ ان کے درمیان میں آجانے سے مگس نروں اور کام کرنے والی مکھیوں کے جسم کی بناوٹ میں فرق آجائے۔

شہد کی مکھیوں میں کام کرنے والی مکھیوں کو خواہ وہ نئی خواہ جوان ہوں خواہ پرانی ہوں مختلف کام کرنے پڑتے ہیں۔

شہد (Hony)

شہد خصوصاً پھولوں کے رس سے بنتا ہے۔ اگرچہ شہد کی مکھیاں پکے ہوئے پھولوں شکر کے شربت اور مٹھائیوں اور دیگر چیزوں سے بھی شہد کے اجزاء جمع کرتی ہیں تاہم زیادہ تر حصہ پھولوں کے رس سے لیا جاتا ہے۔

مکھیاں اپنی لمبی اور لچکدار سوئڈ کے ذریعہ عرق یارس کو جو مختلف قسم کے پھولوں اور پودوں میں ہوتا ہے چوس لیتی ہیں۔ یہ رس حلق کے ایک حصہ میں جو پرندوں کے پونے کے مشابہ ہوتا ہے چلا جاتا ہے اور وہاں جا کر اس میں خفیف سی کیہاوی تبدیلیاں واقع ہونے بعد اس کا کچھ حصہ مکھی کے شکم میں اس کی پرورش کے

لیے چلا جاتا ہے اور باقی حصہ مکھی شہد کے چھتے کی کو ٹھڑی میں اگل دیتی ہے یہ شہد بہت پتلا ہوتا ہے لیکن چھتے کی حرارت سے اس میں تبخیر پیدا ہونے کے باعث اس میں سے پانی بخار بن کر اڑ جاتا ہے اور وہ ذرا گاڑھا پڑ جاتا ہے اور آخر کار وہ ایک ایسی حالت کو پہنچ جاتا ہے کہ اس میں جوش یا بال نہیں آسکتا اس وقت وہ چھتے سے نکال لینے کے قابل ہو جاتا ہے

شہد میں دو قسم کی شکر یا مٹھاس پائی جاتی ہے ایک تو انگور کی مٹھاس کی مانند ہوتی ہے یہ مٹھاس ایک خود اختیار تبدیلی کے ذریعہ ہوا لگنے سے قند کی مانند ہو جاتی ہے دوسری مٹھاس کی قند کی مانند قلمیں نہیں ہو سکتیں یعنی وہ جم نہیں سکتی بلکہ شیرے کی مانند رہتی ہے کیونکہ اس میں کچھ مقدار رنگ دینے والے مادہ اور لعاب کی بھی ہوتی ہے اس قسم کی شکر میں اس قسم کا جوش یا بال لگ سکتا ہے جیسا کہ انگور میں جس کے بعد اس سے شہد کی شراب بن جاتی ہے جو محرک اور منشی ہوتی ہے۔

شہد کا ذائقہ کئی قسم کا ہوتا ہے کیونکہ وہ جن پھولوں یا جن چیزوں سے بنایا جاتا ہے ان ہی کے موافق اس کا ذائقہ ہوتا ہے جو شہد محض لونگ، نارنگی، لیموں، سنگترہ یا جھاڑیوں کے عرق سے بنتا ہے اس کا ذائقہ عمدہ ہوتا ہے اور یہ شہد باقی تمام قسم کے شہدوں سے اچھا بھی ہوتا ہے جو شہد کی مٹھاس یا شکر کے رس سے بنتا ہے اس کا ذائقہ اور ہی طرح کا ہوتا ہے اور جو شہد ایسے پودوں کے رس سے بنتا ہے جس میں نباتاتی کیڑوں کی رطوبت جن کا مزہ ترنجبین کا سا ہوتا ہے۔

بعض پھولوں سے رس سے بنا ہوا عرق شہد کی مکھیوں کو مضرت نہیں

پہنچاتا۔

لیکن انسان کو پہنچا سکتا ہے زینو قن نے اپنی کتاب اثابا سس میں لکھا ہے۔ کہ جب اس کی سپاہ طرا بر تد پہنچی تو کچھ سپاہیوں نے شہد کے چھتے میں سے شہد نکالا اور اسے کھا گئے لیکن کھانے کے تھوڑی دیر بعد بعض کو دست اور بعض کو قے شروع ہو گئی بعض بد حواس ہو گئے اور وہ کھڑے نہیں ہو سکتے تھے جن لوگوں نے تھوڑا شہد کھایا تھا ان کی حالت شریوں کی سی ہو گئی اور جنہوں نے زیادہ کھایا تھا وہ حالت نزع کو پہنچ گئے الغرض جنہوں نے شہد کھایا تھا وہ ہارے ہوئے سپاہیوں کی مانند زمین پر پڑے ہوئے تھے لیکن ان میں سے فوت ایک بھی نہیں ہو بلکہ چوپیس گھنٹے کے بعد ان کے گمشدہ حواس واپس آ گئے اور تین چار روز میں وہ تندرست ہو گئے۔ اس کی تصدیق فادر لیمبرٹی نے بھی کی ہے۔ اور ٹورنیفرٹ جب وہ ایشیائے کوچک کے سفر کو گیا تو چونکہ اسے زینو قن کی سپاہ کے حالات معلوم تھے اس نے وہاں تحقیقات کی تو اسے دو قسم کے درخت بتائے گئے جن کی رس سے بنا ہوا شہد کھانے سے انسان پر عالم بد حواسی اور دیوانگی طاری ہوتا ہے۔

ڈاکٹر بارٹن نے اپنے رسالہ امریکن فلاسوفیکل ٹرانزیکشنز میں لکھا ہے کہ ۱۷۹۰ء میں موسم خزاں میں فلیڈلفیہ میں چند اموات صرف شہد کھانے سے واقع ہوئی تھیں۔ سرکاری طور پر یہ تحقیقات کی گئی تو معلوم ہوا کہ اس نواح میں ایک قسم کا پھول کلمیا لیتھولیا بٹرت پیدا ہوتا ہے اور شہد جو اس کے رس سے بنتا ہے وہ مہلک ہوتا ہے اسی طرح ابھی حال میں نیویارک بھی چند اموات واقع ہوئی تھیں جن کا سبب وہ شہد بتایا جاتا ہے جو اس نواح میں پیدا ہونے والے ایک درخت سے پیدا ہوتا ہے اس کو لوگ استعمال کرتے کیونکہ اس میں نشہ ہوتا ہے

بعض اوقات رنگ سے شہد کی خاصیت معلوم کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ جو شہد ذرا سرخی مائل یا بھورا ہوتا ہے وہ نقصان کرتا ہے لیکن یہ جانچ درست نہیں کیونکہ فلوریڈ اور کیرولینا میں جنگلی شہد کا رنگ نقصان دہ نہیں ہوتا ہے لیکن اس کے کھانے سے کسی قسم کا نقصان دہ شہد کا سا ہوتا۔ اسکاٹ لینڈ کے کوہستانی حصہ میں شہد کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ شہد خواب آور ضرور ہوتا ہے تاہم مضر نہیں پڑتا۔

اس میں شبہ کو مطلق گنجائش نہیں ہے کہ مختلف مقامات کے شہد کا رنگ پھولوں کی مقدار پر منحصر ہوتا ہے۔ اس کی خوشبو اور ذائقہ پر بیرونی حوادث اور موسمی تغیرات کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ جو شہد موسم گرما کے شروع میں جمع کیا جاتا ہے وہ نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ موسم بہار کا شہد موسم خزاں کے شہد سے اچھا ہوتا ہے۔ الغرض جو شہد موسم کے شروع میں جمع کیا جاتا ہے اس شہد سے بہتر ہوتا ہے جو موسم کے اخیر میں اکٹھا کیا جاتا ہے۔

لکھیاں شہد جمع کرنے اور اپنی خوراک مہیا کرنے کے لیے دور دور جاتی ہیں۔ بعض چار یا پانچ میل تک چلی جاتی ہیں۔ ایک شخص نے جو شہد کی مکھیوں کو پالنے کا عادی تھا اس نے اپنی مکھیوں پر خاک چھڑ دی اور پھر ایک عزار میں جو پانچ میل تھا جا کر اس نے اپنی مکھیوں کو شہد جمع کرتے ہوئے دیکھا

شہد بہت سے کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے اسے لوگ کھاتے ہیں مکھن کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ وہ قبض کشا ہے مگر تھوڑی مقدار میں، وہ دوا میں استعمال کیا جاتا ہے تاکہ بعض ادویہ کا اثر اچھا ہو سکے قدیم زمانہ شہد کی شراب بھی بنائی جاتی تھی۔

ماہرین کی نظر میں (Experts Opinion)

ماہرین شہد کی نظر میں وہ سب سے عمدہ شہد ہوتا ہے جس کا رنگ سرخی مائل ہو جب کہ اس کے بعد سفید رنگ کے شہد کا نمبر آتا ہے جب کہ تیسرے درجے پر زردی مائل یا بھورا شہد آتا ہے۔

ماہرین شہد موسم بہار میں کھیاں جو شہد جمع کرتی ہیں اسے بہترین قرار دیتے ہیں جبکہ موسم خزاں میں جمع کئے گئے شہد نمبر دو پر ہے اسی طرح موسم سرما میں تیار ہونے والے شہد کو غذائی اثرات کے لحاظ سے کم درجے کا تصور کیا جاتا ہے۔

ماہرین شہد کے مطابق سب سے بہترین اور قوت بخش شہد میں مندرجہ ذیل خصوصیات کا ہونا ضروری ہے۔

- ۱ کڑواہٹ سے پاک ہو۔
- ۲ رنگ گلابی یا عنابی ہو۔
- ۳ خوش رنگ اور خوشبودار پھولوں سے تیار کیا گیا ہو۔
- ۴ موسم کی ملاوٹ سے قطعی پاک ہو۔
- ۵ نہایت شیریں اور بلیس دار ہو۔

احتیاط (Precaution)

یاد رکھیں جس شہد کو حاصل کئے ہوئے دو سال سے زیادہ کا عرصہ گزر گیا ہو اسے بطور دوا یا غذا استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!!

من لعق العسل ثلاث غدوات فی کل شہر لمہ یصبہ

عظیمہ من البلاء

جو شخص ہر ماہ میں کم از کم تین دن صبح صبح شہد چاٹ لے اس کو اس مہینہ میں کوئی بڑی بیماری نہ ہوگی۔ (ابن ماجہ - بیہقی)

بخاری شریف میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے!!

کان احب الشراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پینے والی چیزوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد سب سے زیادہ پسند تھا

بخاری شریف میں ایک اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے!!

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یحب الحلوی

والعسل

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حلوہ (مٹھاس) اور شہد بہت زیادہ پسند تھے۔

حضرت عبداللہ بن سعودؓ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!!

علیکمہ بالشفائین: العسل والقرآن

تمہارے لیے شفا کے دو مظہر ہیں شہد اور قرآن (ابن ماجہ / مستدرک الحاکم)

حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت فرماتے ہیں!!

اھدی لنبی ﷺ عسل فقسمه بینا لعلقة لعلقة فاخذت

لعقتی ثمہ قلت یا رسول اللہ ازداد آخری قال نعمہ

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تحفہ میں شہد آیا انہوں نے ہم سب کو تھوڑا

تھوڑا چائے کے لیے مرحمت فرمایا میں نے اپنا حصہ چاٹ کر مزید
کی عرض کی اور انہوں نے قبول فرمائی۔ (ابن ماجہ)

حضرت خثرم بن حسان بن عامر بن مالک بیان کرتے ہیں!!

بعثت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من و عک بی

والتمس منه دواء و شفاء فبعث الی بعکته من عسل

”میں بیمار ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گرامی میں بلجی

ہوا کہ وہ مجھے دوا اور دعا سے فیض یاب کریں انہوں نے جواب

میں مجھے شہد کی کپی روانہ فرمائی (مسند عامر بن مالک ابن عساکر،

ابن ابی شیبہ، ابن مندۃ)“

حضرت ابو سعید الخدری روایت فرماتے ہیں!!

قد جاء رجل الی النبی ﷺ فقال ان اخی استطلق بطنه

فقال رسول اللہ ﷺ اسقه عسلا. فسقاہ ثمہ جاء فقال

سقیته فلمہ یزده الا استطلاقا. فقال له ثلث مرآة ثمہ

جاء الرابعته فقال اسقه عسلا فقال لقد سقیته فلمہ

یزده، الا استطلاقا فقال رسول اللہ ﷺ صدق اللہ و

کذب بطن اخلک فسقا قبراً.

”ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ اس کے بھائی کو

اسہال ہو رہے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے شہد پلاؤ وہ پھر آکر کہنے لگا کہ شہد

پینے سے اسہال میں اضافہ ہوا انہوں نے پھر فرمایا کہ شہد پلاؤ اسی طرح وہ حال بیان کرتا

تین مرتبہ آچکا تو چوتھی مرتبہ ارشاد ہوا کہ اسے شہد پلاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سچ کہا ہے

اور تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹ کہتا ہے اس نے پھر شہد پلایا تو مرلیض تندرست ہو

گیا۔“ (بخاری / مسلم شریف)

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ روایت فرماتے ہیں!!
نہی رسول اللہ ﷺ لمن قتل اربع من الدواب.
النملته. والخلته والهدد والصور
رسول اللہ ﷺ نے چار حشرات کو مارنے سے منع فرمایا!!

- | | |
|---|------------------------|
| ۱ | چیونٹی |
| ۲ | شہد کی مکھی |
| ۳ | ہد ہد |
| ۴ | چڑی مولا (غالباً تلیر) |

مندرجہ بالا چاروں حشرات میں شہد کی مکھی کے علاوہ باقی تین حشرات درختوں کو نقصان دینے والے کیڑوں کو کھاتے ہیں اور شہد کی مکھی کو مارنا قدرت کے عظیم مشروب یعنی شہد سے محروم ہونا ہے۔

جدید سائنس

مطابق شہد میں درج ذیل کیمیاوی اجزاء موجود ہیں!!

(Potassium)	پوٹاشیم	۱
(Iron)	فولاد	۲
(Copper)	تانبا	۳
(Manganese)	مینگنیز	۴
(Phosphorus)	فاسفورس	۵
	قدرتی شکر	۶
(Vitamin)	وٹامن	۷
(Protein)	پروٹین	۸

جدید تحقیق کے مطابق یہ ایک عمدہ جراثیم کش دوا ہے زخم، بدبو، عفونت دور کرتا ہے شیر خوار بچوں کے لیے عمدہ غذا اور دوا ہے جب بھی ان کو چھاتی اور پیٹ کی تکلیف ہو تو ذرا سا شہد چٹانے سے ان کو فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے اور طاقت بھی دست اور قے کی صورت میں پانی میں ملا کر دینا چاہیے

شہد قبض کشا بھی ہے بدن کو طاقت عطا ہے پھیپڑوں کو بلغم سے صاف کرتا ہے اس کے علاوہ بھی شہد بہت سے خاصیت اور فوائد کا حاصل ہے

یورپ والے شہد سے مٹھائیاں اور بسکٹ بناتے ہیں اس کے علاوہ کئی دوائیوں میں خصوصاً کھانسی کے بعض شربت اسی سے بنائے جاتے ہیں ایک تحقیق کے مطابق شہد مختلف اقسام کے کاربوہائیڈریس کامرکب بھی ہے جس میں مختلف اقسام کی شکر موجود ہوتی ہیں جن کے نام یہ ہیں گنے کی شکر (Dextrose) انگور کی شکر (Calven lase) شکر کی روغنیات (Mucilage) زرگل (Pollen) لیوسین (Levcine) گلائی سین (Glycine) ٹائروسین (Tyrosine) گلوکوز (Glucose) فرکٹوز (Fructose) اور گلیکٹوز (Galortose) اس کے علاوہ شہد میں درج ذیل مزید اجزاء ترکیبی یہ ہیں

(Sucrose)	سکروز	۱
(Cellulose)	سیلولوس	۲
(Linolenic Acid)	لینولینک ترشہ	۳
(Oxalic Acid)	اکزائک ترشہ	۴
(Vitamin "A")	حیاتین اے	۵
(Ascarbic Acid)	اسکاربک ترشہ	۶

مشاہدات اطباء (Physician's Observation)

شہد کے ۲۶ فائدے



۱۔ تقویت اعضائے ربیہ کے لئے شہد ایک اکسیر ہے۔ صبح شام جس قدر مکھن کھانا منظور خاطر ہو، ایک بڑا چمچ شہد کا اس میں ملا کر کھالیا کریں۔
۲۔ تقویت دماغ کے لیے شہد ایک جادو ہے۔ صبح و شام جس قدر ملائی آپ کھانا چاہیں، ایک بڑا چمچ شہد کا اس میں ملا کر کھالیا کریں چاہے دودھ سے لیں۔

۳۔ تقویت دل کے لیے شہد ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ دن میں دو بار کسی بھی خوراک کے ساتھ جو زیادہ پسند خاطر ہو، ایک بڑا چمچ شہد کا کھالیا کریں۔

۴۔ شہد ایک بے مثال مصفی خون ہے۔ دو بڑے چمچے شہد، گرم دودھ میں اچھی طرح سے ملا کر صبح یا رات کو سوتے وقت جس وقت آپ کو دودھ پینے کی عادت ہو، پی لیا کریں۔ چائے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ یا دو بڑے چمچے اچھے پکے ہوئے کیلے کے ساتھ خوب ملا کر کھالیا کریں

۵۔ نزلہ و زکام یا ریشہ کے لیے شہد ایک لاجواب علاج ہے۔ شہد کے دو

چھوٹے چمچے آدھے لیموں کے رس کے ساتھ دن میں چار بار لے لیا کریں۔ یا گرم پانی کے گلاس میں ایک بڑا چمچ شہد اور ایک چمچ ادراک کا رس خوب ملا کر تین چار بار دن میں پی لیا کریں۔

۶۔ سوزش گلو کی صورت میں تین چار بار ایک ایک بڑا چمچ شہد چاٹ لیا کریں۔

۷۔ ہاضمہ کی تمام تکالیف کے لئے شہد ایک نادر تحفہ ہے۔ مفصلہ ذیل طریقہ پر شہد کی چائے تیار کریں۔ ایک چائے کے پیالہ میں تازہ لبال دیا ہوا پانی ڈالیں اس میں ایک چمچ شہد کا اچھی طرح سے ملا لیں۔ جس قدر گرم ٹپ پی سکتے ہیں، چائے کی طرح آہستہ آہستہ پی لیں۔ دن میں تین بار کھانا کھانے سے آدھ گھنٹہ پہلے پی لیا کریں۔

۸۔ ہر قسم کی تکان، چاہے وہ جسمانی ہو یا دماغی، کے رفع کرنے کے لیے شہد ایک بہترین علاج ہے۔ جب آپ کو جسمانی یا دماغی تکان محسوس ہو، تو دو بڑے چمچے گرم پانی کے گلاس میں ڈال کر ہلا کر پی لیا کریں۔

۹۔ شہد فوری طاقت دینے کا منبع ہے۔ جب طبیعت نڈھال ہو یا آپ کمزوری محسوس کرنے لگیں، تو ایک چمچ شہد کا فوراً چاٹ لیں۔ اسی دم طبیعت بحال ہو جائے گی۔

۱۰۔ شہد گرم کش اور دافع جراثیم ہے۔ جس قدر طبیعت چاہے۔ وہی لے کر دو چمچے شہد اس میں ڈال کر علی الصباح کھالیا کریں۔

۱۱۔ ذیابیطس کے علاج کے لئے شہد بے نظیر دوائی ہے۔ کھانڈ اور اس سے تیار شدہ ساری مٹھائیاں کھانا ترک کر دیں۔ اس کے بجائے آپ شہد کھانا شروع

کر دیں یا ایک چمچہ شہد کالے کر چار رتی سلاجیت میں اچھی طرح سے ملا کر تین بار دن میں کھالیا کریں۔

۱۲۔ ٹائیفائیڈ (میعادی بخار) کے علاج میں شہد نمایاں کام کرتا ہے۔ جب مریض کو خوراک دینا مطلوب ہو۔ دو چھوٹے چمچے شہد کے تھوڑے گرم دودھ میں ملا کر پلا دیا کریں۔

۱۳۔ شہد صحت کو قائم رکھنے کے لیے ایک لاجواب خوراک ہے۔ شہد ایک حل شدہ مٹھاس ہے پھول اور پھل کی قدرتی مٹھاس کا کیمیائی مجموعہ ہے۔ صبح ناشتہ کے ساتھ کھانے سے ہاضمہ طعام ہونے کے علاوہ قبض کی تمام بیماریوں کا دافع ہے۔

۱۴۔ شہد نیا خون بنانے کا محرک ہے۔ شہد جہاں خون کو صاف کرتا ہے۔ وہاں نیا خون بھی کافی مقدار میں بناتا ہے۔ اس میں تمام سرخ اجزا شامل ہیں جو خالص خون میں ہونے لازمی ہیں۔ دو بڑے چمچے شہد کے گرم دودھ میں اچھی طرح حل کر کے دو تین بار دن میں لے لیے جائیں۔

۱۵۔ شہد ہلکا قبض کشا علاج ہے۔ ایسے مریضوں کے لیے جن کو جلاب یا کسی قسم کی دست آور دوائی دینا مضر خیال کیا جائے۔ دو چمچے گرم دودھ میں دینے سے قبض دور ہو جاتی ہے۔

۱۶۔ شہد ہر قسم کے زخموں کا علاج ہے۔ زخم کو صاف کر کے اس پر شہد کا پھلایا گائیں اور پٹی باندھ دیں۔

۱۷۔ اگر کلہاڑی یا تلوار وغیرہ سے گہرا زخم ہو جائے تو اسی وقت خالص شہد کو باریک لٹل کے ٹکڑے میں تر کر کے زخم پر لگا دیں تو زخم بہت جلد بھر

جائے گا۔

۱۸۔ روزانہ شہد کو دانتوں پر مل کر تازہ پانی سے کلیاں کریں۔ دانت خوب صاف، چمکیلے ہونے کے علاوہ دانتوں کے ہر قسم کے درد، مسوڑھوں کا اور م اور خون کا بہنا بند ہو جاتا ہے۔

۱۹۔ شہد میں پیاز کا پانی اور سیاہ بکری کے جگر کا پانی ہموزن ملا کر دن میں چار بار آنکھوں میں ڈالنے سے شب کو ری (رتوندہ) اچھی ہوتی ہے۔

۲۰۔ بھینس کے دودھ میں شہد ملا کر پینے سے مقوی اثر کرتا ہے۔

۲۱۔ علی الصبح چند تولہ شہد ٹھنڈے پانی میں ملا کر پینے سے ہر قسم کی ودبائی امراض سے نجات دیتا ہے۔

۲۲۔ ذیابیطس (شکر آنا) کے مریض کو کھانڈ وغیرہ کی بجائے شہد کا استعمال کرنا کارآمد ہے۔

۲۳۔ کسی کا پیشاب بند ہو تو اسے چھ تولہ شہد کا شربت ہمراہ ۴ ماشہ سرد چینی استعمال کرنا چاہئے اور چھ ماشہ شہد، ماشہ زعفران، دو ماشہ تخم مولی گھس کر میں رکھنی چاہئے۔ اسی وقت پیشاب کھل جائے گا۔

۲۴۔ عورت کا زہ کا درد ہو تو ایک تولہ شہد کو ۶ تولہ بھینس کا گوبر، میں حل کر کے پلا دیں فوراً زندہ یا مردہ چھ جیسا ہو گا پیدا ہو جائے گا۔

دار چینی باریک کپڑ چھان کر کے رات کو گرم دودھ دو ماشہ ڈال کر اور حسب ضرورت شہد ملا کر پینے سے بلغمی مزاج والوں کو فائدہ پہنچاتی ہے یہ تجویز ہر موسم میں بہتر ہے۔

اب میں شہد کی مکھی اور شہد کے متعلق بر صغیر پاک و ہند کے مشاہیر اطباء کے پیش

قیمت نسخ، طبی حکمین اور دانشوروں کے گرانقدر طبی مقالات و مضامین کے اقتباسات مرتب کر رہا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ ان اقتباسات سے آپ خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے۔

شہد کے متعلق حکیم سید محمد احمد جلال قنوجی رقمطراز ہیں کہ شہد قدرت کا ایک مایہ ناز عطیہ، بخشش، انعام اور انمول تحفہ ہے۔ خلاق عالم نے مکھیوں میں یہ لگن پیدا کر دی ہے کہ وہ انواع و اقسام کے چھوٹے بڑے ننھے منے پھولوں، شگفتہ غنچوں اور ہر بھرے شگوفوں کا جوہر، رس بامدھ حاصل کر کے لاتی ہیں۔

شہد کے اقسام اور رنگ

رنگ کے لحاظ سے شہد تین قسم کا ہوتا ہے :-

- ۱۔ سرخی مائل یہ سب سے چھوٹی مکھی کا ہوتا ہے۔
- ۲۔ ہلکے شربتسی یا سنہری رنگ کا، یہ درمیانی مکھی کا ہوتا ہے۔
- ۳۔ بالکل سفید صاف شفاف رنگ کا۔ یہ سب سے بڑی مکھی کا ہوتا ہے۔ جو اکثر پہاڑی علاقوں میں پیدا ہوتا ہے یہی شہد موسم سرما میں جم کر حلوے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ مقامی لوگ اسے صبح کے ناشتہ میں روٹی وغیرہ کے ساتھ کھاتے ہیں

ایسا شہد صرف بعض مخصوص مقامات پر پایا جاتا ہے۔ جیسے نیپال، بہرچ، شملہ اور مسوری وغیرہ، یہی شہد دودھیا اور سفید شہد کہلاتا ہے۔

شہد بنانے والی مکھیاں

تین قسم کی مکھیاں ہوتی ہیں (۱) سب سے چھوٹی مکھی جس کو بھونگا مکھی کہتے ہیں۔ اس سے بڑی مکھی جس کو سارنگ مکھی کہتے ہیں۔ سب سے بڑی مکھی جس کو ڈومنا مکھی کہتے ہیں۔ یہ سب سے زیادہ خطرناک اور زہر دار ہوتی ہے۔ یہ قد میں سب سے بڑی اور سب سے لمبی ہوتی ہے۔ اس کا بنایا ہوا محال یا چھتہ بہت بڑا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ مشک کے برابر اور کہیں بھیڑیا یا بکری کے قد کے برابر ہو جاتا ہے۔ کام کے لحاظ سے مکھیاں تین قسم کی ہوتی ہیں :

۱۔ ملکہ مکھی جو صرف انڈے دیتی ہے۔

۲۔ خدمتگار مکھی جو صرف شہد جمع کرتی، چھتہ بناتی اور موم سے کو ٹھڑیاں بند کرتی ہے۔

۳۔ نر مکھی جس کی دم میں نیش یا ڈنک نہیں ہوتا اور بوقت پرواز اس میں بھونکنے کی آواز نہیں ہوتی۔

مکھیوں کی تعداد

نر مکھیاں ایک چھتہ کی ہر کو ٹھڑی میں سات سو سے دو ہزار تک اور شہد جمع کرنے والی مکھیاں پندرہ ہزار تک ہوتی ہیں۔ محال کی ہر ایک کو ٹھڑی میں چھ گوشے ہوتے ہیں ان میں سے کچھ بھرے اور بقیہ دیگر خانوں میں بچے ہوتے ہیں۔ امریکہ، یورپ اور ہندوستان کے بعض اضلاع میں مکھیاں پال کر شہد کی تجارت بھی کی جاتی ہے۔ مکھیوں کو باقاعدہ غذا دے کر پرورش کی جاتی ہے۔ اور جب ان کے شہد فراہم کرنے کا وقت آتا ہے فوراً شہد حاصل کر لیا جاتا ہے۔ ورنہ اسے مکھیاں کھا جاتی ہیں۔ امریکہ میں مکھیاں

پالنے والوں کے گھروں میں سیکڑوں کی تعداد میں چھٹنے یا محال ہوتے ہیں اسی طرح کشمیر میں بھی ایک ایک کسان کے یہاں بہت سے چھتے پروردہ قسم کی مکھیوں کے پائے جاتے ہیں۔

نقلی شہد اصلی۔ اور۔ اصلی شہد نقلی

پروردہ قسم کی مکھیوں کا پنجرہ، اگر بستی، آبادی اور شہری علاقے میں رکھا گیا ہے تو یقینی طور پر وہ سوٹ شاپ، شکر ملوں اور کھنڈ سازوں سے اپنی غذا حاصل کر کے پنجرے میں لائیں گی تو ایسی صورت میں یہ شہد بالکل نقلی ہے۔ اس لیے کہ یہ پھولوں کا جوہر اور پتھریوں کا رس نہیں، شکر کا توام یا شیرہ ہے۔ اس کے برعکس یہی شہد نقلی۔ قطعی اصلی بھی ہے۔ وہ اس طرح کہ اسے انسانی ہاتھوں نے فراہم نہیں کیا۔ بلکہ مکھیوں ہی نے حاصل کر کے اسے اکٹھا کیا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ یہ شہد اصلی شہد کے فوائد سے کمتر ہے۔ حالانکہ اس میں بھی ساڑھے بارہ فیصد اصل شہد کی خصوصیت موجود ہے جو مکھیوں کے چھونے، لانے اور رکھنے تک پیدا ہو جاتی ہے یہ شہد معمولی سی سردی پا کر منجمد ہو جاتا ہے۔ اگر ان مکھیوں کا پنجرہ آبادی سے باہر رکھ کر شہد حاصل کیا جائے تو لازمی طور پر یہ شہد عمدہ اور اصلی ہو گا۔ کیونکہ یہاں مکھیاں پھولوں کا جوہر ہی تلاش کر کے لائیں گی۔

شہد بطور غذا

مکھی چونکہ حیوان مطلق ہے اس لیے اس کے واسطے یہ قید نہیں کہ وہ انسانی نفع و نقصان کو مد نظر رکھ کر اپنی غذا کو انتخاب کر کے لائے۔ وہ تو صرف اپنے اور اپنے بچوں کے لیے غذا کا ذخیرہ اکٹھا کرتی ہے۔ جو اس کی ضرورت پر اس کے کام آتا ہے۔ خواہ

وہ پھولوں کا جوہر اور پھولوں کا رس ہو یا شکر کا قوام اور بکھر ہو۔

شہد کی ماہیت و اصلیت

یہ نیش دار مکھیوں کا حاصل کردہ ایک قسم کا شربت، راب، جوہر یا لعاب دار مرکب ہے جو نہایت خوش مزہ، چمکدار خوشبو، خوشذائقہ مختلف پھولوں کا مدھ ہے۔ اگر اس کو ذرا انگلی سے اٹھائیں تو باریک تار بندھ جاتا ہے۔ دیکھنے میں نہایت خوش رنگ، دیدہ زیب کچھ گاڑھا اور سنہری رنگ کا قوام ہوتا ہے۔ اس کی بہت سی خصوصیات اور فائدے ہیں جو درج ذیل ہیں :-

شہد کے فوائد

۱۔ نیایا تازہ شہد مفرح قلب، مسکن روح اور مقوی دل و دماغ ہے۔
 ۲۔ خون کو پاک و صاف کرتا ہے، معدے کو قوت دیتا ہے قبض کشا ہے۔
 ۳۔ سانس، دمہ، پرانی کھانسی اور نزلے میں نہایت مفید اور صحت بخش دوا ہے۔

۴۔ سل کے خون کو روکتا ہے پھیپھڑے اور آنتوں کے زخموں کو بھرتا ہے۔
 ۵۔ ٹک سنگ اور گلامی پھسکوی شہد میں حل کر کے آنکھوں میں لگانے سے جالا، ماڑا اور ہلکا پھولا وغیرہ کٹ جاتے ہیں۔

۶۔ پرانے شہد میں ابریشم خام جلا کر لگانے سے ہر قسم کا زخم بھرتا ہے۔

۷۔ زیادہ پرانا شہد کھانے کے کام کا نہیں رہتا اس میں سمیل پیدا ہو جاتی ہے۔ سال ڈیڑھ سال سے زیادہ پرانا شہد کھانا نہ چاہئے۔ البتہ پرانا شہد، تخم قرطم، نیمکوب، جیہ، نیمکوب، باہ، رنگ مسلم، باؤکھبہ مسلم، دانہ مٹھ مسلم

۵ تولہ، بقیہ ہر چیز بقدر ۶-۶ ماشہ لے کر سواپاؤد ریا کے پانی میں بھگو کر جوش دیں۔ جب ایک چھٹانک پانی باقی رہ جائے تو ۲ تولہ پرانا شہد ڈال کر شام کے وقت استعمال کرنا بہتہ اور رکے ہوئے حیض کو کھولتا ہے۔ مجرب ہے یہ عمل تین دن یا پانچ دن تک کرنا چاہئے

۸۔ بچوں کے دانت نکلنے کے زمانے میں قدرے نمک لاہوری اور قدرے شہد ملا کر مسوڑھوں پر ملنے سے بچوں کے دانت باسانی نکل آتے ہیں۔ غذا ہضم کرتا ہے اور بلغم خارج کرتا ہے۔

۹۔ گولوچن، ہینگ، شہد اور کافور ملا کر قضب پر لگا کر جماع کرنے سے لذت طرفین پیدا ہوتی ہے۔

۱۰۔ شہد غذا بھی ہے اور دوا بھی۔ غذاہیت کے لیے بڑے کام کی چیز ہے۔ شکر کے مقابلے میں زائد ہضم ہے۔ شہد دودھ میں ملا کر پینے سے پوری غذا کی قوت رکھتا ہے۔ بدن کی پرورش کرتا ہے اور اس میں قوت حرارت پیدا کرتا ہے ناشتہ میں اسے بسکٹ، روٹی، ڈبل روٹی، کیک اور مکھن وغیرہ کے ہمراہ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ گرمیوں میں اس کا شربت بنا کر پینا لو (گرم ہوا) کے اثر کو دور کرتا ہے۔ گرمی اور دھوپ کی سختی سے بچاتا ہے۔

۱۱۔ عرق پیاز ۲ قطرے، شہد ۴ قطرے، عرق منڈی ۳ ماشہ میں ملا کر آنکھ میں ٹپکانے سے دھند اور رتوندی کو دور کرتا ہے شہد سے بنی ہوئی دوائیں برسوں تک خراب اور ناقص نہیں ہوتیں۔

۱۲۔ سفید پیاز کے خول میں ایک بیضہ مرغ مسلم رکھ کر برتن میں پانی ڈال کر لبال لیں جب اچھی طرح سے ابل جائے پیاز کا چھلکا علیحدہ کر دیں پھر انڈے کا پوست علیحدہ کر دیں۔ پھر انڈے کی سفیدی اتار دیں اور زرد گوئی

(پستہ بینگ) میں ۲ تولہ شہد ۳ ماشہ مغز چلغوزہ مخلول ملا کر چائیں۔ یہ عمل کم از کم ۲۱ دن کریں۔ اس سے قوت باہ پیدا ہوتی ہے مجرب ہے۔

شہد کس طرح بنتا ہے

خوشبودار نیز غیر خوشبو والے پھولوں کی پتھریوں اور گھنڈیوں میں جو نمی پائی جاتی ہے۔ مکھیاں انہیں چوس چوس کر اپنے اس تھیلے میں رکھ لیتی ہیں جو اس کام کے لیے قدرت نے انہیں دے رکھا ہے اس تھیلے کی طبعی خاصیت سے حاصل شدہ مذکورہ بالا رطوبت جذب ہو کر ایک معتدل درجہ کا گاڑھا مادہ باقی رہ جاتا ہے جو سکھی کی بدنی حرارت اور کچھ شہد کے چھتے کی گرمی سے صاف ہو کر شریر بن جاتی ہے مکھی شہد کو چھتے کی نئی کوٹھڑیوں میں جمع اور محفوظ رکھتی ہے۔ کیونکہ پرانی کوٹھڑیاں یا گھانے سکر کر تنگ ہو جاتے ہیں جن میں مکھیوں کے بچے باسانی نہیں آسکتے ہیں چھتے کی کوٹھڑی جب تک منہ سے بھر نہیں جاتی اس وقت تک وہ کھلی رہتی ہے جن میں مکھیاں شہد برابر جمع کرتی رہتی ہیں اس کے بعد موم کے ذریعہ ہر کوٹھڑی کا منہ بند کر دیتی ہیں جہاں وہ اس وقت تک بند پڑا رہتا ہے جب تک کہ مکھیوں کے بچوں کی خوراک کے لیے اس کی ضرورت نہ پڑے اور یہ اسی وقت کھولا جاتا ہے جبکہ بچوں کے لیے اس کی ضرورت پڑتی ہے بعد ازاں آہستہ آہستہ حسب ضرورت بچوں کی پرورش میں اس کا مصرف ہوتا رہتا ہے۔

شہد کی مقدار یا وزن

مختلف مقامات کی آب و ہوا کے اثرات سے شہد کے چھتے کی مقدار یا وزن مختلف ہوتا ہے۔ چنانچہ یہاں کے علاقوں میں شہد کی پیداوار اوسطاً وزنی ڈھائی سیر سے پانچ سیر اور سات سیر سے ۹ سیر تک ہوتی ہے اور پہاڑی علاقوں میں پانچ سیر سے لے کر ۲۰ سیر اور ۳۰ سے تک ہوتا ہے یورپ میں ۲۰ پونڈ سے ۴۰ پونڈ تک۔ امریکہ اور

فلسطین کے جنگلوں میں شہد کی پیداوار ۲۰۰ پونڈ تک ہوتی ہے اور کہیں کہیں اس سے کم و بیش۔

شہد کے حصول کا طریقہ

چھتے سے شہد نکالنے کے مختلف ذرائع ہوتے ہیں۔ کہیں چھتے کے نیچے دھواں کر دیتے ہیں جس کی تکلیف سے مکھیاں اڑا کر علیحدہ چلی جاتی ہیں پھر چھتے میں سوراخ کر کے شہد حاصل کر لیا جاتا ہے کہیں نوکدار لمبا بھالالے کر محال کے نیچے کھبل اوڑھ کر بیٹھ جاتے ہیں اور بھالے کی نوک سے چھتے کو چھید چھید کر شہد حاصل کر لیتے ہیں ایسی صورت میں مکھیاں منتشر نہیں ہوتیں۔ اور شہد ٹپک ٹپک کر برتن میں جو اسی کام کے لئے چھتے کے نیچے پہلے سے رکھا ہوا ہوتا ہے آجاتا ہے۔ بعض جگہ چھتے کے نیچے زہریلا دھواں کر کے مکھیوں کو اڑا کر شہد حاصل کرتے ہیں جیسے گندھک، ہڑوال، سر و کی لکڑی اور نیم کے پتے وغیرہ۔ بعض مقامات میں ایسے بھی لوگ دیکھے گئے ہیں جو منتر یا عملیات کے ذریعہ مکھی کا ڈنگ باندھ دیتے ہیں۔ مکھیاں اپنی اپنی جگہ بے حس و حرکت بیٹھی رہتی ہیں ایسی صورت میں مکھیاں نیش زنی نہیں کر پاتیں۔ اور اس طرح وہ لوگ باسانی شہد حاصل کر لیتے ہیں۔ بڑی مکھی ڈومنا جب کبھی پھر جاتی ہے۔ تو بہت تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے اور چھیڑنے والے کا تعاقب میلوں اور کوسوں تک کرتی ہے یہاں تک کہ بعیر زخمی کیے نہیں چھوڑتی۔

شہد کے کیمیاوی اجزاء

شوگر، یا شکر، موم، گوند، لیس دار مادہ، ترشی، پانی، خوشبودار روغن، پھولوں کا جوہر اور کچھ معدنی اجزاء شامل ہیں۔

موم کی پیدائش

موم مکھیوں کے جسم کے اس حصہ سے نکلتا ہے جس کو پیڑھو کہتے ہیں۔ موم بنانے والی مکھیاں۔ ایک مکھی کے ساتھ دوسری مکھی اور دوسری کے آگے تیسری، اس کے آگے چوتھی اسی طرح بہت سی مکھیاں آپس میں باہم ایک دوسرے سے پیر پھنسا کر ایک لمبی قطاریا زنجیر سی بنا لیتی ہیں اور اسی طرح ۲۴ گھنٹے تک چپ چاپ پڑی رہتی ہیں۔ اس عرصہ میں ان کے جسم کے پچھلے حصہ کے ہر ایک گوشے سے ہسینو (یا موم) کے پتلے پتلے چھلکے نکلنے لگتے ہیں جن کو مکھیاں اپنی پچھلی ٹانگوں سے آگے کی طرف دھکیل کر منہ میں میں لے کر چباتی ہیں اور موم کی شکل میں ایک جگہ جمع کرتی رہتی ہیں۔ موم کے علاوہ مکھیاں ایک اور لعاب دار شے لا کر جمع کرتی ہیں جس کا رنگ سرخی یا بادامی مائل ہوتا ہے جس کو پردیوئلس کہتے ہیں۔ مکھیاں اسے کو ٹھڑیوں کے سوراخ بند کرنے میں استعمال کرتی ہیں اور یہ چیز ان کے تعمیری کام میں سینٹ کا کام دیتی ہے۔ یہ جوڑوں کو مضبوطی سے ملا کر پکڑ لیتی ہے۔ جسے معمولی قوت ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکتی۔

شہد کارنگ اور قوام

تازہ شہد شربت سے زیادہ گاڑھا بالکل ایسا ہوتا ہے جیسے جلیبی کا شیرہ یا گلاب جامن کا قوام، لیکن جوں جوں زمانہ گذرتا جاتا ہے۔ شہد کا قوام زیادہ سخت اور گاڑھا ہوتا جاتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ رنگ اور خوشبو میں بھی فرق آتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ پرانا شہد ڈھیلے اور ملائم گڑ کی طرح تقریباً منجمد اور رنگ میں سیاہ ذائقہ میں کسلا ہو جاتا ہے جس کا کھانا بدن میں زہریلا اثر پیدا کرتا ہے۔ سردی میں جم کر، آگ میں پک کر اور دھوپ

میں تپ کر اس کے تمام آبی اجزاء فنا ہو جاتے ہیں اور یہ گاڑھا، غلیظ اور کثیف ہو جاتا ہے۔ جن علاقوں میں خوشبودار پھولوں کے پودے بچھرت پائے جاتے ہیں ان علاقوں کا شہد نہایت مفید، خوش ذائقہ، خوشبودار، رنگ میں سفید اور سنہرا کسی قدر زردی مائل ہوتا ہے۔ مگر زیادہ پرانا ہو جانے کی وجہ سے صورت میں اس کے ذائقہ اور رنگ میں کافی فرق آجاتا ہے۔

مقامات پیدائش اور ان کے اثرات

جس علاقہ میں افسنتین پیدا ہوتی ہے اس جگہ کا شہد ذائقہ میں کچھ تلخ، کسلا اور بد مزہ ضرور ہوتا ہے۔ لیکن مقوی معدہ و جگر اور سہل کھولنے والا ہوتا ہے جس جگہ صعتر فارسی پیدا ہوتا ہے وہاں کا شہد بھی تقریباً ایسا ہی ہوتا ہے خاص کر بلغمی مزاج والوں کے لیے بہت ہی مفید، مرطوب اور سرد مزاج والوں کے لیے سود مند ہوتا ہے۔ جس جگہ جاشا کے پودے بچھرت پائے جاتے ہیں وہاں کا شہد بھی تقریباً ایسا ہی ہوتا ہے۔ ایک شہد اس قسم کا بھی ہوتا ہے جسے سونگھنے سے فوراً چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ اس کے کھانے سے غشی اور بے ہوشی پیدا ہو جاتی ہے سرد پسینہ آجاتا ہے عقل زائل ہونے لگتی ہے۔ ایسے شہد کا ہرگز استعمال نہ کرنا چاہئے کہ مہلک ہے۔ اور اگر سہواً کوئی استعمال کر بھی لے تو فوراً کھٹا سب، ترش انار، یا آلو بخارا اور امرود وغیرہ کھلانا چاہئے۔ سب سے بدتر اور مضروہ شہد ہے جس کا رنگ سبز یا سیاہ ہو۔ ذائقہ تلخ اور کسلا۔ ڈیڑھ سال سے زیادہ مدت کا شہد استعمال کے قابل نہیں رہتا۔ اس کے کھانے سے مختلف قسم کے عارضے پیدا ہو جانے کے امکانات پائے جاتے ہیں۔

شہد کے جداگانہ اثرات

جو شہد گلاب کے درخت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ وہ نہایت ہاضم اور مفرح قلب اور ملیں براز ہوتا ہے۔ جو شہد نیم کے درخت سے حاصل کیا جاتا ہے وہ ہاضم، سرد اور مصفی خون ہوتا ہے۔ جو شہد اروسہ کے درخت سے حاصل کیا جاتا ہے وہ پھیپھڑوں کو قوت دیتا ہے۔ سانس کی نالیوں کو کھولتا ہے اور پھیپھڑوں کو مفید ہے۔ جو شہد ہلیلہ اور املباس کے درخت سے حاصل کیا جاتا ہے وہ نہایت سرد، بول آور اور مصفی ہوتا ہے جو شہد جھاؤ (چوب گز) کے درخت سے حاصل کیا جاتا ہے وہ عظیم جگر اور ورم جگر کو دور کرتا ہے جو شہد چھوٹے جامن کے درخت سے حاصل کیا جاتا ہے وہ ذیابیطس کے لیے مفید ہے۔ بعض مقامات جہاں کچلہ پیدا ہوتا ہے وہاں کا شہد بہت خطرناک، مضر صحت اور زہریلا ہوتا ہے۔ پیشاب کو بند کرتا، پیٹ کو پھلاتا ہے۔ پر قان اور استقاء وغیرہ پیدا کر دیتا ہے۔ یہ زیادہ تر آندھرا پردیش اور اس کے علاقوں میں پایا جاتا ہے۔

خالص شہد

شہد عموماً دو طریقوں پر فروخت کیا جاتا ہے۔

۱۔ وہ جو چھتے کے اندر اپنی اصلی حالت میں بھرا ہوا ہوتا ہے جسے انگریزی ”درجن ہنی“ کہتے ہیں۔ یہ شہد نہایت عمدہ شمار کیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ مصنوعی طور پر نہ بھرا گیا ہو۔ دوسرا وہ جو چھتے کے اندر سے نچوڑ کر نکالا گیا ہو۔ گاڑھے شربت کے طور پر برتنوں کے اندر بھرا ہوا فروخت کیا جاتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں شملہ، کشمیر، مری کسولی جیسے صحت بخش پہاڑوں

کا شہد افضل و اعلیٰ شمار کیا جاتا ہے۔ ولایتی شہدوں میں اسکاٹ لینڈ اور سوئٹزر لینڈ وغیرہ کا شہد بہتر اور عمدہ شمار کیا جاتا ہے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ خالص شہد کتے نہیں چاٹتے۔

۲۔ تیل کی جگہ شہد میں بتی لگا کر جلانے سے شہد خوب جلتا ہے اور بغیر چرچاہٹ کی آواز دئے جلتا ہے۔

اگر شہد میں مکھی گر جائے سو اس کا جسم شہد سے لت پت نہیں ہوتا۔ میرے نزدیک یہ تمام دلیلیں غلط اور فرسودہ روایات ہیں۔ میرا اپنا تجربہ ہے کہ شہد کتا کھاتا ہے۔ اور بڑے شوق سے کھاتا ہے۔ اب اگر یہ قید ہو کہ کون سا کتا۔ تو میں وضاحت سے مجبور ہوں۔ میرا منشا ایسی ہندوستانی کتا۔

تیل کی جگہ اگر شہد جلتا ہے تو شکر کا قوام اور بکھر بھی اسی طرح جلتا ہے مکھی شہد میں ڈوب کر بھی شہد سے ملوث نہیں ہوتی تو گاڑھے شربت اور شرے میں ڈوب کر اڑان بھر کر نکل جاتی ہے۔ بہر حال شہد کی کوئی معقول شناخت اور پہچان نہیں۔ محض اس لیے کہ یہ شے کوئی واحد شے یا کسی ایک چیز کا عنصر اور جوہر نہیں جو کسی کسوٹی پر صحیح اتر سکے۔ یہ متفرق پھولوں، متضاد پتیوں اور منقسم گھنڈیوں، شکر کی چاشنی اور کھنڈ ساری جزو سے بنتی ہے۔ ایسی صورت میں اس کی شناخت کے لیے ہر قسم کے شہد کے لیے ایک ایک علیحدہ علیحدہ اور ایک ایک شناختی پہچان کی کسوٹی الگ الگ ہونی چاہئے جو ناممکن ہے۔ اور اگر ایسا کوئی آلہ ہے تو ان امتحانات میں شاید صحیح نہ اتر سکے۔

آلہ یہ تو بتا سکتا ہے کہ یہ شہد خالص اور یہ مصنوعی ہے لیکن یہ نہیں بتا سکتا کہ یہ شہد کسی چیز کا جوہر مفرد ہے اور جب یہ نہیں بتا سکتا تو آلہ بے کار۔ کیونکہ شہد تو بہت

کی چیزوں سے تیار ہوتا ہے جن کا ذائقہ، فائدہ، خوشبو، تاثیر سب الگ الگ ہیں۔ حالانکہ عوام کی نظر میں ہر شہد ایک چیز اور ایک شہد میں مگر حقیقت میں ایسا نہیں۔ ہر شہد کا اثر اور فائدہ الگ الگ ہے۔ اکثر شہد میں جن جن چیزوں کی ملاوٹ کی جاتی ہے۔ عقلاء و اطباء نے ان کی شناخت کے لیے کچھ چٹکے بتائے ہیں جو درج ذیل ہیں:-

مصنوعی شہد پہچان

اگر شہد میں سرد پائین ملائیں تو شہد گھل جائے گا۔ اور چاک یا کھریا وغیرہ جو ملائی گئی ہے وہ نیچے بیٹھ جائے گی۔ قدرے نمک کا تیزاب ملانے سے اگر شہد میں جوش پیدا ہو جائے تو بھی چاک کی آمیزش جانو۔ اگر آیوڈین کا لوشن ملانے سے شہد کارنگ نیلا ہو جائے۔ تو میدہ یا نشانستہ کی آمیزش جانو۔ میٹر کی ۲۸۰ درجہ کی حرارت پر اس کارنگ بھورا سیاہی مائل ہو جائے تو اس میں آلو کی شکر کھا ملاوٹ جانو۔ تھوڑے الکو حل میں شہد ملا کر کچھ دیر کے لیے رکھنے کے بعد اگر شکر کی آمیزش ہے تو شہد الگ ہو جائے گا۔ اور شکر الکو حل میں حل ہو کر علیحدہ رہ جائے گی۔ ۵ تولہ شہد میں ۵ تولہ پانی ۲ دانے تخم نرمالی ملا کر ہلکا جوش دے کر ٹھنڈا کر لیں۔ پھر ذائقہ اور بو سے معلوم کریں۔ اگر شہد کی خوشبو اور مٹھاس بدستور ہے تو شہد خالص ہے۔ اور اگر شربت میں ترشی معلوم ہو اور بو میں گڑ کی سی مہلک معلوم ہو تو شہد مصنوعی سمجھو۔

مصنوعی شہد بنانے کا طریقہ

شکر دانہ ۵ مار دریا کا پانی ۵ بوتل، قند سیاہ دس چھٹانک سب کو ملا کر آگ پر رکھیں اور اس قدر پگائیں کہ کل اجزاء مل کر ایک ذات ہو جائیں۔ اس کے بعد گل حنا تازہ (یعنی مہندی کے سبز پھول) ۴ ما، بہیدانہ شیریں ۲ تولہ، ناگیسر خشک ۲ تولہ، موم

دہلی ۱۲، شامل کر کے دوبارہ آگ پر رکھیں۔ صندل سفیدہ کی لکڑی سے چند بار مذکورہ بالا اجزا چلائیں جائے چمچے کے۔ پھر اس کے بعد آگ سے برتن نیچے اتار کر رکھ لیں۔ ٹھنڈا ہو جانے پر پہلے آہستگی سے اوپر سے موم اتار لیں جو ہلکا ہونے کی وجہ سے اوپر آ کر منجمد ہو جائے گا مثل بالائی دودھ کے۔ ازاں بعد شہد کو کپڑے سے چھان کر بوتلوں میں بھر کر رکھ لیں یہ مصنوعی شہد اصلی شہد کے مقابل بظاہر تیار ہو جائے گا جو بلحاظ رنگ روپ، خوشبو، ذائقہ سب شہد سے مشابہ ہوں گے۔ لیکن یہ فوائد کے لحاظ سے اصلی شہد سے کمتر ہوگا۔

حکیم عبداللہ نصر (فاضل الطب والجراحت) شہد کے

متعلق رقمطراز ہیں کہ

قدم ترین تاریخی شواہد سے اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ انسان اپنے بالکل ابتدائی دور میں جب کہ ابھی تہذیب و تمدن کے لوازمات سے واقف نہ ہوا تھا اور وہ جنگل میں وحشیانہ زندگی بسر کرتا تھا، روٹی پکانے اور مویشی پالنے کے سلیقے سے نابلد تھا، جنگل سے شہد حاصل کر کے اسے اپنی غذاء اشیاء میں شامل کر چکا تھا اور حیرت انگیز امر یہ ہے کہ آج صدیوں بعد سائنس اب آکر اپنے طور پر اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ شہد اپنے اندر مکمل غذائی و شفاوی صلاحیت رکھتا ہے اور یہ ایک ایسا قدرتی ٹانک ہے جسے کوئی بھی ماہر سے ماہر کیمیا دان اور عالم سائنس دان مصنوعی طور پر نہیں بنا سکتا حالانکہ شہد کے کیمیاوی اجزاء معلوم کیے جا چکے ہیں۔ بایں ہمہ انہیں معلومہ اجزاء سے اب تک کوئی ماہر وہ چیز نہیں بنا سکا جسے شہد کی لکھیاں پھولوں کے رس سے تیار کرتی ہیں۔ شہد کے کیمیاوی تجزیے سے یہ معلوم کر لیا گیا ہے کہ شہد میں البیومن شکر، ڈکسٹرین، گوند، روغن

طیار (مخازن کر اڑ جانے والا تیل) پانی اور پھولوں کے زریے ہوتے ہیں۔ ان اجزاء کے ساتھ شہد میں بعض معدنی اجزاء مثلاً کیشیم، فولاد، تانبا، گندھک، سوڈیم، پوٹاشیم، ایلومینیم اور میگنیشیم وغیرہ پائے جاتے ہیں نیز حیاتین بالخصوص حیاتین سی مناسب مقدار میں موجود ہے۔

لیکن ان اجزائے معلومہ سے خالص شہد جو شہد کی مکھیاں تیار کرتی ہیں، سارے کیمیادان تیار کرنے سے عاجز ہیں۔ ان ہی اجزاء کی کمی پیشی سے شہد کے درجوں کا تعین کیا جاتا ہے۔

شہد کے چھتے کی مزدور مکھیاں اپنے چھتے سے اڑ کر اپنے ارد گرد کے علاقے میں مختلف پھولوں کا رس چوسنے کے لیے اڑنا شروع کر دیتی ہیں اور پھولوں پر بیٹھ کر اس کا رس چوس کر چھتے کی طرف واپس لوٹتی ہیں۔ تو اس دوران میں پھول کے رس میں مکھیوں کے عمل سے پھولوں کے رس میں کیمیائی تبدیلی ہو جاتی ہے جسے مکھیاں چھتے میں لا کر رکھ دیتی ہیں پھر چھتے میں پہنچنے کے بعد یہ دو قسم کی شکر (ڈکٹروز اور لیویوز) میں منتقل ہو جاتا ہے ایک ہی قسم کے پھولوں سے مختلف ذات اور نسل کی مکھیاں الگ الگ قسم کا شہد تیار کرتی ہیں۔

شہد کی مکھیاں جو پھولوں کی خوشبو اور رنگوں کی متوالی ہو کر ان کی طرف از خود کھنچی چلی آتی ہیں، دنیا میں ایک ایسی بے مثال صنعت کی بواغ بیل ڈالی کہ جس کی اب تک نقل نہیں کی جاسکی۔ تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ تولہ شہد تیار کرنے کے لیے مکھیوں کو تقریباً پانچ ہزار پھولوں کا رس لینے کی ضرورت ہوتی ہے اور چھتے کے خانوں میں بھری ہوئی آدھ سیر شہد کی تیار میں مکھیوں کو چھتے سے پھولوں تک چالیس ہزار سے زائد پھیرے لگانے پڑتے ہیں اور ایک پھول سے ایک پھیرے میں شہد کی ایک مکھی

پھول کے رس کی مقدار چاول بھر (رتی کا آٹھوں حصہ) چوس سکتی ہے۔

شہد کی مکھیاں ارد گرد کے موسمی پھولوں کے رسوں سے شہد تیار کرتی ہیں ہمارے ہاں عام طور پر شلغم مولی گاجر وغیرہ سے مکھیاں رس حاصل کرتی ہیں اس کے علاوہ مختلف گھاس کے پھولوں مثلاً سنگترہ، مالٹا، امرود، ناشپاتی، آم، جامن وغیرہ سے اور مختلف گھاس کے پھولوں مثلاً دوب، پنی، سوانک، لونک، اور آبی نباتات مثلاً نیلو فر، کنول وغیرہ کے پھولوں سے مکھیاں رس حاصل کرتی ہیں جن پھولوں کا رس ہوتا ہے ان پھولوں کی خوشبو اور رنگ کا اثر شہد میں نمایاں ہوتا ہے مصنوعی شہد بنانا تو درکنار ماہر کیمیادانوں نے اس امر کی بارہا کوشش کی کہ کسی طرح خالص شہد میں کوئی ایسی ملاوٹ کر دی جائے جسے کوئی شناخت نہ کر سکے لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے جو بھی کوئی شخص ملاوٹی شہد مارکیٹ بھی لایا وہ پکڑا گیا۔ ماہر کیمیادان اپنے اس عجز کے معترف ہیں کہ وہ اب تک شہد میں ملاوٹ کرنے کا اطمینان محض اور ناقابل شناخت اور ناقابل گرفت طریقہ معلوم نہیں کر سکے اس میں چاہے کتنی ہی مہارت اور ہوشیاری سے پانی یا شکر کا قوام ملایا جائے خمیر اٹھ جاتا ہے جس سے پانی کی آمیزش کا پتہ چل جاتا ہے حالانکہ شہد کتنا بھی پرانا ہو جائے اس میں نہ خمیر اٹھتا ہے اور یہی سزا اندھ پیدا ہوتی ہے

دور حاضر کا واقعہ ہے کہ جب مصر میں ایک فرعون کا مقبرہ کھودا گیا تو اس میں ساڑھے تین ہزار سال پہلے کی مٹی کے مرتبان جو شہد سے بھرے ہوئے تھے برآمد ہوئے، امتداد زمانہ کی وجہ سے شہد کا رنگ تو مکر ہو چکا تھا لیکن اس کے ذائقے میں چنداں فرق نہیں آیا تھا اور کیمیادانوں نے اسے قابل استعمال بتایا ہے۔

شہد نہایت زود ہضم اور مقوی غذا ہے۔ یہ بہت جلد جسم میں جذب ہو کر دوران خون میں شامل ہو جاتا ہے اس لیے یہ جسمانی اور دماغی تکان کو رفع کرنے میں

اپنا جواب نہیں رکھتا یہ محنت مزدوری اور ریاضت سے پیدا ہونے والی کمزوری کو بہت جلد رفع کرتا ہے دائمی قبض کے مریضوں میں اس کا مسلسل استعمال رفع قبض کے لیے ایک عمدہ تدبیر ہے۔

بلغھی مزاجوں میں سردیوں کے زمانے میں شہد کا استعمال بہت نفع بخش ہوتا ہے فساد خون کی صورت میں اس کو صبح و شام مصفیٰ دو اوں مثلاً شاہترہ چرائتہ اعناب اور اقی موتی وغیرہ کے جو شاندرے میں ملا کر صبح و شام پینا خون کو صاف کرتا ہے۔ اعضائے ربیہ، جگر، دل، اور دماغ کو قوت بخشتا ہے، اور ضعف اعصاب کو رفع کرتا ہے یہ ایک بھر پور غذا بھی ہے شہد کا آنکھوں میں ڈالنا آنکھوں کے مختلف امراض کے لئے مفید ہے۔ شہد سے زخموں کی مرہم پٹی کمرنے سے زخم مندمل ہو جاتے ہیں۔

حکیم پلاستی نے آخر وقت یہ راہ ظاہر کیا تھا کہ شہد اور مچھلی کی چرملی ملا کر ایسا مرہم تیار ہو سکتا ہے جو زخموں کے لیے بمنزلہ اکسیر ہوتا ہے گذشتہ دنوں میں ریڈ کراس سوسائٹی کے ہسپتال میں شہد اور کلبجی کو ملا کر ایک مرہم تیار کیا گیا ہے جو کہ جلدی امراض پھوڑے پھنسیوں اور زخموں کے لیے بہت مفید ثابت ہوا ہے ان مرہموں کے متعلق ماہرین کی رائے یہ ہے کہ یہ سب شہد کے اندمال بخش اثر کا کرشمہ ہے۔

ماہرین امراض صدر نے شہد کے لخلخے کو سینے کے اکثر امراض میں نہایت نفع بخش پایا ہے چنانچہ ایک پیالے میں شہد بھر کر مریض کے ناک کے قریب اس طرح رکھیں کہ اس کی ناک میں شہد کو چھوٹی ہوئی ہو جائے تو اس تدبیر سے مریض کی تنفس کی تنگی رفع ہو جاتی ہے تنفس اور دے کے ہلکے مریضوں میں اس قسم کا شہد کا بھپارہ بہت ہی مفید ثابت ہوتا ہے اس لیے ایسے مریضوں کے لیے شہد ایک ایسی دوا ہے جس کا ہر گھر میں وقت میسر آنا آسان ہوتا ہے

تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ شہد کی ترکیب میں بلند تر خمریات اور ایٹر آفسر روغنیات شامل ہیں یہی وجہ ہے کہ اس سے جو بخارات اٹھتے ہیں وہ پھیپھڑوں کے لیے اس قدر مفید ہوتے ہیں خمریات کا بھی یہ خاصہ ہے کہ عطریات اور تارپین کی طرح تنفس کی حرکت کو تیز یا کم کر سکتے ہیں اور یہ تیزی یا کمی ان کے اجزائے ترکیبی پر منحصر ہوتی ہے ان کے علاوہ شہد میں اور بھی بہت سے طبی خواص اور فوائد حیرت انگیز قسم کے موجود ہیں جو فیہ شفاء للناس کے شامد عدل اور مظہر اتم ہونے پر دلالت کرتے ہیں شہد کے یہ مفید اجزاء کچھ تو غالباً خود مکھی کے درون افزا غدودوں سے اس میں آتے ہیں اور کچھ تازہ پھولوں کے رسوں میں موجود ہوتے ہیں۔

شہد کی مکھی صرف شہد ہی پیدا نہیں کرتی بلکہ ایک قسم کا ایسا زہر بھی پیدا کرتی ہے جو جمع المفاصل (گٹھیا) میں اکثر استعمال کیا جاتا ہے اور بہت مفید ثابت ہوتا ہے چنانچہ جمع المفاصل کے بعض مریضوں کو اچانک شہد کی مکھیوں نے کاٹ کھایا تو اس کے بعد ان کا مرض دور ہو گیا اسی لیے اب ایسے مریضوں کو اراداً یا بطور علاج شہد کی مکھیوں سے کٹوایا جاتا ہے تو وہ اس مرض سے شفا یاب ہو جاتے ہیں۔

بہر حال سائنس کی مزید تحقیقات اس سربستہ راز کا انکشاف کر سکے گی معلوم ہوتا ہے کہ شہد کے یہ عجیب و غریب اور حیرت انگیز خواص بعض ایسے کیمیاوی اجزاء پر منحصر ہیں جن سے سائنس دان کا حلقہ واقف نہیں ہو سکے لہذا ضروری ہے کہ اس آب حیات کا پورے غور و غوض اور تشخیص سے از سر نو کیمیاوی تجزیہ کر کے اس کا جائزہ لیا جائے

اللہ تعالیٰ کا دینائے طب پر یہ احسان عظیم ہے کہ قدرت نے حقیر مکھی کے مشروب آب حیات میں انسان کو دوائی اور غذائی کفالت کی تمام خاصیتیں ودیعت کر

رکھی ہیں اور یہ انسانی امراض میں داخلہ اور خارجہ (کھانے اور لگانے) دونوں طریقوں سے یکساں طور پر مفید ہے جس کی بشارت مخبر صادق خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے تو سہل سے پروردگار عالم نے آج سے چودہ سو سال پیشتر فیہ شفاء للناس کے دل افروز عنوان سے کر دی تھی۔

جس کی کنہ اور حقیقت کی تہ تک پہنچنے سے ابھی تک سائنس باوجود اپنی اعلیٰ ترقیوں کے قاصر چلی آرہی ہے۔

لیڈی ڈاکٹر اے غوری شہد سے متعلق اپنے مقالہ ”کچھ شہد

کے بارے میں“ میں یوں رقمطراز ہیں کہ !!

شہد تسلی بخش اور اصلی اسی وقت کہا جاسکتا ہے جب آنکھوں کے سامنے لا کر آگ پر گرم کیے چھتے میں سے نکلوا لیا جائے یا وہ شہد تسلی بخش کہا جاسکتا ہے جو کارخانہ دار لکھیاں پال کر حاصل کرتے ہیں اور بذریعہ مشین سوچ سمجھ کر صاف برتنوں میں صائی سے جمع کر لیا جاتا ہے خالص شہد میں ایک خاص قسم کی خوشبو ہوتی ہے کیونکہ شہد کا دار و مدار ان پھولوں پر ہوتا ہے جن پر مکھیاں بیٹھی ہوئی ہوں پہچاننے والے عام طور پر اس کے ذائقہ رنگ اور خوشبو سے ہی سمجھ جاتے ہیں کہ وہ کس قسم کا ہے کہا جاتا ہے کہ کتا اصلی شہد کو ہرگز نہیں کھاتا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر مکھی شہد میں سے نکل کر مر جائے سو شہد اصلی سمجھنا چاہئے اگر روئی کی بتی کو شہد لگا کر جلائیں اور وہ ٹھیک طور پر جلتی رہے سو شہد اصلی ہے ورنہ نقلی کی صورت میں چرچر کی آواز آئے گی۔

شہد کی مقدار خوراک بچوں کے لیے چار ماشہ، عورتوں

کے لیے سوا تولہ، لڑکوں کے لیے ۸ ماشہ بوقت ضرورت گرم یا

سر دپانی میں ملا کر چٹائیں۔ کیونکہ چھوٹے بچوں کو اکثر چٹا ہی دیا جاتا ہے۔ بے ہوشی، کمزوری، دل بیٹھنے کی حالت میں گرم پانی میں گھولا ہوا شہد برانڈی یا سپرٹ کا نعم البدل ہے۔ یورپ والے اب چائے میں مصری کے بدلے شہد ملاتے ہیں۔ اٹلی والے تازہ دودھ میں تازہ شہد ملا کر پیتے ہیں۔ ڈنمارک لوگ شہد اور مکھن روٹی کے ساتھ کھاتے ہیں۔ سوئٹزر لینڈ میں زمیندار لوگ مصری کی بجائے شہد ہی کا استعمال کرتے ہیں۔ نیز بمسکٹ اور کیک وغیرہ میں بھی شہد ہی ڈالتے ہیں۔ شہد کو ٹھنڈے پانی میں ملا کر پینے سے نیند خوب آتی ہے اور قبض رفع ہو جاتی ہے۔ تاہم بہتر یہ ہے شہد کو شہرگرم پانی میں دودھ میں استعمال کیا جائے۔

شہد کی خونلی

شہد کبھی سڑتا یا خراب نہیں ہوتا بلکہ جو چیز اس میں ڈالی جائے اس کو بھی گلنے یا خراب ہونے سے بچاتا ہے۔ شہد میں پھول بھی خراب نہیں ہوتا۔ شہد میں ڈالے ہوئے مرے بھی کافی عرصہ تک ٹھیک رہتے ہیں اور استعمال کرتے وقت فائدہ بھی زیادہ دیتے ہیں اس طرح شہد بدن کے اندر جا کر درد کو دور کرتا ہے۔

شہد کے خواص

پیٹ کو صاف کرتا قوت ہضم کو تیز کرتا ہے نزلہ اور زکام مٹاتا ہے۔ شہد کی چائے دمہ اور کھانسی کے مریض کے لیے نہایت مفید ہے۔ شہد سے جسمانی اور دماغی تھکن دور ہو جاتی ہے اگر اس کو سوڈا اور اٹرز چائے اور قہوہ کا نعم البدل کہیں تو بجا ہے۔ یہ

مہلک سے مہلک بیماریوں میں گلو کوز کی جگہ بلا کھٹکے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ اس سے بدرجہا زیادہ مفید ہے شیر خوار بچوں کو اگر پہلے نو مہینے شہد دیا جائے تو امراض پسینہ اور پھیپھڑوں کی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

کیلاگ سنی ٹوریم سنی گن (امریکہ) میں شہد پر تجربے کیے گئے اور یہ نتیجہ نکلا کہ جن بچوں کو روزمرہ شہد دیا گیا وہ دیگر بچوں سے بہ نسبت زیادہ توانا اور طاقتور پائے گئے ان کی قوت مدافعت بڑھ گئی اور دیگر بچوں کی طرح وہ جلد بیمار نہ ہوتے تھے اور دستوں کی حالت میں ماء العسل (شہد کا پانی) دینے سے قریب المرگ بچوں کی حالت درست ہو گئی۔ ڈاکٹر کیلاگ فرماتے ہیں کہ جو لوگ اپنے بچوں کو مچھنڈ کے ہمہ قسم امراض سے بچانا چاہتے ہوں ان کے لیے لازمی ہے کہ بچوں کو بھول کر بھی گڑ، کھانڈیا مصری کی کوئی چیز بھی نہ دیں۔ بلکہ جس وقت ضرورت پڑے شہد کو پانی میں ملا کر دیں۔ شہد کے استعمال سے دائمی قبض کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔ صبح و شام دونوں وقت کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد پانی میں ملا کر پی لیا کریں شہد میں سہاگہ بریاں ملا کر مسوڑھوں پر لگانے سے بچے دانت آسانی سے نکال لیتے ہیں نیز منہ کے چھالے اور سفید پھنسیاں دور ہو جاتی ہیں۔ گلے میں لگانے سے خراش رفع ہو جاتی ہے۔

شہد کھانے والے کو زکام نہیں ہوتا یا اگر زکام والا شہد کا شربت بنا کر پی لے تو زکام رفع ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کو سردی لگ جانے کا اندریشہ رہتا ہو جسم میں بادی اور بلغم کا غلبہ ہو۔ ان کے لیے شہد آب حیات سے کم نہیں شہد کے استعمال سے فاسد خون کی اصلاح ہوتی ہے اور جسم میں تازہ اور صالح خون پیدا ہوتا ہے۔

شراب اور تمباکو پینے والوں کے لیے شہد بڑی مفید چیز ہے۔ یعنی جس وقت شراب یا حقے کی طلب ہو اور طبیعت گھبرانے لگے تھوڑا سا شہد چاٹ لیں طبیعت کے

ناگوار اثرات فوراً دور ہو جائیں گے اور نشے کی خواہش مٹ جائے گی۔ زیادہ پیاس رفع ہو جاتی ہے۔ نہ صرف پیاس رفع ہوتی ہے بلکہ مرض ہچکی بھی رفع ہو جاتا ہے۔ اور قے وغیرہ کی شکایت بھی رفع ہو جاتی ہے۔

ہیضہ میں شہد، آب لیموں اور آپ پیاز دینے سے مریض کو کافی تسکین ہوتی ہے۔ بھری کے دودھ میں ملا کر پیا جائے تو خون کو صاف کرتا ہے بلکہ موٹے آدمی کی چربی کو پگھلاتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شہد گرم اور خشک ہے اس لئے اس کو استعمال نہ کیا جائے لیکن ان کا یہ خیال غلط ہے خالص شہد حسب ضرورت اور حسب طاقت استعمال کرنے سے ہرگز نقصان نہیں ہوتا۔ نقصان تو زیادہ کھانے بے وقت کھانے یا ناموافق چیزوں میں ملا کر کھانے سے ہوتا ہے شہد ایک معتدل، مفرح، مقوی اور ضرر غذا اور دوا ہے۔

برادر منصور علی خان شہد کے متعلق اپنے تجربات و تحقیق بیان کرتے ہیں کہ زمانہ قدیم سے شہد کا استعمال کسی نہ کسی صورت میں چلا آ رہا ہے۔ گاڑھا، خوشبودار، پیلا اور کھربائی رنگ کا یہ سیال انسان کے لئے قدرت کا سب سے بڑا اور بیش قیمت عطیہ ہے، کسی نے اسے بجا طور پر ”دیوتاؤں کی خوراک“ کہا ہے۔ یہ پھولوں سے حاصل کیا ہوا ایک ایسا امرت ہے، جو تقریباً شکر سے دو گنا میٹھا ہوتا ہے۔ ہم جو عام شکر استعمال کرتے ہیں، اس میں صرف ایک قسم کا ذائقہ ہوتا ہے، لیکن شہد میں انواع و اقسام کے ذائقے ہوتے ہیں۔

شہد کی کوالٹی اور خوشبو کا انحصار اس پودے پر ہوتا ہے جس سے وہ حاصل کیا گیا ہو۔ شہد تمام کھانے پینے کی اشیاء میں سب سے زیادہ خالص ہوتا ہے اور جب پختگی حاصل کر لیتا ہے تو اس میں شکر کا جماؤ اسے جراثیم سے متاثر نہیں ہونے دیتا اسے جس

چیز میں ملایا جاتا ہے، اس کی تمام رطوبت شہد میں جذب ہو جاتی ہے، کیونکہ اس کے اندر پوٹاشیم کی معقول مقدار موجود ہوتی ہے۔ شہد میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ جو کیڑے اور جراثیم اس پر بیٹھتے ہیں، وہ انہیں فنا کر دیتا ہے بعض سائنسی تجربوں سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ خالص شہد سے میعادی بخار کے جراثیم ۲۸ گھنٹے کے اندر اور پچپش کے جراثیم صرف ۱۰ گھنٹے کے اندر ہلاک ہو جاتے ہیں۔

شہد عام شکر کی مانند انسانی معدہ میں جا کر آسانی سے خمیر نہیں بنتا، بلکہ اس کے اندر اپنی حالت پر رہنے کی زبردست اور غیر معمولی خاصیت ہوتی ہے۔ یہ واقعہ مشہور ہے کہ ۱۹۲۳ء میں جب مصر میں ایک مقبرہ کو کھودا گیا تو آثار قدیمہ میں شہد بھی ملا، جو تقریباً ۳۳۰۰ سال پرانا ہو چکا تھا۔ وقت گزر جانے کی وجہ سے اس کا رنگ تو ضرور سیاہ پڑ گیا تھا، مگر وہ اس وقت بھی خالص شہد تھا۔

شہد ایک ایسا حرت انگیز رس ہے، جسے ہزاروں شہد کی مکھیاں لاکھوں پھولوں اور پودوں سے نکالتی ہیں۔ اور ان پودوں میں کتنے ہی دوائی پودے شامل ہوتے ہیں جن کی خصوصیات بھی شہد میں شامل ہو جاتی ہیں۔ اس امرت کا ہر ایک قطرہ مختلف معدنیات جیسے تانبا، لوہا، میگنیز، پوٹاشیم، سوڈیم، فاسفورس، سلفر، ایومینیم، کلورین، کیلشیم، میگنیشیم اور صحت کے لیے ضروری وٹامنوں اور پروٹینز سے بھرپور ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ذیابیطیس کے مریض بھی، جنہیں معمولی شکر سخت نقصان پہنچاتی ہے، خالص شہد جو برداشت کر لیتے ہیں۔

شہد کے اندر جو معدنی اجزا موجود ہوتے ہیں، وہ دوسری غذائی اشیاء میں اس قدر کمیاب اور نادر ہیں کہ اگر ہم روزمرہ کی خوراک میں شہد کی تھوڑی سے مقدار شامل کر دیں تو وہ نہایت مفید اور تغذیہ بخش ہو جائے گی۔ چونکہ شہد اس وقت پھولوں سے

اکٹھا کیا جاتا ہے، جب سورج کی کرنیں انہیں چومتی ہیں، اس لیے وہ ایک قدرتی مٹھاس ہے، جس میں جسم کو توانائی بخشنے، بھوک پیدا کرنے اور خوراک کو صحت بخش اور حرارت بخشنے بنانے کی غیر معمولی طاقت موجود ہے۔

زمانہ قدیم کا عظیم الشان معالج بابائے طب یونان کا مشہور حکیم لقراط ۷۱۰ برس تک زندہ رہا، کیونکہ وہ ہمیشہ اپنی غذا میں شہد استعمال کرتا تھا اور اس سے بہت سی بیماریوں کا بھی علاج کرتا تھا۔ شہد زکام نزلہ کو دور کرتا ہے اور پھوں میں کیشیم کو برقرار رکھتا ہے، نیز ان کی ہڈیوں اور دانتوں کو بڑھنے میں مدد دیتا ہے روس کے قدیم رزمیہ ادب میں جا بجا یہ ذکر ملتا ہے کہ کس قدر جادو گر روایتی بہادروں کی لڑائیوں میں زخمی ہو جانے پر ان کو شہد کی مدد سے اچھا کر دیا کرتے تھے۔ حال میں زخموں اور آگ سے جلے ہوئے اعضا کا بھی شہد کی مدد سے علاج کیا گیا ہے، جس سے یہ زخم اچھے ہو گئے۔ تجربہ سے یہ معلوم ہوا کہ جن زخموں اور ناسوروں پر شہد کی پٹی باندھی گئی، وہ بڑی سرعت کے ساتھ مندمل ہو گئے۔

کہا جاتا ہے کہ شہد سہل اور دق کے مریضوں کے لیے بھی مفید ہے۔ وہ انسانی خون کے خلیوں کو قابو میں رکھتا ہے اور اس تیزابیت کو دور کرتا ہے، جو معدہ کے ناسور کی خصوصیت ہوتی ہے۔ شونانی اور آیور ویدک معالجین قدیم زمانہ سے ہی شہد کو دوا اور غذا کے طور پر استعمال کرتے چلے آ رہے ہیں۔

اس کے علاوہ اگر شہد اور دودھ کا مرکب بنایا جائے تو وہ دل پسند ہونے کے ساتھ ساتھ تغذیہ بخش اور زود ہضم بھی ہوتا ہے۔

ایک چمچ بھر شہد میں ۴۵ کیلوریاں یا حرارے ہوتے ہیں۔ اس میں ۷۹.۶۵ فیصد نشاستہ ہوتا ہے، جبکہ سفید شکر میں ۹۹.۶۵ فیصد نشاستہ ہوتا ہے مگر معدنی اجزا اور

وٹامن نہیں ہوتے۔ عام شکر جسم کو موٹا کرتی ہے، کیونکہ اس کی ایک چمچ بھر مقدار میں ۶۰ کیلوریاں یا حرارے ہوتے ہیں۔ شہد بچوں اور بوڑھوں دونوں کے لیے زود ہضم ہے، کیونکہ اسے شہد کی مکھیاں پہلے ہی ہضم کر چکی ہوتی ہیں، جس کے نتیجے میں معدہ کو شہد ہضم کرنے کے لیے زائد محنت نہیں کرتی پڑتی۔

شہد کو بچوں کے لیے شکر کے طور پر بھی استعمال کر کے دیکھا گیا ہے، جس کے نتائج تسلی بخش برآمد ہوتے ہیں۔ جسم کا وزن بڑھانے اور چمبے کی نشوونما میں اس سے حیرت انگیز طریقہ پر مدد ملتی ہے جو اشخاص گنے کی شکر استعمال نہیں کر سکتے، وہ بھی شہد کو آسانی کے ساتھ برداشت اور ہضم کر لیتے ہیں، کیونکہ یہ بہت لطیف اور روہ ہضم ہوتا ہے اور ضعیف ترین معدہ بھی برداشت کر سکتا ہے۔

چونکہ شہد میں ایک قسم کا کیمیائی تیزاب موجود ہوتا ہے، اس لئے وہ جراثیم کے پیدا ہونے اور سڑنے یا خراب ہونے سے غیر معینہ عرصہ تک محفوظ رہتا ہے۔ شہد چاہے کسی بھی گرم یا خشک جگہ رکھ دیا جائے، خراب نہیں ہوگا۔

دو چمچ شہد ہر غذا کے بعد کھالیا جائے تو اس سے آدھا سیسی کے درد کو آرام ہو جاتا ہے اور ایک چمچ بھر شہد سرکہ میں ملا کر تھوڑا تھوڑا چوسا جائے تو اس سے گلے کی خراش دور ہو جاتی ہے۔ اگر روزمرہ کی خوراک میں وٹامنوں کی کمی ہے تو وہ شہد کے روزانہ استعمال سے دور ہو جائے گی۔ شہد جسم کے اندر توانائی کی مانگ کو فوراً پورا کرتا ہے پہلوان اور ایسے اشخاص جنہیں غیر معمولی جسمانی مشقت سے کام لینا پڑتا ہے۔ شہد استعمال کریں تو انہیں اس سے اپنی کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل کرنے اور تازہ دم ہونے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے گردوں کو بھی آرام ملتا ہے اور یہ ایک ایسا غیر معمولی سکین ہے، جس سے معدہ کو آسودگی اور تسکین حاصل ہوتی ہے۔

شہد سے شدید قسم کی کھانسی کو بھی آرام پہنچتا ہے اور اس سے اعصاب کا درد اور بے چینی دور ہوتی ہے۔ شہد سے نیند لانے میں بھی مدد ملتی ہے اور جو لوگ بے خوابی کا شکار ہوں، انہیں روزانہ شام کے کھانے کے ساتھ چمچہ بھر شہد کا استعمال ضرور کرنا چاہیے اگر دونوں وقت ہانے کے ساتھ دو دو چمچہ شہد استعمال کیا جائے تو اس سے ٹانگوں کے پٹھوں کی اینٹھن دور ہو جاتی ہے۔

کسی وجہ سے جلد پر جو معمولی خراشیں آجاتی ہیں، انہیں دور کرنے کے لیے شہد کو ایک عرصہ سے استعمال کیا جا رہا ہے متاثرہ مقام پر اسے لگانے سے جلد کی خراشوں کی جلن جاتی رہتی ہے اور آبلے نہیں پڑتے۔ جلے ہوئے عضو کو شہد سے جلد ہی آرام ہو جاتا ہے، سانس کی نالی میں جو خلل پیدا ہو جاتا ہے، شہد سے وہ بھی دور ہو جاتا ہے۔

کھانسی کا علاج کرنے کے لیے لیموں کا رس پینے کے پانی کے گلاس میں نچوڑ لیا جائے، پھر اس میں دو بڑے چمچے گلیسرین ملا لیا جائے، گلیسرین اور لیموں کا رس اچھی طرح ہلا کر، گلاس میں شہد بھر دیا جائے۔ اب یہ شربت بن گی۔ اس شربت کو کھانسی میں ضرورت کے مطابق مقدار میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بچے بوڑھے مرد اور عورتیں اور نوجوان سب ہی اسے یکساں طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر کھانسی کو کسی دوا سے آرام نہیں ہوتا ہو تو یہ شربت یقینی طور پر فائدہ مند ہو گا اور اس سے کتنی ہی شدید کھانسی ہو، جاتی رہے گی۔

ایک امریکی ڈاکٹر کلینٹن جاردس کا کہنا ہے کہ اگر جسم کے اندر معدنی اجزاء کم ہیں تو اسے پورا کرنے کا ایک آسان نسخہ یہ ہے کہ دو چمچے سیب کے سرکہ میں اتنا ہی شہد ملا لیا جائے یہ ترش مرکب گھٹیا سے لے کر دمہ تک اور بڑھاپے سے لے کر جلد کی

خرابی تک تمام بیماریوں کے لیے شفا بخش ثابت ہوگا۔

روسی عوام آگ سے جلے ہوئے کا علاج شہد سے تیار کیے ہوئے ایک مرہم سے کرتے ہیں جو آسانی سے تقریباً ہر ایک گھر میں بنایا جاسکتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ شہد اور مچھلی کا تیل مساوی مقدار میں لے کر اچھی طرح حل کر لیا جاتا ہے پھر اسے کسی بھی متاثرہ مقام پر لگا دیا جاتا ہے۔

آجکل روس کے طول و عرض میں اس مرہم کو فروخت کیا جاتا ہے پہلی بار اسے آزمائش کے طور پر جانوروں پر استعمال کیا گیا تھا جس سے حیرت انگیز نتائج حاصل کیے گئے تھے۔

طیب بشیر احمد ظفر صاحب

شہد کے متعلق رقمطراز ہیں کہ

شہد ایک نہایت طاقتور غذا بھی ہے۔ اور اسے کئی ایک بیماریوں بطور دوا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ تندرستوں کے لیے درازی عمر اور صحت کی بقا کا بہترین ذریعہ شہد ہے۔

بطور غذا :-

یہ غذائیت کے لیے بڑے کام کی چیز ہے۔ چینی کے مقابلہ میں جلد ہضم ہوتا ہے دودھ میں ملا کر پینے سے پوری غذا کا کام دیتا ہے۔ اس سے قوت و حرارت پیدا ہو کر بدن کی پرورش ہوتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد شہد کا ایک چمچہ چاٹ لینا کھانا ہضم ہونے میں مدد دیتا ہے ناشتہ میں روٹی کے ساتھ کھایا جاسکتا ہے گرمیوں میں شربت بنا کر لیموں کا رس شامل کر کے پینے سے بدن میں طاقت پیدا ہوتی ہے جس سے گرمی کی سختی کا

مقابلہ نہایت آسانی سے کیا جاسکتا ہے گرمیوں میں سخت محنت کے بعد تھکن دور کرنے کے لیے لاجواب اثر رکھتا ہے اس طرح جسم میں نئے سرے سے طاقت پیدا کی جاسکتی ہے۔ سردیوں میں چینی کی بجائے دودھ میں شہد ملا کر پینے سے بدن میں گرمی اور قوت پیدا ہوتی ہے خوبی کی بات یہ ہے کہ بچوں جو انوں اور بوڑھوں کے لیے یکساں مفید ہے۔ شہد زہر کا تریاق اور ہر بیماری کیلئے اکسیر ہے۔

بطور دوا :-

شہد تقویت قلب کے لیے بہت مفید دوا ہے فالج و لقوہ میں ابتدا چار روز تک شہد خالص ۲۵ گرام، پانی ۱۵۰ گرام میں جوش دے کر صبح و شام پلاتے ہیں اور اس کے سوا کوئی غذا نہیں لی جاتی اس کے استعمال سے مریض قوت بحال رہتی ہے۔ قبض دور کرنے کے لیے گائے یا بھری کا تازہ دودھ ۵۰۰ گرام لے کر اس میں ۳۳ گرام شہد خالص ملا کر روزانہ صبح کو پلائیں اس طرح قبض دور ہوتی ہے خون بھی صاف ہو کر بدن میں طاقت آتی ہے جسم فرہ ہوتا ہے۔

شہد ہر قسم کی گندگی کو دور کرتا ہے چنانچہ سہاگہ ۲۵۰ ملی گرام شہد ۱۲ گرام میں ملا کر منہ میں لگانے سے منہ کے زخم اچھے ہو جاتے ہیں اگر منہ سے بدبو آتی ہو تو وہ بھی دور ہو جاتی ہے بچہ کے دانت نکالنے میں دقت ہو اور مسوڑھے سو جے ہوئے ہوں تو سہاگہ شہد میں ملا کر مسوڑھوں پر ملنے سے سو جن دور ہو جاتی ہے۔ اور دانت جلد نکل آتے ہیں۔

شہد ۱۲۵ گرام میں ملٹھی ۲۵ گرام سہاگہ بریاں ۱۲ گرام باریک پیس کر ملائیں اور ۵-۵ گرام دن میں تین بار چٹائیں کھانسی کے لیے مفید ہے۔ گلے سڑے زخموں پر شہد لگانے سے زخم میل کچیل سے صاف ہو کر جلد اچھا ہو جاتا ہے۔

نیم کے سبز پتے ۲۵ گرام کو ۱۸۰ گرام پانی میں جوش دے کر چھان لیں اور اس پانی سے کان پھکاری سے دھوئیں کان پیپ وغیرہ سے صاف ہو جائے گا۔ شہد خالص سلائی سے آنکھوں میں لگائیں آنکھوں کو صاف کرنے اور بینائی کو بڑھانے کے لیے مفید ہے۔ آنکھ میں لالی یعنی سرخی اور پھولے کو افاقہ ہوتا ہے۔ شہد اور پیاز کا رس دو دو قطرے باہم ملا کر صبح و شام آنکھ میں ٹپکائیں یا سلائی سے لگائیں۔ یہ رتوندہ، دھند اور خارش کے لیے مفید ہے۔ کھانسی، سردی، نمونیہ، تپ محرقہ اور پچش کی بیماریوں میں مستعمل ہے اور فائدہ حاصل ہوتا ہے امراض معدہ اور آنتوں کے سرطان کے لیے بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔

شہد خون میں ہمیو گلوبن پیدا کرتا ہے۔

شہد کی مکھیوں کی نیش زنی سے مرض گٹھیا اور دردر تپ کو افاقہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ، نے اپنے کلام پاک میں بیان فرمایا ہے۔

فیه شفاء للناس۔ یعنی وہ چیز ہے جس میں عام لوگوں کے لیے شفا ہے

انسانیت کے محسن اعظم پیغمبر اسلام ﷺ نے اس قیمتی جوہر کے متعلق فرمایا کہ شہد کو لازم پکڑو کہ اس میں موت کے سوا ہر مرض کے لیے شفا موجود ہے ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے کہ اگر موت کی کوئی دوا ہوتی تو وہ یہ شہد ہوتا ایک دوسرے مقام پر فرمان نبویؐ میں مذکور ہے کہ دنیا میں جنت کی دو نہریں ہیں ایک شہد کی اور دوسری دودھ کی۔

صرف اسلام ہی میں نہیں بلکہ دنیا کے اکثر و بیشتر مذاہب میں اس کثیر

الفوائد اور صحت بخش ٹانک کا بہترین انداز میں ذکر موجود ہے بعض مذاہب میں اسے

فرشتوں کی خوراک کہا گیا ہے۔ بڑے بڑے پادری، برہمن حکماء، علماء، سائنسدانوں
فلاسفروں اور بائبل مقدس میں بتایا گیا ہے کہ جتنا لوگوں کو پانی کی جگہ شہد پلایا
جائے گا۔ سکھوں کے گرنٹھ میں شہد کو جنت کی ایک نہر قرار دیا گیا ہے انجیل مقدس
میں یسوع مسیح کی پسندیدہ خوراک شہد بتائی گئی ہے۔ ہندوؤں کی زور مرہ زندگی کی بعض
رسومات میں بھی شہد کا اچھا خاصہ دخل ہے۔ مسلمان اطباء وقت ترع علاج سے مایوس ہو
کر شہد کو آخری علاج کی صورت میں استعمال کراتے ہیں۔

دو ہزار پھولوں کے رس سے ایک چمچہ شہد تیار ہوتا ہے۔ شہد کی مکھی کو ایک
پونڈ شہد کی خاطر چھتے سے چمن تک کوئی ۷۳ ہزار چکر لگانے پڑتے ہیں۔

آیور ویدک کتاب شترت سنگھتا کی رو سے شہد کی آٹھ اقسام

ہیں جن کے نام یہ ہیں!

۱۔ پوتک ۲۔ بھرام ۳۔ کھشودر ۴۔ ماکھشک ۵۔ چھاتر ۶۔ آرگھیہ

۷۔ اودالک ۸۔ دال۔

پوتک مد ہو :-

یہ شہد پوتکا مکھی کا بنا ہوا ہوتا ہے جو مچھر کی مانند بہت چھوٹی اور نہایت
زہریلی ہوتی ہے۔ درختوں کی کوکھ میں چھتہ بناتی ہے۔

یہ شہد آٹھوں اقسام میں سے بالخصوص روکھا اور گرم ہوتا ہے کیونکہ اسے
زہریلی مکھیاں تیار کرتی ہیں۔ یہ وات رکت، پت چھیدن، جلن اور نشہ پیدا کرتا ہے۔

بھرامد ہو :-

یہ شہد بھورے سے چھوٹی اور کالے رنگ کی مکھیوں کا بنایا ہوا سفید رنگ کا ہوتا ہے۔

چپ چپا اور میٹھا ہونے کی وجہ سے بھاری ہوتا ہے۔

کھشودر مد ہو :-

یہ شہد بھورے رنگ کی چھوٹی کھشودر مکھیوں کا بنایا ہوا، بھورے رنگ کا ہوتا

ہے

بالخصوص ٹھنڈا، ہلکا اور لیکھن ہوتا ہے۔

ماکھشک مد ہو :-

یہ شہد زرد رنگ کی مکھیوں کا بنایا ہوا میل کے رنگ کا سا ہوتا ہے۔

کھشودر سے بھی زیادہ ہلکا، روکھا اور اعلیٰ ہوتا ہے یہ دمہ وغیرہ امراض میں خصوصیت سے مفید ہوتا ہے۔

چھا تر مد ہو :-

یہ شہد ہمالیہ کی ترائی کے جنگلوں میں چھتری کی شکل کا چھتہ بنانے والی بھورے رنگ کی مکھیوں کا بنایا ہوا ہوتا ہے۔

ویاک میں میٹھا، بھاری، ٹھنڈا، چپ چپا، رکت، پت، پرص، پر میہنہ اور گرمی روگ کو دور کرنے والا اور خواص میں سب سے افضل ہوتا ہے۔

آرگھیہ مد ہو :-

یہ چوڑے منہ والی بھورے کی سی پیلے رنگ کی مکھیوں کا بنایا ہوا شہد ہوتا

ہے۔

آنکھوں کے لیے نہایت مفید، کف پت کو دور کرنے والا، اعلیٰ سیلا، پاک میں جر پرا، طاقت بخش، کڑوا ہوتا ہے اور روات پیدا کرتا ہے۔

اودالک مد ہو :-

یہ شہد بمبئی کے علاقے کی چھوٹی بھورے رنگ کی مکھیوں کا بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔

کھانے کی خواہش پیدا کرتا ہے اور آواز کو اچھا بناتا ہے کوڑھ اور روش کو دور کرتا ہے۔ کیلا، گرم، کھٹا، پت پیدا کرتا ہے۔ اور پاک میں چر پرا ہوتا ہے۔

دال مد ہو :-

یہ شہد پھولوں میں سے رس کر پتوں پر جما ہوا ہوتا ہے۔ قے اور پر میہہ کو زائل کرنے والا اور روکھا ہوتا ہے۔

نیا شہد :-

یہ شہد موٹا کرتا ہے کف کے غلبے کو دور نہیں کرتا، اور دست آور ہوتا ہے۔

پرانا شہد :-

یہ شہد مید اور موٹاپے کو دور کرتا ہے۔ قابض اور نہایت لیکھن ہوتا ہے۔

کچا شہد :-

یہ شہد تینوں دوشوں کو دور کرتا ہے۔

پکا شہد :-

یہ شہد کھٹا ہوتا ہے۔ اور تینوں دوشوں کو پیدا کرتا ہے۔ شہد مختلف نسخوں میں استعمال کرنے سے مختلف قسم کے امراض دور کرتا ہے مختلف اشیاء کا جوہر ہونے کی وجہ سے یہ لوگ واہی (ایک بیماری ہے جو شہد کے زیادہ کھانے کی وجہ سے ہوتی ہے) بھی ہے یعنی جیسی دوائی کے ساتھ دیا جائے ویسا ہی فائدہ کرتا ہے۔

چونکہ یہ مختلف قسم کے دربیہ، رس، گن، ویریہ اور وپاک میں باہم متضاد پھولوں کے رس سے بنتا ہے اور زہریلی مکھیاں بناتی ہیں، اس لئے یہ استعمال میں گرم نہیں ہوتا۔

جس طرح ملائم ٹھنڈا اور مختلف اور شڈ جیوں سے پیاد ہونے کے سبب شہد گرم چیزوں کے خلاف ہوتا ہے ویسے یہ یہ انتریکش (آسمانی پانی) کے بھی مخالف ہے اگر دمن گرم میں گرم دواؤں کے ساتھ شہد کا استعمال کر لیا جائے۔ تو ہضم نہ ہونے اور قرار نہ پکڑنے کی وجہ سے اول الذکر کی مانند متضاد نہیں ہوتا۔

مد ہو آم (یہ بیماری شہد کے زیادہ کھانے کی وجہ سے ہوتی ہے) سے زیادہ کوئی مرض تکلیف دہ نہیں ہوتا اس کا یا لضع علاج مریضوں کو زہر کی مانند مار ڈالتا ہے۔

کن کن پودوں کے پھولوں کا رس

شہد میں شامل ہوتا ہے

شہد کے کثیر الفوائد اور صحت و قوت بخشی کے سلسلے میں جامع الفوائد ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ شہد کی مکھی متعدد اقسام کے پھولوں کا رس اکٹھا کرتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ہر پودے اور ہر پھول میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی کسی نہ کسی بیماری کے

علاج اور اصلاح صحت کی خصوصیت رکھتی ہے۔

شہد کی مکھیاں بالعموم مندرجہ ذیل پودوں کے پھولوں سے رس حاصل کرتی ہیں :- گلاب، گل داؤدی، انار، سورج مکھی، سیب، بادام، بہیرہ، گیندا، جامن، بہی، آلوچہ، خوبانی، رس بھری، لہسوڑہ، کچنار، امرود، کیکر، جنگلی پودینہ، کمل، ناگر موتھا، پوست، میتھی، سوہانجنہ، پل، کالی زیری، دیودار، کریلہ، پیگن، تلسی، کھٹ میٹھا، لال کدو، مٹر، بھنڈی، خربوزہ، لوکاٹ، سرسوں، مکی، سمبل، پیاز، چیر، ارہر، مکی، دھنیا، آک، میتھی، رائی، شیشم، اجوائن، گھیا، مولی، شہتوت وغیرہ۔

حکیم محمد صدیق شاہین شہد کے متعلق اپنی تحقیق و تجربات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

شہد اس کی افادیت ہر ملک اور قوم میں جانی پہچانی ہے اس کی غذائی بلکہ شفا فی اہمیت کا اندازہ بھی انسان نے قبل از تاریخ میں اس وقت لگایا تھا جب وہ اس تمدنی بودوباش سے نا آشنا تھا اور غاروں میں رہتا تھا۔ شہد چند ایسے بعید از فہم اجزا پر مشتمل ہے جن کی طاقت و افادیت تمام اشیاء پر فائق ہے شہد کی اہمیت و افادیت کو الہامی کتب میں بھی واضح کیا گیا ہے۔ غذا کے علاوہ شہد کی بے پناہ شفا فی اہمیت کی وضاحت کی ہے خوشبو اور رنگ کے لحاظ سے شہد کی اقسام چونکہ شہد کی مکھی مختلف پودوں اور پھولوں سے رس چوستی اور اکٹھا کرتی ہے مختلف خطوں، علاقوں اور موسموں کے لحاظ سے مختلف قسم کے پھول اور پودے کم و بیش پائے جاتے ہیں۔ اس لئے شہد میں ان پھولوں کی خاص خوشبو اور رنگ شامل ہو جاتا ہے۔ بنا بریں شہد رنگ اور ذائقہ کے لحاظ سے کئی اقسام پر تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ قرآن حکیم اسی اختلاف رنگ و ذائقہ اور شفا فی تاثیر کو ان الفاظ میں بیان

فرمایا ہے۔

ترجمہ: کھاؤ تم پھلوں سے اور چلو تم اللہ کی راہ پر اور نکلتا ہے ان کے پیڑوں سے ایسا مشروب جو مختلف رنگ ہوتا ہے اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔

مزاج و افعال اور مختلف رنگ ہونے کے باوجود شہد اکثر غدی اعصابی (گرم تر) ہوتا ہے۔ اور اپنی اس خصوصیت کی بنا پر طبیعت کو اعتدال بخشتا ہے اور بے اعتدالی کا شافی علاج ہے۔ خصوصاً ٹی ملی، بلڈ پریشر، ضعف قلب، جنونی کیفیات، غم و غصہ، سیاہ نقاط الدم، استقاء، پرقان، عسر البول، فالج، لقوہ اور استرخا وغیرہ خشک گرم (عضلاتی غدی) اور غدی عضلاتی (گرم خشک) زہروں میں بے حد مفید اور تریاق کا حکم رکھتا ہے جسم سے گرمی خشکی کا خاتمہ کرتا اور خون کو صاف کر کے رنگت کو جلا بخشتا اور سدے خارج کرتا ہے دور دراز مقامات و مناقہ خصوصاً دل و جگر اور دماغی غشائے صحاطی کے فضلات کو جذب کرتا ہے گردہ اور مثانہ کی پتھری کو مسلسل استعمال سے ریزہ ریزہ کر کے خارج از بدن کر دیتا ہے۔ بصارت کو قوت دیتا اور بھوک، ہضم میں معاون اور ظاہری و باطنی زخموں کا خود رو ضاد اچھا کرتا ہے۔ ریاح شکم کو خلد ج کرتا اور پیاس بجھاتا ہے۔ خواہ کسی حصہ جسم سے خون نکلتا ہو اسکے لیے مفید ہے کثرت الطمث یعنی ماہواری کی زیادتی اور سوزش رحم میں بہت مفید پایا گیا ہے۔ دمہ غدی عضلاتی، ذات الجنب (گرم خشک) اور صفر اوی و سوداوی علامات میں یقینی دوا ہے

شہد اگرچہ بذات خود ایک عمدہ غذا اور دوا ہے اور شفائی اثرات سے بھر پور خزانہ ہے لیکن اطباء و معالجین دیگر ادویہ کے ہمراہ بھی اسے ملا کر استعمال کرتے ہیں۔ اس آمیزش کا مقصد کبھی ادویہ کو سرلیج التاثیر بنانا ہوتا ہے تو کبھی خوشذائقہ یا ادویہ کو تعفن سے بچانا اور ان کی قوت کو برقرار رکھنا ہوتا ہے سلسلہ ارتقاء میں حیوانات و حیوانی

اغذیہ انسانی مزاج کے قریب ترین ہیں اور انسانی غذا کے اجزاء میں شکر کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ حتیٰ کہ ہر غذا اولاً جو نشاستہ اور پھر کشر میں تبدیل نہ ہو وہ خون بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی اور نہ جزو بدن ہی بنتی ہے شہد سے بڑھ کر کوئی حیوانی یا نباتی شکر بدن انسان کے قریب نہیں ہے اس لیے بچے، بوڑھے اور جوان جہاں دوسری بناتی شکر کو برداشت نہیں کر سکتے۔ شہدان کی طاقت کو مکمل کرتا ہے دوسرے وزن بڑھانے (موٹاپا نہیں) اور بچوں کی نشوونما کے لیے بھی اس کی نظیر نہیں، منشیات کا استعمال کرنے والے اور شرابی افراد کے لیے شہد نعمتِ عظمیٰ ہے کیونکہ نشہ سے نجات حاصل کرنے کے لیے اس کا استعمال نہ کمزوری ہونے ہونے دیتا ہے اور نہ اعضاء شکنی ہی کی شکایت پیدا ہونے دیتا ہے اسی طرح علامات میں بھی مفید ہے۔

سرلیح الاثری انرجی اور قوت کا سرچشمہ ہونے کی وجہ سے شاید ہی کوئی دوسری غذا ایسی ہو جو خون کی شکر بڑھانے میں اس کا مقابلہ کر سکے قدیم یونانی اسی کے پیش نظر اپنے کھلاڑیوں اور بہادر جوانوں کو کھیلوں کے مقابلہ سے ہفتوں قبل شہد استعمال کراتے تھے تاکہ ان کی قوت بڑھے شہد بچوں اور جوانوں کو یکساں قوت، صحت، نمو اور وزن (طاقت) بڑھانے میں حیرت انگیز اثرات دکھاتا ہے۔

شہد کے غذائی اور طبی خواص

شہد سرلیح الاثر اور بے شمار طبی افعال و خواص کا جامع ہے۔ اس کا استعمال ایک دن کے بچے سے لے کر ایک سو برس تک کے بوڑھے اور حاملہ عورتیں بھی بلا خطر استعمال کر سکتی ہیں۔ کیونکہ یہ کبھی نقصان نہیں کرتا اس کی ایک خاص وجہ یہ ہے کہ شہد کی مکھیاں شہد کو ہضم کرنے کا عمل اپنے معدہ میں کر ڈالتی ہیں اور انسانی معدہ کو یہ عمل نہیں کرنا پڑتا

شہد کی کیمیاوی بناوٹ :-

شہد جن اشیاء کا مرکب ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں پانی ۱۸ حصہ، مٹھاس ۸ حصہ، معدنیات ۵/۲ حصہ، گنے کی مہری، انگور کی مہری، پھلوں کی مہری، گوند، چونہ، میگنیشیا، ان اجزاء سے ایک حصہ شہد بنتا ہے اور ایک حصہ سے مکھیوں کا چھتہ بنتا ہے۔

اقسام شہد :-

شہد کے مختلف اقسام ہوتے ہیں۔ جن پھولوں سے شہد حاصل کیا گیا ان پر اور شہد کی مکھیوں کی اپنی خاصیت پر منحصر ہوتا ہے علاوہ پھولوں کے عام طور پر مہوہ اڑوشہ، انگور، ناشپاتی، نیب، سنگترہ، آب لیموں، نیم، مولسری، کپاس، تل وغیرہ کے پھولوں سے چوس کر کھیاں حاصل ہیں شہد کارنگ تیل جیسا، یا گائے کے گھی جیسا بھورے رنگ کا یا بلوری پتھر جیسا صاف ہوتا ہے چنانچہ پہاڑی شہد، دیسی شہد، چھوٹی مکھی کا شہد اور بڑی مکھی کا شہد کہلاتا ہے چھوٹی مکھی کا شہد سب سے افضل مانا گیا ہے۔

خواص شہد :-

شہد انسان کے لیے قدرت کا عطا کردہ ایک بیش بہا تحفہ ہے اسے دیوتاؤں کی غذا مانتے ہیں ویسے تو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کئی ایسی نعمتیں پیدا کی ہیں جنہیں دودھ کے مقابلہ میں پیش کیا جاسکتا ہے لیکن شہد ایک ایسی نعمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں انسان کے لیے شفا قرار دیا ہے پیغمبروں نے اس کی افادیت اور غذائی اہمیت و فضیلت کو تسلیم کیا ہے نیز ماضی اور حال کے مستند حکماء وید، ڈاکٹروں نے امرت تسلیم کیا ہے بائبل میں لکھا ہے کہ نیک لوگوں کو بہشت میں پائین کی جگہ دودھ ملتا ہے۔ ہندو

گر نھوں میں شہد کا درجہ دیوتاؤں کی پوجا کرنے میں ہے قدیم مصری خطوط میں اس کا ذکر ہے قدیم یونان کی کتابوں میں اس کی تعریف لکھی ہے۔

غرضیکہ شہد ایک آب حیات ہے شہد کے مختلف ذائقے ہوتے ہیں اور اس کا واحد دارو مدار ان پودوں اور پھولوں کی نوعیت پر ہوتا ہے جن کا رس شہد کی مکھیاں چوستی ہیں شہد کو لوگ واہی (جس دوا میں ملایا جائے۔ شہد کے اندر وہی خواص پیدا ہو جاتے ہیں امراض میں دواؤں کا (بدرقہ) شہد ہی ہوتا ہے شہد کے ساتھ عام طور پر بچوں کو رغبت ہوتی ہے کیونکہ اس میں مٹھاس ہوتی ہے اور یہ ضرورت شہد سے پوری ہو سکتی ہے نہ کہ چینی وغیرہ سے کیونکہ چینی شکر مصری اور ان کی بنی ہوئی مٹھائیاں وغیرہ کئی قسم کے نقصانات پیدا کرتی ہیں کیونکہ چینی وغیرہ ایسی اشیاء سے بنتی جن کو صاف کرنے کے لیے کیمیاوی ادویات اور ہڈیاں استعمال ہوتی ہیں۔ بلاشک وہ دیسی چینی اور گڑ جو کہ گنے کے رس سے تیار کی جائے نقصان دہ نہیں ہوتی لیکن اگر ان اشیاء کی جگہ شہد استعمال کیا جائے تو گرمی بھی قائم رہتی ہے اور کسی نقصان کا احتمال بھی نہیں رہتا اگر آپ شہد کی کرشمہ سازیاں دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک حاملہ عورت کو شروع حمل سے لے کر وضع حمل تک دودھ میں قدرے شہد ملا کر پلائیں اور جب بچہ پیدا ہو تو اس بچہ کو قدرے شہد ماں کے دودھ میں ملا کر دو سال تک دیتے رہیں پھر دیکھیں کہ یہ بچہ ان بچوں کے مقابلہ میں جن کی ماں کو یا جن بچوں کو شہد نہیں کھلایا گیا کس قدر تندرست، صحت مند خوبصورت اور ذہین ہوتا ہے۔

اصلی و نقلی شہد کی پہچان

آجکل بازاروں میں بناوٹی و نقلی شہد بھی ملتا ہے حالانکہ وہ شہد نہیں ہے بلکہ چینی کا شیرہ ہے اس لیے اصلی شہد کے پہچاننے کا طریقہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ شہد کارنگ گائے کے گھی کی طرح ہوتا ہے

ایک بوند آیوڈین ملائیں۔ اب شہد کو شیشی کی نالی میں تھوڑا سا ڈال کر اس میں آیوڈین کے مرکب کی ۴ بوندیں ڈالیں اور خوب ہلائیں۔ اگر رنگ نہ بدلے تو خالص ہے اگر اس میں ملاوٹ ہے تو رنگ لال یا بینگنی ہو جائے گی۔

۱۲۔ شہد اور میتھی لیڈ اسپرٹ برابر وزن میں خوب ہلائیں اگر شہد نیچے بیٹھ جائے تو خالص ہے اگر رنگ دودھ جیسا ہو جائے تو ناخالص ہے۔

نوٹ :- نسخہ جات نمبر ۱۱۔ ۱۲ کی ادویات انگریزی ہیں۔

شہد نچوڑنے کا طریقہ :-

چھتہ کو دھوپ میں کسی برتن میں تر چھار کھیں۔ تاکہ کہ شہد پگھل کر برتن میں آجائے اس میں موم نہ آنا چاہئے اشد ضرورت کے وقت چھتہ کو آگ پر گرم کیا جاسکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ گرم نیچے بغیر شہد نکالا جائے

تسلی بخش شہد :-

وہی ہو سکتا ہے جو اپنی آنکھوں کے سامنے نکلوا یا جائے یا کسی معتبر فارمیسی سے خریداجائے۔ اصل شہد کو پہچاننے والے عام طور پر شہد کے رنگ اور اس کی خوشبو سے معلوم کر لیتے ہیں کہ اصلی ہے یا نقلی کار ایگر عطار اصلی کی طرح عمدہ شہد تیار کر لیتے ہیں۔ اور عوام دھوکہ کھا جاتے ہیں لیکن جو علامات اوپر لکھی گئی ہیں ان میں سے کوئی نہ کوئی پہچان کار ایگر عطاروں کی زد سے بھی چھالیتی ہے۔

بازاری شہد کو صاف کرنا :-

شہد کو پتیلے میں ڈال کر اس پتیلے کو دوسرے پتیلے میں رکھیں اور بڑے پتیلے کو گرم پانی میں رکھیں پانی میں گرمی سے شہد پگھل جائے گا۔ اسے کپڑے سے چھان لیں۔

- ۲۔ شہد میں بھینی خوشبو ہوتی ہے اس میں کبھی بدبو پیدا نہیں ہوتی ہے
- ۳۔ روئی کی بتی بنا کر اسے شہد میں آلودہ کر کے جلائیں اگر صاف طور پر بتی جل جائے تو اصلی ہے اگر جلنے پر تڑتڑ کی آواز پیدا ہو تو ناقص ہے
- ۴۔ دیہاتی طریقہ یہ ہے کہ گھریلو مکھی کو شہد میں ڈبوویں اگر یہ مکھی شہد سے نکل کر اڑ جائے تو شہد خالص ہے اور اگر مکھی کے پر میں شہد بھر جائے جس کی وجہ سے اڑ نہ سکے تو ناقص ہے
- ۵۔ اصلی شہد کبھی نہیں جمتا، کھانڈ سے بنا ہوا شہد سردی سے جم جاتا ہے اور اس کا ذائقہ بھی کھانڈ سا ہوتا ہے
- ۶۔ اصلی شہد میں اگر میوہ یا پھل ڈالا جائے تو وہ کافی عرصہ تک خراب نہیں ہوتا
- ۷۔ تھوڑا سا شہد کٹورے میں ڈال کر آگ پر گرم کریں اگر شہد گھی کی مانند پگھل جائے اور آگ سے اتارنے پر گاڑھا ہو جائے تو خالص ہے ورنہ ناقص ہے
- ۸۔ شیشے کے برتن میں پانی میں شہد کی چند بوندیں ڈالیں اگر یہ جیسی کی جیسی ہی پانی کی تہ تک پہنچ جائے تو خالص ہے اور اگر پانی میں مل کر پھیل جائے تو ناقص ہے۔
- ۹۔ شہد آنکھ میں لگانے سے اگر زیادہ لگے تو اصلی ہے اگر کم لگے تو ناقص ہے۔
- ۱۰۔ شہد کو زمین پر گرا کر آگ لگائیں اگر جلدی جل پڑے تو اصلی ہے اور اگر دیر سے جلے تو ناقص ہے۔
- ۱۱۔ شہد پانی میں ملا کر ذرا پتلا کرو ۱۵ بوند پانی میں ۳ بوند پوٹا شیم آیوڈین اور

دوسری ترکیب یہ ہے کہ شہد کو دھوپ میں رکھیں یہ گرمی سے پکھل جائے گا
اسے کپڑے سے چھان لیں

بطور دوا شہد کی خوراک :- بچہ کے لیے ۶ ماشہ، لڑکوں کے لیے ۸ ماشہ، جوانوں کے
لیے ایک تولہ، عورتوں اور بوڑھوں کے لیے ڈیڑھ تولہ، یہ مقدار اس وقت ہوگی جب
نسخہ میں مقدار شہد نہ لکھی ہوئی ہو ورنہ جو مقدار لکھی ہوئی ہے وہ دی جائے۔
شہد کی مکھیوں کے خواص :-

ان کا تکلیف دہ نیش بھی صحت بخش تاثیر رکھتا ہے اس نیش سے جو زہر پیدا ہو
کر جسم میں داخل ہوتا ہے وہ گھٹیا کے مرض کے لیے نہایت سود مند ہے۔

حکیم عبدالرشید جیلانی ماء العسل سے معالجہ کی ترویج کے

متعلق فرماتے ہیں کہ

ایک پرانی کتاب العسل عربی رسم الخط جس کا دیباچہ شجرۃ مسیح الطب حکیم
غلام جیلانی کے جدا مجد جو جیلانی استاذی کے والد ماجد حکیم ابراہیم کے رشتے میں دادا
اور استاد طبیب حکیم امام الدین پاکپتی نے لکھا اس رسالہ شہد میں صرف شہد سے
علاج معالجہ پر چار سو سال قبل مسیح کے طبیب اور دانشور بقراط کا ذکر آیا ہے کہ یہ طبیب
اپنے شفاخانہ جس کا نام افندو کین (بچارستان) تھا جو یونان کے مشہور شہر قوین پہاڑی
کے اوپر پاکیزہ اور کشادہ ہو اوار جگہ پر ایک مندر تعمیر تھا جس میں ایک بقراط اسپتال بھی
تھا جو اس زمانے میں چار سو مریضوں کیلئے تھا متعدی اور غیر متعدی امرا کے مریضوں
کے داخلہ کا الگ الگ انتظام تھا یہ اسپتال مندر کے تھا جو پچاس کنال زمین کے رقبہ پر
مشمول تھا اس میں ایک شعبہ مفلوج مریضوں کے لیے رکھا ہوا تھا جس میں ایسے

مریضوں کو ماء العسل دیا جاتا ہے جس کی ترکیب مندرجہ ذیل تھی ایک تولہ سونا کی سلاخ آگ میں سرخ کرتے اور کھولتے ہوئے پانی میں بچھا دیتے جاتے پس اس کے درجات ہٹائے جاتے ہلکی قوت سے ہائی پونٹھی تک بچھا دیا جاتا ایک ہزار مرتبہ بچھایا ہوا پانی بھی اس شفاخانہ میں موجود تھا اور اس کے مقابلہ میں صرف بیس مرتبہ کا بچھا ہوا پانی بھی موجود رہتا اس بچھائے ہوئے ایک سیر پانی میں ایک چھٹانک شہد ملا کر رکھ لیتے اور فالج کے مریضوں کو ہمراہ دوائی پلاتے غذا میں بھی ماء العسل دیتے رہتے۔ اس خصوصی عمل سے خون کا دباؤ اعتدال پر آجاتا بقر اط سے پہلے طبیب فیثا غورث، افلاطون، منیس، غورس، اسقلیوس نے دوائی شہرت پائی بقر اط اسقلیوس کی انیس دیں پشت سے تھے اور یہ ماء العسل سے معالجہ پشت در پشت چلا آیا۔ انکشاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں ایک یہودی طبیب جو عیسائی ہو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی اس نے یہ راز افشا کیا کہ فالج لقوہ اور خدر کے مریضوں کے لیے شہد کا پانی آب حیات سے کم نہیں پھر یہ مانا لعسل حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی لا تعداد لوگوں کو بتلایا کہ خون صاف کر کے عروق شعریہ (بال سے باریک۔۔۔ کے سدوں کو کھول کر راستوں کو صاف رکھنا مانا لعسل کا شیوہ اولین ہے تب سے اطباء قدیم میں یہ رواج چلا کہ ماء العسل ایسی حالت میں دینا نیک فال ہے

جالینوس اور مانا لعسل

عصبی بیماریوں میں ماء العسل دیا کرتا تھا نیز جالینوس کا کہنا ہے کہ جو عورت حیض کے دنوں میں شہد کا پانی پیئے گی وہ رحم کی بیماریوں سے اکثر و بیشتر محفوظ رہے گی زکریا ازی کا کہنا ہے کہ جو عورت زچگی کے عالم میں ماء العسل استعمال کرے گی زچہ چھ دونوں اکثر جلدی بیماریوں سے محفوظ رہیں گے

ایک جگہ رازی کہتا ہے کہ اگر عورت شہد ہی کا استعمال زچگی تک جاری رکھے مثال کے طور پر دودھ شہد، آجکل کی چائے میں شہد، شہد کا شربت یا شہد زردہ بنا کر استعمال کرے تو وہ کائنات جسمانی سے اٹھنے والے کئی عارضوں سے محفوظ رہے گی۔

یو علی سینا کا کہنا ہے کہ ایک چھٹانک سونف ۲ سیر پانی میں جوش دیں جب آدھا سیر پانی رہ جائے تب اس سونف کے پانی میں ایک چھٹانک شہد ملا کر فاج، لقوہ، حذر کے علاوہ رعشہ کے آخری درجہ میں بھی پیاس کی حالت میں بھی اس پانی کا استعمال از بس مفید ہے۔

سیح! طب استاذی جیلانی کو ہم نے باد شام جھوٹے کوڑھ (کاذب مجہام، کی حالت میں پانی بند کر کے اس کی جگہ ماء العسل استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اور ساتھ ہی مندرجہ ذیل معجون بنا کر دی ہم نے لا تعداد مریضوں کو شفا ہوتی دیکھی راقم نے ۳۸ ویں سال مطب کے دوران باد شام کے مریضوں کو یہ معجون اور شربت شہد دیا اور خاطر خواہ فائدہ ہوا۔ بلکہ یوں کہیے مسجائی اثرات نمودار ہوئے۔

مولدوم جو شہد کا مرکب ہے۔ ملاحظہ ہو۔ بسفانج، چوب چینی، سناکی، صندل سفید، آرد جودار، آرد چاکسو ہر ایک ۵۔۵ تولہ۔

سات اجزا کا مرکب ادویات کے وزن سے چار حصہ وزن میں شہد ملا کر معجون سرد تیار کریں۔ حسب عمر، طاقت ۳ ماشہ سے ایک تولہ تک بدرقہ مناسب سے دیں اور حکیم مطلق کی حکمت بالغہ کا مظاہرہ دیکھیں۔

میرے استاد ذی سیح الطب حکیم غلام جیلانی کو ۱۹۳۵ء میں بائیں جانب فاج ہو گیا استاذی جیلانی نے چالیس یوم تک ماء العسل استعمال کیا اور ساتھ معجون چوب چینی استعمال کی چالیس یوم کے بعد مطب میں تشریف لائے اور برس برس

رو بھرت رہے۔

استاذی جیلانی کا کہنا ہے کہ جو شخص اعصابی امراض میں ماء العسل استعمال کرے گا گویا اس نے آب حیات استعمال کیا فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی کرم بخشی کے بعد یہ شہد کا کرشمہ ہے کہ میری عمر سو سال سے تجاوز کر گئی ہے نہ میرے جسم میں عصبی کمزوری ہے اور نہ مردمی۔ حتیٰ کہ پینائی اسقدر تیز تھی کہ بغیر چشمہ کے اخبار کی باریک عبارت بخوبی پڑھ لیتے۔

شریفی خاندان کے مشہور طبیب محمد احمد خان جو مسیح الملک ثانی کہلاتے تھے۔ ماء الجین اور ماء العسل دونوں طریق علاج پر ایقان کی حد تک ایمان رکھتے تھے موصوف نے دہلی کے معالجات پر ایک کتاب لکھی جس میں ماء العسل کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر طبیب ہوشیار ہو علم الابدان سے آگہی رکھتا ہو۔ تو پھر مندرجہ بالا دونوں معالجات سے مریضوں کی تواضع کرے اور اعصابی امراض میں شہد کا ہر لحاظ سے استعمال سود مند ثابت ہو۔

حکیم الدین جن کی فنی خدمات اظہر من الشمس ہیں ماء العسل کے بارے میں فرماتے ہیں کہ شہد استعمال کرنے والا شخص روحانی اور جسمانی دونوں بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

حکیم محمد اجمل حان صاحب دہلوی اکثر مریضوں کو شہد سے تیار شدہ مرکبات معجونات اطریفلات اور خمیرہ جات استعمال کراتے اور ماء العسل کے بارے میں وہی ایقان رکھتے تھے جو آئمہ فن کا خیال تھا۔ ہاں دانشور اطباء اور مرکبات کے ماہرین کا کہنا ہے جن میں حنان بن اسحاق پہلا طبیب ہے جس نے مرکبات پر روشنی ڈالی ہے کہتے ہیں کہ جو معجون، اطریفل، خمیرہ خالص شہد کی امداد سے تیار ہو گا ان مرکبات

کی عمر طویل ہوگی کیونکہ جو جڑی بوٹی شہد میں پڑ گئی اس کے خراب ہونے کا احتمال بہت کم ہے۔ لہذا شہد کا استعمال مرکبات اور انسان دونوں کی صحت کا محافظ ہے۔

ماء العسل کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ سب سے پہلے ماء العسل آب زر سے تیار کیا کرتے تھے۔ پھر ایک وقت آیا کہ اطباء نے اس عمل خصوصی کو سیکھا کہ کریا کیا۔ جیسا کہ پہلے لوگ نمک کا سیکھا کیا کرتے تھے پھر لوہے کا بھادیا کرتے تھے آہستہ آہستہ سیکھا کا کھیل ختم ہوا۔ اب تو نئی پود ماء العسل کا نام سے بھی بیگانہ ہو گئی ہے۔ اب تو صرف پانی میں شہد ملا کر بعض اطباء دیتے ہیں۔ جن کو عملی شعور ہے وہ آج بھی ماء العسل کو اسی طرح سونے کی سیکھا سے ماء العسل تیار کرتے ہیں یہ پارینہ عمل حرارت غریبی کا تحفظ کرتا ہے اور کائنات جسمانی میں روح حیوانی کی حفاظت کرنے میں پیش پیش ہے۔

مشاہیر اسلام و ائمہ طب کی آراء

حضرت امام جعفرؑ نے فرمایا شہد میں نہ صرف شہد کے راز مضمحل ہیں بلکہ جو شخص اسے حکم خدا اور رسول اللہ ﷺ تصور کر کے استعمال کرے گا وہ روحانی اور جسمانی دونوں بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ ملاحظہ ہو۔

حضرت امام قرظائی کیمیائے سعادت ہیں رقمطراز ہیں کہ جو عورت مرض اٹھرا کے شکار ہو اس کی آٹھ اقسام بیان فرمائیں۔

بچے پیلے نیلے پیدا ہو کر مر جائیں۔

بچے سوکھ کر مر جائیں۔

بچے سات آٹھ ماہ کے ہو کر مر جائیں۔

بچے گلے سڑے ہوئے پیدا ہوں۔

بچے آٹھ اور اٹھارہ سال کے درمیان مر جائیں۔

بچے دوران حمل ضائع ہو جائیں۔

بچے کو ام الصبیان کا عارضہ ہو جائے۔

بچے کو اچانک نمونیا ہو اور مر جائے۔

ایسی حالت میں صاحب اٹھرا کو چاہیے کہ وہ ایک گائے یا بکری کا دودھ جس کی ترکیب حسب ذیل ہے کسی برتن میں کھانے والا ایک چمچ شہد ڈال کر اوپر گائے یا بکری کے دودھ کی دھاریں ڈالے اور اسی وقت پی لے پس یہ عمل جاری رکھے حتیٰ کہ حمل ہو جائے، پھر بچہ پیدا ہو جائے، پھر بچہ کے دودھ پیتے رہنے تک یہ سلسلہ جاری و ساری رکھے۔

امام غزالیؒ :-

کیمیائے سعادت میں رقمطراز ہیں کہ جو عورت مرض اٹھرازا کا شکار ہو، وہ اول بکری دوم گائے کا دودھ حسب استطاعت شہد ملا کر تازہ دم استعمال کرے یہ معمول بنالے خاص کر حمل کے ایام میں تو بچہ مرض اٹھرا سے سو فیصد محفوظ بلکہ نہایت ہوشیار زیرک اور خوبصورت ہوگا۔

تازہ دم سے مراد صبح نہار منہ نیز ایسا دودھ جس کو بکری یا گائے کے نیپل سے لیا جائے۔
یو علی سینا کا قول ہے کہ مریض مدقوق اور مسلول اگر 1/2 پاؤ سے ایک پاؤ شیر خر تازہ میں شہد ملا کر چالیس روز استعمال کر لیں تو گلے سڑے پھیپھڑے حیات نو کا پیغام لے کر مسیحائی میرے والد ماجد حکیم میاں خدا بخش کے دست امر تر کے معروف طبیب حکیم سکھ دیال گدھی کے دودھ کا عرق کشید کر کے صبح شام رات ۵ تولہ شہد ملا کر ہمراہ سرطان سوختہ دیا کرتے تھے جس سے بگڑے ہوئے دق کے مریض بھی رو بھت ہوتے دیکھے گئے۔

میرے استاذی جیلانی مرحوم کو شہد اسقدر مرغوب تھا کہ ہم وقت چھوٹے
کبھی کاشہد کھر میں موجود رہتا، غذا کے درمیان ایک کپ میں شہد کو
کرنا زندگی کا معمول تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے یہ شہد ہر سہ ماہی ہے کہ میری عمر سو
سال سے تجاوز کر چکی ہے مگر بغیر شہد کے اخبار پڑھ لیتا ہوں۔ حافظ اسقدر قوی تھا کہ
ہر پڑھا ہوا یاد رہتا۔

شہد کے متعلق نسخہ جات قرابادین نجم الغنی

آنکھ کا ناسور :- شہد کو آگ پر رکھیں جب گاڑھا ہو جائے تو سمندر جھاگ اور تھوڑا
سامازو کا سفوف اس میں ملا کر ناسور میں رکھیں۔

کان کا بہنا :- تخم مرور انزروت برابر وزن لے کر دو گنے شہد میں ملا لیں بتی بنا کر
اس میں لت پت کر کے کان میں رکھیں۔

۲۔ لاہوری نمک اماشہ، مرکی اماشہ، شہد تولہ میں ملا لیں بتی بنا کر کان میں رکھیں۔

کان کی پھنسی :- پتہ کا حصہ شہد ایک حصہ میں ملا لیں بتی بنا کر اس میں لت
پت کر کے صبح و شام کان میں رکھیں۔

۲۔ روغن نیم اتولہ، شہد ۲ تولہ ملا لیں بتی اس میں تر کر کے کان میں رکھیں۔

سکتہ :- ہینگ ۲ تلی، شہد اتولہ، عرق سونف ۲ تولہ ملا کر حلق میں لگائیں۔

ورم حلق۔ کو ابرہ ہنا :- نوشادر اتولہ لے کر شہد ۲ تولہ ملا کر گلے میں لگائیں۔

درد دل بوجہ سردی :- پوکر مول، اماشہ نیم کو شہد ساڑھے تین تولہ میں ملا
کر چٹائیں۔

استسقاء :- شہد $\frac{1}{2}$ تولہ پانی، میں ملا کر روزانہ نہار منہ پیا کریں۔

یرقان صفراوی :- زراوند حرج کا $\frac{1}{2}$ ماشہ سفوف شہد $\frac{1}{2}$ تولہ میں ملا کر

چٹائیں۔

دمہ اور کھانسی :- پھول ٹیسو، مغز پنبہ دانہ برابر وزن لے کر شہد دونوں کے وزن کے برابر ملا کر ایک رتی رات کو سوتے وقت کھائیں۔

۲۔ زراوند حرج کا سفوف ۳ ماشہ، شہد اتولہ میں ملا کر صبح و شام چائیں۔

نفخ شکم، سختی شکم، نفخ یواسیر :- کلونجی کا سفوف ۳ ماشہ، شہد اتولہ میں ملا کر پلائیں۔

۲۔ مصطکی رومی کا سفوف ۳ ماشہ، شہد اتولہ میں ملا کر کھائیں۔

دیدان :- جڑ زگس ۶ ماشہ، شہد $\frac{1}{2}$ اتولہ میں چٹائیں۔

تلی بڑھنا :- تخم بانجھ ککوڑہ ۶ ماشہ، سیاہ مرچ ۵ عدد، شہد اتولہ ملا کر چند

گھونٹ تازہ پانی سے کھائیں۔

۲۔ بغیر بھاجونہ کا سفوف بقدر ضرورت شہد میں ملا کر لپ کر لیں۔

تپ :- سفوف غاریقون $\frac{1}{2}$ ماشہ شہد اتولہ میں ملا کر کھائیں۔

فریبھی بدن کے لئے :- چنے کالے $\frac{1}{2}$ تولہ کورات کو پانی ۳ چھٹانک میں بھگو

دیں۔ صبح کو خوب چبا چبا کر کھائیں اور پر سے چنوں کے پانی میں شہد ملا کر پیئیں۔

قبض :- بیٹ کبوتر شہد میں ملا کر ناف پر ضاد کریں جب دست بند کرنے ہوں تو

ضاد دھو دیں۔

شہد کے متعلق

مددگار حمل

برادہ دندان فح ۲ تولہ، مانند سرمہ پس کر شہد ۵ تولہ میں ملا کر سات حصہ کر لیں بعد فراغت حیض نہار منہ عورت ایک ماشہ کھایا کرے اور ساتھ ہی برادہ دندان فی ۳ ماشہ کو شہد میں ملا کر حمل کریں یعنی بتی ہنا کر رحم میں رکھیں۔

مخار، پتھری، سگ دیوانہ کا کاٹنا

کلو نجی کو سرکہ میں تر کر کے خشک کر کے نیم برہاں کر کے شہد برابرو وزن میں ملا لیں۔ ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک دن میں تین مرتبہ چائیں۔

شہد کے متعلق

ہکلا پن، تھلا کر یولنا

شہد میں سفوف لاہوری نمک ملا کر زبان پر ملیں اور کھانے کے لئے مرہہ دوج دیں۔

آواز بند ہونا جو رطوبت و برودت

شہد کو نیم گرم پانی میں حل کر کے قدرے ہینگ ملا کر پی لیں۔

۲۔ مرچ سیاہ، رائی، ہینگ برابرو وزن پس کر شہد ملا کر چائیں۔

دورہ کے وقت سہاگہ بریاں ایک تولہ شہد میں ملا کر دن میں کئی بار چاٹیں۔

کرم گوش

تیل تارپین اتولہ، دودھ گائے اتولہ، شہد اتولہ ملا لیں فتیلہ بنا کر اس میں تر کر کے کان میں رکھیں۔

پتی اچھلنا

گل ار منی ۶ ماشہ، شہد اتولہ میں ملا کر صبح و شام چاٹیں۔

ناسور چشم

کف دریا (سمندر جھاگ) کا سفوف اتولہ، شہد ۲ تولہ میں ملا لیں۔ فتیلہ اس میں تر کر کے ناسور میں رکھیں۔

کان کی ریم

زعفران اماشہ، شہد ۲ ماشہ، دودھ بکری ۲ تولہ باہم ملا کر آگ پر رکھیں جب دودھ جذب ہو جائے تو اتار لیں۔ ۵ قطرے کان میں ڈالیں۔

زخم کان

رسونت ۲ ماشہ، شہد ایک تولہ ملا کر قدرے بکری یا عورت کا دودھ ملا کر کان میں ڈالیں۔

دیوانہ کتے کا کاٹنا :-

بادام کی گری ۴ ماشہ، شہد ایک تولہ میں ملا کر دن میں ۳ بار چٹائیں۔

۲۔ لال مرچ اتولہ، کائی تالاب کی اتولہ شہد ۲ تولہ میں ملا لیں اسے کپڑے

پر لگا کر ڈنگ کی جگہ پر لگائیں

۳۔ پیاز کچل کر شہد میں ملا کر ڈنگ پر لگائیں۔

آدمی کا کاٹنا :-

گو بھی کے پتے کچل کر شہد میں ملا کر لگائیں۔

اجوائن خراسانی کا زہر :-

مغز چلغوزہ ایک تولہ کو شہد ۳ تولہ میں ملا کر چٹائیں۔

۲۔ بحری کا دودھ اور شہد ملا کر مٹیں۔

عقر قرھا کا نقصان :-

گوند کیکر کو گھی اور شہد میں ملا کر چائیں۔

نقصان کشتہ روپیہ خام :-

مصری اور شہد ملا کر کھائیں

نقصان کشتہ مینسل خام :-

دودھ گائے شہد میں ملا کر کھائیں

چولائی کا زہر :-

دہی اور شہد ملا کر کھائیں

آگ سے جلنا :-

شہد لگائیں

مار گزیدہ :-

سفوف پچ درخت انکوں اتولہ کو شہد ۲ تولہ میں ملا کر صبح و شام ۲۱ روز متواتر

کھائیں۔

۲۔ کشتہ سنگھ ۳ رتی، راکھ پر طاؤس اماشہ، شہد اتولہ ملا کر چائیں۔

۳۔ رس لسن ۳ تولہ، شہد ۲ تولہ ملا کر پیجئے۔

پچھو کا زہر :-

سفوف لاہوری نمک اور شہد ملا کر کھائیں۔

۲۔ رس لسن ۳ تولہ، شہد ۳ تولہ ملا کر کھائیں۔

گنج سمر :-

۱۔ پیاز کو کچل کر شہد ملا کر خوف گھوٹ کر جہاں بال اگانے ہوں اس جگہ کو

گھر ذرے کپڑے سے رگڑ کر لپ لگائیں۔

۲۔ مینگنی چوہا جلا کر اس کی راکھ میں شہد ملا کر ضماد کریں۔

۳۔ کالی مرچ کا سفوف، زہرہ خوک اور شہد برابر وزن ملا کر ضماد کریں

۴۔ گھریلو مکھیاں جلا کر اس کی راکھ شہدی میں ملا کر ضماد کریں۔

قرحہ گوش، درد کان، بہرہ پن :-

رسونت ۷ ماشہ، دودھ عورت ۹ ماشہ، شہد ۳ ماشہ ملا لیں۔ چند بوند کان میں

ڈالیں۔ بگری کا دودھ بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

زخم کان پیپ کان :-

انزروت کاسفوف شہد میں ملا کر فتیلہ اس میں تر کر کے کان میں رکھیں۔

کان بہنا :-

۱۔ رسونت، گندھک آملہ ساربر اور وزن کاسفوف ملا کر شہد ملا دیں۔ فتیلہ اس میں تر کر کے کان میں رکھ دیں۔

۲۔ تیل نیم شہد میں ملا دیں بتی اس میں تر کر کے کان میں رکھیں۔

۳۔ تیل نیم شہد ۲ ماشہ، دودھ بگری ۲ تولہ باہم ملا کر نرم آنچ پر چھڑکھیں جب دودھ جذب ہو جائے تو اتار لیں۔ ۳ قطرہ کان میں ڈالیں۔

ماخوره :-

گندھک کو پانی میں پیس کر شہد ملا کر کھلائیں۔

دانتوں کا میلا ہونا :-

کیس کو باریک کر کے شہد میں ملا کر صبح و شام ملیں۔ دانت چمکیلے ہو جائیں

گے۔

دانتوں کا کہنہ ہونا :-

لاہوری نمک کاسفوف اور شہد ملا کر ملیں۔

مسوڑھوں کا ڈھیلا ہونا :-

سرکہ اور شہد ملا کر صبح و شام ملیں۔

مسوڑھوں سے خون آنا :-

۱۔ برگ اڑوسہ کارس شہد ملا کر ملیں۔

۲۔ برگ پیابانسہ کارس شہد میں ملا کر ملیں۔

۳۔ زرد کوڑی سوختہ (سفید ہو جائے) اماشہ، دودھ گائے اپاؤ اور شہد اتولہ ملا کر صبح و شام پیئیں۔

۲۔ بیج بول پیس کر شہد میں ملا کر کھائیں۔

گندم کے دانے جلا کر باریک پیس کر شہد میں ملا کر کھائیں

چوٹ لگنا، خون جم جانا :-

لاہوری نمک شہد ملا کر لگائیں۔

ناخونہ :-

بحری کے پتہ میں شہد حل کر لیں۔ یہ سلانی سے آنکھ میں لگائیں۔

۲۔ آدمی کے کان کا میل آدھا حصہ، شہد احصہ میں ملا لیں۔ سلانی کے ذریعہ

آنکھوں میں لگائیں یہ ناخونہ کو کاٹتا ہے اور بڑھنے سے روکتا ہے

۳۔ چوہے کی مینگنی کا سفوف اور شہد ملا لیں۔ اور آنکھوں میں لگائیں۔

ناسور چشم :-

ریچھ کے سر کے بال جلا کر سفید راکھ لیں دو چند شہد ملا لیں یہ سلانی سے

لگائیں۔

۲۔ شہد کو گرم کر کے پگھلا لیں اس میں آدھا حصہ سفوف کف دریا ملا لیں۔

پھر بتی تر کر کے ناسور میں رکھیں یہ ناخونہ کے لیے بھی مفید ہے
آنکھ :-

آدمی کے سر کی ہڈی ۶ ماشہ، شہد اتولہ میں حل کر کے لگائیں

پلکوں کا گرنا :-

۱۔ چھچھوند ر کی بیٹ نصف حصہ جلا لیں نصف حصہ خام رہے ان کو باریک
پیس کر دو چند شہد میں ملا کر لگائیں۔

۲۔ جڑ چرچہ کارس دو چند شہد میں ملا کر لگائیں۔

۳۔ ہلدی کا سفوف دو چند شہد میں حل کر کے لگائیں۔

۴۔ ڈیڑھ سیر ہول کے پتوں کو تین سیر پانی میں پکائیں۔ جب تین پانی رہ

جائے تو چھان کر دوبارہ پکائیں۔ جب یہ شہد کی مانند گاڑھا ہو جائے۔ تو اتار کر برابر وزن
شہد ملائیں یہ سلانی سے لگائیں۔ دھند جالا اور خارش کو مفید ہے۔

لکڑے :-

رس سفید پیاز ا حصہ، شہد ا حصہ، برابر وزن اور یورک ایسڈ ۱/۴ حصہ ملا لیں۔

یہ سلانی سے لگائیں۔

سبل :-

آدمی کے کان کا میل شہد میں ملا کر لگائیں۔

آنکھ کی روشنی بڑھانا :-

بجرے کے پتے کے عرق میں شہد ملا کر لگائیں۔ ۲۔ صرف شہد آنکھوں میں

سلائی سے لگائیں۔

شب کوری (رتوندھی) :-

رس پیاز، سیاہ بجرى کے جگر کا پانی، شہد برابر وزن ملا لیں۔ یہ سلائی سے

لگائیں۔ ۲۔ عرق سونف اور شہد ملا کر لگائیں۔

آنکھ دکھنا :-

پیاز کا پانی اور شہد برابر وزن ملا کر لگائیں۔ ۲۔ پیاز کا پانی احصہ، شہد احصہ،

عرق گلاب ۲ احصہ ملا لیں۔ روزانہ تازہ بنا کر آنکھوں میں ۳ قطر ڈالیں۔

سبل :-

بیٹ لباہیل اور شہد ملا کر لگائیں۔

بیاض :-

پینال کبوتر اور شہد ملا کر لگائیں۔

پھولا، ککرے و جملہ امراض چشم :-

زلی کے بیج عرق گلاب میں پیس کر نمک لاہوری، کافور اور شہد ملا کر

لگائیں۔

آنکھ کی سوزش، کمزوری بصر خون منجمد ہونا، آنسو آنا، سلاق، سفیدی خارش،

کندر کا باریک سفوف کر کے شہد میں حل کر کے لگائیں۔

ابتدائے موتیابند :-

زلی کے پھل شہد میں گھس کر لگائیں

خناق :-

خناق بلغمی اور سوداوی برگ نیم اتولہ، مکواتولہ، شہد اتورپانی میں جوش دے کر غرارہ کریں۔

آواز بیٹھ جانے پر سردی :-

شہد اتولہ دن میں چار بار چٹائیں۔

گلا سوجنا :-

(Tonsils) پھکڑی کو شہد میں حل کر کے روئی سے گلے میں لگائیں۔

۲۔ نمک لاہوری کا سفوف شہد میں ملا کر لگائیں۔

منہ کے چھالے :-

رسونت کو شہد میں ملا کر لگائیں۔

۲۔ سفوف سہاگہ ۳ ماشہ، شہد ۱/۲ چھٹانک ملا لیں دن میں ۴ بار روئی سے

لگائیں۔

لکنت :-

نمک طعام کا سفوف شہد میں ملا کر زبان پر ملیں۔

۲۔ دودراج (جن دانوں کی نالا بنتی ہے) رگڑ کر شہد ملا کر زبان پر ملیں۔

بدبو منہ :-

جڑپان، ناگر مو تھا برابر وزن میں پیس کر شہد میں ملا لیں ایک رتی دن میں چار

پانچ بار کھائیں۔

۲۔ شہد ۱ تولہ کو پانی ۱ پاؤ میں ملا کر غرغره کریں۔

۳۔ سفوف با لچھڑا ماشہ، شہد ۶ ماشہ میں ملا کر ۶ بار دن میں زبان پر ملیں۔

برائے ورم طحال :-

کاغذ کا ٹکڑا تلی کے برابر کاٹ کر اس پر شہد ملو اور اس پر سفوف رائی چھڑک کر کاغذ کو تلی پر لگا دو۔ تیسرے دن اسے جو شانہ باہونہ سے دھو ڈالیں۔ یہ عمل بار بار کریں۔

۲۔ پر سیاوشاں ۱ تولہ، زوفا خشک ۱ تولہ، تخم سنبلہ لو بار یک کر کے شہد ۳ ماشہ میں ملا لیں۔ ۷ ماشہ روزانہ صبح و شام کھائیں۔

۳۔ پودنیہ، سرکہ اور شہد ملا کر کھائیں۔

۴۔ پختہ آم کارس اور شہد ملا کر کھلائیں۔

۵۔ لوٹہ بھی ۳ ماشہ، شہد ۲۵ تولہ ملا لیں۔ ۲ تولہ روزانہ کھائیں۔

۶۔ قدرے ان بچھا چونا اور شہد ملا کر لگائیں اور اوپر ارٹھی کا پتہ باندھیں۔

۷۔ کنکی کو بھون کر سفوف کر لیں ایک سے چھ رتی تک کھا کر گرم پانی میں

شہد ملا کر ساتھ کھلائیں۔

ہچکی :-

۱۔ پھلی ببول خام خشک کا سفوف ۶ ماشہ، شہد ۶ ماشہ ملا کر چائیں۔

۲۔ درخت برگد کے ۳ سال پرانے پتے جلا لیں ۶ ماشہ، شہد ۶ ماشہ ملا کر

چائیں۔

۳۔ کیکر کے کانٹے خشک یا تر ۲ تولہ کو پانی ۱/۲ سیر میں جوش دیں جب پانی

ایک پاؤرہ جائے تو چھان کر شہد ایک تولہ ملا کر پلائیں۔

- ۴۔ رس برگ انار ۲ تولہ، شہد ۲ تولہ ملا کر چائیں
- ۵۔ رس آملہ ۶ ماشہ، منگھاں ۳ ماشہ، شہد ۶ تولہ ملا کر چائیں۔
- ۶۔ مکھن ۶ تولہ، شہد ۶ تولہ ملا کر چائیں۔
- ۷۔ گاجر کو پانی میں جوش دے کر چھان کر شہد ملا کر پیئیں۔
- ۸۔ چنے کو جلا لیں اور اس کی راکھ ۳ ماشہ، شہد ۱ تولہ میں ملا کر چائیں۔

دومہ :-

- ۱۔ کھارچہ چنے ۱ تولہ، سفوف کالی مرچ ۱ تولہ، شہد ۸ تولہ ملا لیں دن میں تھوڑا تھوڑا چائیں۔
- ۲۔ لوبان کوڑیہ کا سفوف ایک ہٹادو ماشہ، شہد ۲ تولہ ملا کر چائیں۔
- ۳۔ کھاربانہ ۲ رتی، شہد ۱ تولہ میں ملا کر چائیں۔
- ۴۔ مولیٰ ۱۰۰ تولہ، شہد ۱۰۰ تولہ ان کو قلعی دار برتن میں اس کا منہ بند کر کے پکائیں جب مولیٰ گل جائے تو اتار کر پیں لیں ایک سے ۲ تولہ صبح و شام کھائیں۔
- ۵۔ سہاگہ بریاں ۱ تولہ، شہد ۴ تولہ ملا کر ۴ سے ۶ ماشہ تک دن میں چار بار چائیں۔

۶۔ بارہ سنگھا جلا کر سفید راکھ کر لیں۔ ۱ ماشہ شہد ۱ تولہ میں ملا کر کھائیں۔

دومہ صفر اوکی :-

- شیر خشک ۶ ماشہ (یہ بھی شہد کی ایک قسم ہے) کو شہد ۱ تولہ میں ملا کر چائیں۔
- ۲۔ برگ بانسہ نہایت باریک شدہ ۲ تولہ، پانی گرم ۱/۲ سیر میں ملا کر چھان لیں اس میں شہد ۴ تولہ ملا کر صبح و شام پیئیں۔

نسخہ جات شہد

برودت و رطوبت کا غلبہ :-

گرم پانی اچھٹانک میں اتولہ شہد ملا کر صبح اور شام پیئیں۔

سینے میں بلغم کی زیادتی

شہد میں تھوڑا سا سفوف ایارج فیرا کا چھڑک کر انگلی سے زبان کی جڑ پر ملیں

بلغم خارج کرنا

تخم السی اماشہ، زیرہ سیاہ اماشہ، شہد ۲ تولہ ملا کر ہمراہ شربت شہد پلائیں۔

وے آکر بلغم خارج ہوگا۔

جبیں بلغم

ایک عدد مولی کے جو شاندرہ میں شہد ملا کر پلائیں اس سے وے آکر بلغم نکل

جائے گا یہ دمہ کو بھی مفید ہے۔

بلغم کو اعتدال پر لانا

سوف ۲ تولہ کے جو شاندرہ میں شہد ملا کر پلائیں۔

۲۔ کالی مرچ ۲۱ عدد کا سفوف، شہد ۳ ماشہ ملا کر صبح و شام پیئیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔

زکام، سردی، پھیپھڑوں اور چھاتی میں درد

گرم پانی میں تلسی کے پتے اتولہ ابان کر چھان لیں اسی میں شہد اتولہ ملا کر

صبح و شام پیئیں۔

زکام موسم سرما کا

دار چینی کا سفوف ۲ ماشہ رات کو گرم دودھ ایک پاؤ اور شہد ۲ تولہ ملا کر پیئیں۔

کھانسی

۱۔ رس برگ تلخی ۳ ماشہ، شہد ماشہ ملا کر چٹائیں یہ ایک خوراک ہے دن میں ۳ بار چٹائیں۔

۲۔ لعاب السی ماشہ، شہد ۳ ماشہ، ملا کر چٹائیں یہ ایک خوراک ہے دن میں ۳ بار چٹائیں۔

۳۔ برگ اڑوسہ کارس اتولہ، سونٹھ کا سفوف ماشہ، شہد ۳ ماشہ ملا کر دن میں تین بار چٹائیں یہ ایک خوراک ہے یہ دمہ اور دق کو بھی مفید ہے۔

۴۔ بہارنگی کا سفوف ماشہ، کالی مرچ کا سفوف ۷ عدد، شہد اتولہ ملا کر دن میں ۳ بار چٹائیں یہ ایک خوراک ہے۔

۵۔ ادراک کارس اتولہ، شہد اتولہ ملا کر دن میں تین بار چٹائیں یہ ایک خوراک ہے یہ بلغمی دمہ کو بھی مفید ہے۔

۶۔ برگ تلخی کو جوش دے کر چھان لیں۔ پھر اس میں لیموں کارس ایک عدد اور شہد ۲ تولہ ملا کر پیئیں۔ یہ ایک خوراک ہے دن میں ۳ بار پیئیں۔

کالی کھانسی

خولنجان کا عرق اتولہ، شہد میں ملا کر پیئیں۔ یہ ایک خوراک ہے دن میں ۳ بار پیئیں۔

۲۔ پھسکوی کا سفوف ۲ سے ۵ رتی تک حسب عمر شہد میں ملا کر دن میں ۳ بار چٹائیں۔

۳۔ اتمیں اماشہ، کشمش ۲ عدد شہد ایک تولہ ملا کر چائیں۔ یہ ایک خوراک ہے دن میں دو بار چائیں۔

بلغھی کھانسی

برگ مدار کو جلا کر راکھ کر لیں۔ ۱۔ ۲ رتی شہد میں ملا کر قدرے لاہوری نمک شامل کر کے دن میں ۲ بار چائیں۔

۲۔ ہالون کاسفوف اتولہ، شہد ۲ تولہ ملا لیں۔ دن میں کئی بار تھوڑا تھوڑا چائیں یہ دمہ کو بھی مفید ہے۔

پرانی کھانسی

قسط بخری کاسفوف اماشہ، شہد ۲ اماشہ میں ملا کر دن میں ۲ بار چائیں یہ دمہ کو بھی مفید ہے۔

خشک کھانسی

نکروندہ کے پتوں کا رس اتولہ، شہد ۲ تولہ میں ملا کر صبح و شام چائیں۔

نکسیر

درخت اڑوسہ کے تازہ پتوں کو خوب پیس کر اس میں حسب ذائقہ شہد ملا کر پیئیں۔

۲۔ اڑوسہ کے پتے، پھول اور نرم کو نیل کا پانی تین تولہ، شہد اتولہ ملا کر نہار منہ پیا کریں۔

خون جاری ہونا

سفوف ہرڑ، رس برگ بانسہ اور شہد ملا کر صبح و شام کھائیں۔

۲۔ پکا ہوا گولر ہمراہ شہد کھائیں۔

۳۔ پیلبانسہ کی جڑ شاخ اور پتے کا کاڑھا بنا کر اس میں قدرے شہد ملا کر پیئیں۔

۴۔ برگد، گولر اور پیپل کی نرم کو نپلوں کو کچل کر گرم پانی میں ۲۴ گھنٹے بھگو دیں۔ پھر اس میں قدرے گھی ملا کر پکائیں۔ بعد میں گھی ایک حصہ، مصری 1/2 حصہ اور شہد 1/4 حصہ ملا کر پیئیں صبح و شام تازہ بنا کر پیئیں۔

سیلان الرحمہ بوجہ پت

برگ گلوکارس اتولہ، شہد 1/2 تولہ ملا کر صبح و شام پیئیں۔

سیلان الرحمہ بوجہ کف

پرانی اینٹ (جو پرانی دیوار یا کنواں کی ہو) کا کپڑ چھان کیا ہو اسفوف اماشہ، شہد ۳ ماشہ میں ملا کر صبح و شام کھائیں۔

ماہواری کی زیادتی

سوناگیر و ۲ ماشہ، سیلکھڑی ۲ ماشہ، شہد میں ملا کر صبح و شام کھائیں۔

۲۔ لگردندہ سالم معہ چڑگرد و غبار صاف کر کے اس کا رس اتولہ، شہد ۲ تولہ، ملا کر صبح و شام کھائیں۔

۳۔ بھسم بھوج پتر ۶ ماشہ، شہد اتولہ میں ملا کر صبح و شام کھائیں۔

مواد رحم :-

شہد میں روئی لت پت کر کے اندر رکھیں۔

زخم رحم :-

شہد اتولہ، دودھ ۲ تولہ جوش دے کر روئی تر کر کے اندر رکھیں۔

سوم روگ :-

(رحم سے ہر وقت رطوبت کا اخراج) لونگ ۲ تولہ سفوف کر کے ۴ تولہ شہد میں ملا کر لگائیں۔

پستان کا ورم :-

مٹر کا سفوف شہد میں ملا کر لگائیں۔

معاون حمل :-

پنیر مایہ خرگوش خشک میں شہد ملا کر فرزجہ کریں۔

۲۔ برادہ ہاتھی دانت ۶ ماشہ، شہد اتولہ کے پانی میں ملا کر عورت کو پلانے کے بعد ہم بستری کریں۔

مانع حمل :-

ہاتھی کی لید خشک شدہ کا سفوف ۶ ماشہ، شہد ۲ تولہ میں ملا کر عورت کو کھلائیں۔

۲۔ سفوف بیچ پلاس کپڑ چھان کر کے ۶ ماشہ، گھی ۶ ماشہ، شہد اتولہ ملائیں عورت حیض سے فارغ ہو کر نہانے کے بعد فرزجہ کرے۔

سیلان الرحم :-

برگد کی داڑھی اتولہ کا جو شانہ بنا کر شہد اتولہ ملا کر صبح و شام پیئیں اور دونوں

وقت تازہ بنائیں۔

۲۔ بوٹی کاک جنگھا کی جڑ کارس، سفوف لودھ پٹھانی ۶ ماشہ اور شہد اتولہ ملا کر پیئیں۔

حیض آور :-

آب گندنا ۴ ماشہ، شہد ۴ ماشہ ملا کر پیئیں۔

۲۔ تمر اندرائن جلا کر ۳ ماشہ، شہد ۶ ماشہ ملا کر شافہ کریں۔

۳۔ برگ ارند خشک اماشہ، مجیٹھ ۴ رتی، ان کو 1/2 سیر پانی میں جوش دیں جب پانی 1/2 پاؤرہ جائے تو چھان کر شہد اتولہ ملا کر پیئیں۔

نسخہ جات شہد برائے اطفال

بچوں کی کھانسی

سفوف اتمیں ۴ رتی، شہد اماشہ میں ملا کر چٹائیں۔

۲۔ کٹیلی، ناگ کیسر، لونگ، برابر وزن کا سفوف بنا کر دو گنا شہد میں ملائیں تھوڑا تھوڑا دن میں چار بار چٹائیں۔

۳۔ بنسلو چن احصہ، شہد ۲ حصہ ملا لیں دن میں تھوڑا تھوڑا چار بار چٹائیں۔

۴۔ کاکڑاسنگی اتولہ، شہد ۲ تولہ ملا لیں دن میں چند بار چٹائیں۔

۵۔ جو کھار، کاکڑاسنگی، پوکھر مول برابر وزن سفوف کر کے دو چند شہد ملا لیں یہ دن میں چار بار تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔

۶۔ رس برگ گوما بوٹی ۱۵ تولہ، شہد اتولہ میں ملا کر چٹائیں۔ یہ ایک خوراک ہے دن میں ۳ بار دیں یہ زکام کو بھی مفید ہے۔

مرگی

- ۱۔ پنچھ کا سفوف ۴ ماشہ دودھ گائے میں شہد ملا کر کھلائیں۔
- ۲۔ رس برگ برہمی شہد ملا کر کھلائیں۔
- ۳۔ رس پیٹھا شہد میں ملا کر کھلائیں۔
- ۴۔ سفوف ملٹھی شہد میں ملا کر کھلائیں۔
- ۵۔ جدوار ایک رتی ماں کے دودھ میں حل کر کے پلائیں۔
- ۶۔ کلو نجی کا سفوف ایک رتی شہد میں ملا کر دیں۔
- ۷۔ عققرقرا کا سفوف ایک رتی شہد میں ملا کر دیں۔
- ۸۔ عققرقرا گجراتی ۵ تولہ، سرکہ کہنہ ۵ تولہ، شہد اتولہ ۵ ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک پانی سے دیں۔

بچہ کے دانت نکلنے میں دشواری :-

- ۱۔ سفوف لاہوری نمک اور شہد ملا کر مسوڑھوں پر ملیں۔
- ۲۔ چوننا کھانے والا اور شہد دو چند ملا کر مسوڑھوں پر ملیں۔

کو اگر نا :-

چھال کیکر کچلی ہوئی اچھٹانک، پائی پاؤ میں دس منٹ جوش دیں پھر چھان کر اس میں سفوف پھسکوی ۶ ماشہ اور شہد اتولہ ملا کر کلی کرائیں۔

دمہ :-

گل کٹائی (جو کہ ہلدی رنگ کی فصل گندم کے ساتھ ہوتی ہے) دو گنا شہد میں ملا کر چٹائیں۔

ڈبہ اطفال :-

رس اور ک دو گنا شہد میں ملا کر چٹائیں۔

مقوی معدہ :-

رس بھنگرہ ۴ بو ند، شہد ۸ بو ند ملا کر چٹائیں۔

بچہ کی قے روکنا :-

برگ تلسی ۶ ماشہ، شہد اتولہ میں ملا کر پلائیں۔

مسان :-

شہد تھوڑا تھوڑا کر کے دن میں کئی بار چٹائیں۔

بچہ کی زبان، ہونٹ، تالو پکنا :-

سفوف پپیل شہد میں ملا کر لگائیں۔

قبض :-

رس برگ ہار سنگھار اتولہ، شہد ۲ تولہ ملا لیں دن میں تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔

مخار :-

رس برگ تلسی ۶ ماشہ، شہد اتولہ ملا کر صبح و شام پیئیں۔

پرانا مخار :-

برگ دھنیا اتولہ برگ پر دل اتولہ رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح کو مل

چھان کر ۳ تولہ شہد ملا کر پیئیں یہ صفر اوی مخار کو مفید ہے۔

مخار مع لرزہ :-

۳ عدد لہسن کی تری شہد اتولہ میں ملا کر کھائیں۔

مخار کی ہچکی :-

گلو ۳ ماشہ کا جو شاندرہ شہد اتولہ میں ملا کر صبح و شام پیئیں۔

تپ رلع :-

(چوتھیا) کلونجی میں سرکہ میں تر کر کے خشک ہونے پر نیم بریاں کریں۔ ۳

گنا شہد میں ملا کر صبح و شام ۶ ماشہ کھائیں۔

تپ مرکبہ :-

دھماہی ۷ ماشہ کا جو شاندرہ بنا کر شہد ۷ ماشہ ملا کر صبح و شام پیئیں۔ یہ سنگ

گردہ، سنگ مثانہ، امراض بادی اور سنگ دیوانہ کے کاٹنے کو بھی مفید ہے۔

ملیریا :-

ہار سنگار کے پتوں کا رس ۶ ماشہ، شہد اتولہ ملا کر صبح و شام پیئیں۔

دق :-

لاکھ درخت پھیل ۶ ماشہ کا سفوف شہد میں ملا لیں ۶ ماشہ دن میں ۳ بار

کھائیں۔

ٹائی فائیڈ :-

بطور خوراک ۲ چھوٹے چمچے شہد گرم دودھ میں ملا کر کھائیں۔

تپ دق :-

برگ اڑوسہ کے پتوں کا رس اتولہ سفوف اصل السوس اماشہ شہد ۳ ماشہ ملا کر ہر روز صبح و شام پیئیں۔

شب کوری :-

(رتوندہ) :- شہد، آب پیاز بحری کا جگر کا پانی برابر وزن ملا لیں ۲-۳ قطرہ آنکھوں میں ڈالیں۔

وبائی امراض ہر قسم :-

روزانہ نہار منہ شہد ۳ تولہ پانی میں ملا کر پیئیں۔

پیشاب بند ہونا :-

شہد کا شربت ہمراہ سفوف سرد چینی ۳ ماشہ کھائیں۔
۲- شہد میں زعفران ۲ ماشہ، تخم مولیٰ ۲ ماشہ گھس کر عضو میں رکھیں۔

عسر ولادت :-

شہد اتولہ، گوبر بھینس، ۷ تولہ ملا کر پلائیں فوراً بچہ زندہ یا مردہ پیدا ہوگا۔

کمزوری یا دواشت :-

شہد، ۲ تولہ، مرچ ۳ تولہ برہمی بوٹی ۳ تولہ دار چینی ۹ ماشہ، بید مشک ۶ ماشہ، زعفران ۳ ماشہ، کستوری ۳ رتی۔ ملا کر صبح ۶ ماشہ ہمراہ دودھ گائے 1/2 سیر کھائیں۔

طاعون :-

۱۰ اتولہ شہد ہر دودو گھنٹہ کے کھلائیں۔

پیٹ کے کیڑے :-

ڈھاک کے بچوں کے رس میں شہد ملا کر دیں۔ دماغی طاقت کے لیے ہر روز صبح و شام ایک ایک بڑا چمچ شہد کشمیری مکھن ملائی یا دودھ میں ملا کر کھائیے۔ ہر قسم کی جسمانی اور دماغی تھکان کو دور کرنے کے لیے شہد خالص فوراً طاقت پیدا کرتا ہے اگر کبھی طبیعت نڈھال ہو اور کمزوری محسوس ہوتی ہو تو ایک چمچ شہد فوراً چاٹ لینا چاہیے اچھا اثر دکھاتا ہے۔

ذیابیطس :-

ہر روز صبح و شام سلاجیت اصلی ۴ رتی اور خالص شہد ایک چمچ دن میں ۲ بار دینا مفید ہے۔

ٹائیفائیڈ کے مریضوں کو بجائے گلوکوز کے اگر شہد پانی میں ملا کر دیا جائے تو یہ گلوکوز سے زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے اور مریض کی طاقت قائم رہتی ہے۔ شہد ہلکا قبض کشا بھی ہے جن کو کوئی قبض کشایا جلاب آور دوا نہ دے سکتے ہوں ان کو گرم دودھ میں دو بڑے چمچ شہد ملا کر پلانا قبض کو دور کرتا ہے۔

بچے کو جب دانت نکل رہے ہیں :-

تو شہد اور نمک ہر روز مسوڑھوں پر ملنا نہایت مفید ہے دانت جلد اور بلا تکلیف نکل آتے ہیں۔

جن لوگوں کو دودھ موافق نہ آتا ہو :-

اور پیٹ میں ریاچ پیدا ہوتی ہو۔ ان کو ۲ ماشہ دار چینی کا سفوف اور پانچ تولہ شہد دودھ میں ملا کر پینا چاہیے۔

گلے کی سو جن :-

گرم دودھ میں قدرے شہد اور قدرے گلیسرین ملا کر پینا چاہیے۔

بلغم کی زیادتی :-

جب بدن میں بلغم کی زیادتی ہو تو گرم دودھ یا گرم پانی میں شہد ملا کر پینا

چاہیے۔

قبض :-

رات کو نیم گرم پانی میں شہد ملا کر پینے سے نیند بھی گہری آتی ہے اور صبح سویرے پاخانہ بھی کھل کر آتا ہے قبض کا مریض اس طرح باقاعدہ کچھ عرصہ تک شہد کا استعمال کرے۔

آنکھوں کی بیماری میں :-

شہد کو خالص تازہ پانی میں ملا کر آنکھیں دھونے سے آنکھوں کو فائدہ پہنچتا ہے رات کو سوتے وقت سلائی سے خالص شہد کا جل کی طرح آنکھوں میں لگانے سے آنکھوں کی بیماری کا فور ہو جاتی ہے۔

لمبی بیماریوں میں :-

ٹائیفائیڈ یا نمونیا کی طرح جسم کو کمزور کرنے والی بیماریوں کے بعد جسم کی کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے شہد سے بڑھ کر اور دوسری کوئی چیز نہیں ہے یہ سیدھا خون میں جاکم گھل مل جاتا ہے اور خون کو صاف اور طاقتور بناتا ہے۔

درد سر کی شکایت :-

ہو تو شہد میں مغز کشینز ملا کر استعمال کرنے سے دائمی درد سر بھی رفع ہو جاتا ہے بچوں کی چھاتی پر بوجھ اور قبض کی صورت میں سہاگہ بریاں شہد میں حل کر کے چند مرتبہ چٹانے سے آرام ہو جاتا ہے موسم سرما میں دمہ کی صورت میں شہد میں آب اور ک تازہ اور السی کا جو شانہ ملا کر استعمال کرنا مفید ہے سردی کے موسم میں بچوں کے نمونیا کی صورت میں شہد میں برانڈی ملا کر چٹانے سے فائدہ ہوتا ہے سردی میں صمغ دماغ اور کمزوری کے لیے شہد میں بادام پیس کر چاٹ لیں۔ اور اوپر سے حریرہ بادام نیم گرم پی لیں بے حد طاقت حاصل ہوگی سرما میں قوت باہ کے لیے شہد میں جواہر مرہ ایک رتی ملا کر کھانے سے بہت قوت پیدا ہوتی ہے ضعف جگر اور کئی خون کی صورت میں مکھن پر شہد ڈال کر استعمال کرنے سے کافی فائدہ ہوتا ہے سردیوں میں وجع المفاصل (جوڑوں کے درد) کی صورت میں سورنجان شیریں اور مغز بادام کا بغیر چینی کا حلو ابنا کر اس میں شہد ملا کر استعمال کرنے جوڑوں کا درد دور ہو جاتا ہے۔

سردیوں میں زچہ کو وضع حمل کے بعد

گرم دودھ یا چائے میں شہد ملا کر استعمال کرانے سے نفاس اور گندہ مواد

پورے طور پر خارج ہو کر طاقت اور توانائی حاصل ہوتی ہے۔
قونج :-

جھینگر کیڑے کو برابر وزن شہد اور 1/4 حصہ کالی مرچ میں پیش کر استعمال
کرائیں۔

۲، چربی مور کو پگھلا کر شہد میں حل کر کے درد کی جگہ پر لپ کر
قے لانے کے لئے :-

تخم مثبت کو پانی 1/3 سیر میں جوش دیں جب پانی ایک پاؤرہ جائے تو شہد ۲
تولہ اور جوزاقتی ایک ماشہ اور نمک لاہوری ایک ماشہ ملا کر پیئیں۔
جذام :-

بسفانج فستقی کا سفوف ۵ ماشہ اور شہد ۵۳ ماشہ ملا کر آٹھ روز تک کھلائیں۔
۲۔ برگ حظل ۷ ماشہ میں شہد ملا کر کھلائیں۔
۳۔ چھال جڑ جھاؤ ایک سے ۴ تولہ تک جوش دے کر شہد ۵ تولہ میں پیئیں۔

ہاتھ پاؤں میں پسینہ آنا :-

چھال جڑ اونٹ کٹارہ خوب باریک سفوف کر لیں ایک تولہ سفوف ۲ تولہ شہد
میں ملا کر کھائیں۔
برص :-

نوشادر باریک پیس کر شہد میں ملا کر لگائیں۔

چوٹ لگنا :-

گندم کو جلا کر پیس لیں اور شہد ملا کر چاٹیں۔

بدن میں گانٹھیں :-

گانٹھیں پک کر بہنے لگیں تو چھال درخت سرس ۶ ماشہ پانی سے پیس کر چھان کر شہد ۲ تولہ ملا کر پییں۔

آنکھ کی روشنی بڑھانا :-

آب پتہ بحر میں شہد ملا کر سلائی سے لگائیں۔

انفلونزا :-

رس برگ تلسی ایک تولہ، رس ادراک ایک تولہ، شہد ۵ تولہ ملائیں۔ دن میں تھوڑا تھوڑا چاٹیں۔

چھپاکی :-

ناگ کیسر ۳ ماشہ ۶ ماشہ تک شہد ۲ تولہ میں ملا کر صبح و شام چاٹیں۔

مرگی :-

حج مدبر کاسف ۴ سے ۶ ماشہ تک دودھ گائے میں بجائے بیٹھے کے شہد ملا کر ۴۰ دن تک کھائیں۔

کان کا بہنا :-

شہد ۶ ماشہ اور رسونت ۳ ماشہ کو عورت کے دودھ میں گھس کر کان میں

ڈالیں۔

پتھری :-

راکھ میتھی ۵ تولہ، شہد ۵ تولہ میں ملا لیں ہر روز آدھا تولہ دودھ گائے سے

کھائیں۔

مندرجہ ذیل نسخہ جات کمیاب کتب طب سے لیے گئے ہیں
مرگی :-

شہد ۱ تولہ، عقر قرھا گجراتی ۵ تولہ کو سرکہ کہنہ ۵ تولہ میں کھریں پھر
شہد شامل کر لیں اور چینی کے برتن میں رکھیں ۵ سے ۱۰ ماشہ تک ہمراہ آب تازہ دیں۔

خونی اسہال :-

شہد ۲ ماشہ، دودھ بگری ۵ تولہ، مکھن مصری بقدر ذائقہ ملا کر پیئیں۔

صفر اوی قے دور کرنا :-

آب انار ۳ تولہ، شہد ۵ تولہ ملا کر پیئیں۔

سر چکرانا اور غشی :-

رس اور ک اتولہ، مصری اور شہد بقدر ذائقہ ملا کر پیئیں۔

کرم شکم

پلاس پاڑہ مقشر ۳ ماشہ، شہد ۲ تولہ میں ملا کر کھلائیں تین دن کے بعد کیسٹر
آئیل پلائیں۔

ہیضہ میں بدن کا سرد ہونا :-

کستوری اصلی ۱/۲ رتی، شہد ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔

۲۔ چیونٹا سرخ یا سیاہ کا سر حل کر کے آدھا ماشہ مصطکی روی اصلی اور ایک تولہ شہد ملا کر
کھائیں یہ مالوسی کی حالت میں بھی مفید ہے۔

پلیگ :-

چونا ان نچھا اور شہد برابرو زن میں ملا کر کپڑے پر لا کر گانٹھ پر چپکا دیں۔
۲۔ جنگلی کبوتر کی بیٹ شہد میں ملا کر ضمہ کر دیں۔

یرقان :-

رسونت کا کاڑھا بنا کر اس میں شہد ملا کر کھائیں۔
۲۔ ارند کی جڑ خشک کا سفوف ۲ ماشہ، شہد اتولہ ملا کر کھائیں۔
۳۔ آنہ ہلدی کا سفوف ۶ ماشہ، شہد اتولہ میں ملا کر کھائیں۔

پھوڑا پھنسی :-

بج سویا پیس کر شہد میں ملا کر لگائیں۔

ناسور :-

مرد اسنگ نہایت باریک پیس کر شہد میں ملا لیں پرانے کاغذ پر لگا کر روزانہ
لگائیں روز تازہ بنائیں۔

خارش :-

چراستہ ۳ ماشہ، برگ حنا ۳ ماشہ، ہلیلہ سیاہ اتولہ رات کو پانی میں بھگو دیں صبح
مل چھان کر شہد ملا کر پیئیں۔

امراض خون، جذام وغیرہ،

مستی نیم اتولہ شہد اتولہ دودھ گائے ایک پاؤ ملا کر روز پینے غذا میں چنے کی روٹی ہمراہ گھی گائے نمک بالکل نہ کھائیں۔

ہاتھ پاؤں میں پسینہ آنا :-

جڑ ستیاناسی کو خشک کر کے پیس کر شہد اتولہ ملا کر کھائیں۔

۲۔ چھال جڑ اونٹ کٹارہ اتولہ خشک کر کے پیس کر شہد اتولہ ملا کر کھائیں۔

ہاتھ پاؤں پھٹنا :-

گڑ اور شہد برابر وزن ملا کر لگائیں۔

کنیل، مہاسے :-

درخت ارجن کی چھال خشک کاسفوف شہد میں ملا کر ضماد کریں۔

مصفی خون :-

برگ مہندی ۹ ماشہ رات کو برتن میں بھگو دیں صبح کو اسے مل چھان کر شہد

۳ ماشہ ملا کر پینیں۔

۲۔ چنے کے چھلکے ۳ تولہ رات کو بھگو دیں اور صبح کو پانی چھان کر شہد ۳ تولہ ملا کر

پینیں۔

۳۔ گندھک آملہ سار شدھ کا باریک سفوف ہمراہ شہد ۲ رتی کی گولیاں بنا لیں۔ صبح و

شام ایک گولی کھائیں

چہرہ اور بدن کا رنگ نکھارنا :-

گاجر مع شہد کھایا کریں۔

زخم کا میل صاف کرنا :-

جب زخم پک کر پھٹ جائے تو دودھ اور شہد ملا کر اس میں پٹکائیں۔

حکف :-

شہد، سرکہ اور نمک طعام ملا کر ضمد کریں۔

خیارک کی ابتداء :-

چونہ شہد میں ملا کر کپڑے پر لگا کر لگائیں۔

دنبل :-

سفیدی بیضہ مرغ اور چونہ قدرے شہد ملا کر لگائیں۔

زخم :-

نیم کے نرم پتے کچل کر شہد میں ملا کر ضمد کریں۔

ناخن کا سفید ہو جانا :-

میتھی اور اسی دونوں کے باریک کر کے شہد میں ملا کر لگائیں۔

بھگندر :-

دودھ اور شہد ملا کر صبح و شام اور دوپہر کو پیئیں باقی تمام اشیاء کا کھانا بند کر دیں

ایک ماہ میں بلا آپریشن ہوگا۔

گلی بغل یاران :-

سفوف کالی مرچ شہد میں ملا کر لگائیں

سفید بال پیدا ہونے سے روکنا :-

اسٹوڈوس کا سفوف ۶ ماشہ اور شہد اتولہ روز کھائیں

کنڈز ہنی :-

سونٹھ، کنڈر، شہد برابر وزن میں ملا لیں ۶ ماشہ صبح و شام کھائیں۔

بوڑھوں کی کمزوری :-

پچیش، بخار، وجع المفاصل، سینہ کے چھلکوں کی حسب دستور چائے بنا کر اس میں بقدر ذائقہ رس لیموں اور شہد ملا کر صبح اور شام پیئیں۔

امراض طحال، دست، امراض پیٹ، جگر، کھانسی، دمہ، قبض

امراض دماغ :-

جزاندرائن ۲۰ تولہ پانی ۲ سیر میں جوش دیں ۱/۲ سیر پانی رہنے پر چھان لیں

اور شہد ۲ تولہ، نوشادر ۱ ماشہ ملا کر نرم آگ پر پکائیں ۲ چاول بھر شہد ۶ ماشہ میں ملا کر صبح و شام کھائیں۔

گھٹیا :-

کلونجی ۵ تولہ لے کر رات کو پانی میں بھگو دیں پھر سایہ میں خشک کر کے باریک کر لیں شہد ۱۵ تولہ کا قوام کر کے ملا لیں۔ ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک صبح و شام کھائیں یہ نقرس اور عرق النساء کو بھی مفید ہے۔

- ۲۔ جو کائا، حطمی، باریک پین کر شہد میں ملا کر ضماد کریں یہ گرم نقرس کو مفید ہے
- ۳۔ بجرى کی مینگنی خشک کاسفوف شہد میں ملا کر ضماد کریں یہ نقرس میں مفید ہے۔
- ۴۔ پرانا گڑا اور شہد برابر وزن میں ملا کر ضماد کریں۔
- ۵۔ کرفس کاسفوف شہد میں ملا کر کھائیں۔
- ۶۔ فلفل دراز کاسفوف ۶ ماشہ بھون کر شہد ایک تولہ ملا کر کھائیں۔
- ۷۔ شہد اور سلاجیت دونوں کو حل کر کے لگائیں۔

دوسر :-

مغز خیار اتولہ، شہد ۲ تولہ میں ملا کر چائیں۔

شقیقہ (نیم دوسر) :-

ادرک کاشیرہ ۲ تولہ، شہد دو بوند ملا کر نسوار لیں

۲، سونٹھ کاشیرہ ۲ قطرہ، شہد ۲ قطرہ ملا کر نسوار لیں۔

۳۔ ایک پوتھی لہسن کو چھیل کر شہد ۶ ماشہ ملا کر گھوٹ کر درد کی جانب کی کن پٹی پر تھوڑی ذیر لگائیں۔

درد پسلی :-

چھال جزارنڈ ۳ ماشہ، سونٹھ ۳ ماشہ، پانی ایک پاؤ میں جوش دیں۔ جب

پانی 1/2 پاؤرہ جائے تو شہد ایک تولہ کر پیئیں۔

درد کمر :-

سونٹھ کاسفوف ماشہ، شہد ۲ تولہ ملا کر کھائیں۔

اقسام ورم :-

اسبغول اتولہ تخم البسی اتولہ، شہد اتولہ ملا کر کھائیں۔

موٹاپا دور کرنا :-

شہد ۲ تولہ، پانی گرم ایک چھٹانک ملا کر صبح و شام پیئیں۔

۲۔ چاروں عرق، ۱۰ تولہ، شہد اڑھائی تولہ صبح نہار منہ پیا کریں۔

۳۔ شہد ایک چھٹانک، پانی ۱/۲ سیر میں جوش دیں جب پانی جل جائے تو شہد کو سرد ہونے پر پیئیں۔

دل کی دھڑکن :-

آملہ کاسفوف ۲ ماشہ، شہد اتولہ ملا کر صبح و شام چائیں۔

کرم شکم :-

پھلی سہانجنہ کاسفوف ۳ ماشہ، شہد ایک تولہ میں ملا کر صبح و شام چائیں۔

۲۔ باؤ بڑنگ کاسفوف ۸ ماشہ، شہد ۶ تولہ میں ملا کر صبح و شام کھائیں۔

۳۔ ڈھاک کے بیج ۶ ماشہ کاسفوف شہد اتولہ میں ملا کر کھائیں۔

۴۔ ہیرا کیس کو جلا کر اس کی راکھ ۲ سے ۴ رتی تک ماشہ شہد میں کھائیں۔

۵۔ پودینہ ۹ ماشہ شہد اتولہ میں ملا کر کھائیں۔

اشارے حصہ دوئم

صفحہ نمبر	عنوانات	ر شمار
۲۰۶	طیب کی تعریف	۱
۲۰۷	ماہر فن طیب	۲
۲۱۱	ماہرین اطباء سے رجوع کے متعلق ہدایت نبوی	۳
۲۱۳	علاج سے ناواقف سے معالجہ کی مذمت	۴
۲۱۹	جاہل و ناواقف طیب کا حکم	۵
۲۲۰	طیب کی غلطی	۶
۲۲۱	اتفاقات علاج	۷
۲۲۲	طیب کی حیثیت	۸
۲۲۳	طریقہ علاج پر ایک بحث	۹
۲۲۴	مرض کے مختلف درجات	۱۰
۲۲۴	حفظان صحت کے متعلق ہدایت نبوی	۱۱
۲۳۰	ریاضت جسم انسانی	۱۲
۲۳۸	خوشبو کے ذریعہ حفظان صحت کے متعلق ہدایت نبوی	۱۳
۲۴۰	طب نبوی میں دلوں کی تقویت اور شگفتہ باتوں کے ذریعہ مریضوں کا علاج	۱۴
۲۴۲	طبیعت کی رغبت کے مطابق غذا کا استعمال	۱۵
۲۴۵	غیر مادی و غیر مرغوب دواؤں، غذاؤں کے بہ نسبت عادی و مرغوب دواؤں اور غذاؤں کے ذریعہ علاج	۱۶
۲۴۶	تشریح معدہ	۱۷
۲۴۷	مریض کو عادی غذاؤں میں سے زود ہضم غذا دینے کی ہدایت نبوی	۱۸

۱۸	متعدی امراض اور متعدی مریضوں سے بچنے کے بارے میں ہدایت نبوی	۲۵۲
۱۹	جدام	۲۵۶
	جدام کی چھوت	۲۵۷
۲۰	طاعون	۲۵۷
۲۱	محرمات سے علاج پر پابندی کے بارے میں ہدایت نبوی	۲۶۲
۲۲	رہائش گاہ کے سلسلے میں طریقہ نبوی	۲۶۷
۲۳	برتنوں کی حفاظت کے متعلق ہدایات نبوی	۲۶۹
۲۴	سونے جاگنے کا طریقہ نبوی	۲۷۱
۲۵	نیند کی حقیقت	۲۷۲
۲۶	نبی کریم ﷺ کی بیداری کا انداز	۲۸۲
۲۷	نبی کریم ﷺ کے کھانے پینے کے عادات	۲۸۸
۲۸	کھانے کی نشت کا طریقہ نبوی	۲۸۹
۲۹	نبی ﷺ کے کھانے کی ترکیب	۲۹۰
۳۰	نبی ﷺ کے کھانے کے بیان	۲۹۲
۳۱	نبی اکرم ﷺ کے پانی پینے کا طریقہ	۲۹۲
۳۲	نبی کریم ﷺ کے طریقہ آب نوشی کی حکمتیں	۲۹۲
۳۳	پانی پینے میں احتیاط	۲۹۸
۳۴	نبی کریم ﷺ کے استعمال مشروبات کا انداز	۳۰۰
۳۵	نبی کریم ﷺ کے دودھ سیریت	۳۰۶
۳۶	نبید پینے کا طریقہ	۳۰۷
۳۷	ملبوسات کے استعمال کا طریقہ نبوی	۳۰۷

طیب کی تعریف

حدیث میں طیب (Physician) کا لفظ ہر ایسے شخص کو شامل ہے جو نسخہ لکھے یا علاج بتلائے اور جو سلائی سے آنکھ کا علاج کرے اسے کمال کہتے ہیں۔ جو نشتر و چاقو اور مرہم کے ذریعہ علاج کرے اسے جراح کہتے ہیں اور استرے کا استعمال کرے تو اسے خاتن کہتے ہیں جو ریزر کا استعمال کرے اسے فاصد کہتے ہیں جو سینگلی کا استعمال کرے اسے حجام کہتے ہیں اور جو ہڈی بٹھاتا ہے اسے جوڑتا اور پٹی باندھتا ہے اسے مجر کہتے ہیں جو داغنے کا آلہ یا آگ کا استعمال کرتا ہے اسے کواء کہتے ہیں اور جو ڈوش کے ذریعہ علاج کرتا ہے اسے حاقن کہتے ہیں خواہ یہ طیب (Physician) جانوروں کا ہو یا انسانوں کا ہو غرض طیب کا اطلاق ان سب پیشوں کے کرنے والوں پر یکساں ہوتا ہے اور اس دور میں جو بعض مخصوص کام کرنے والے کو ہی طیب (Physician) کہتے ہیں تو یہ اس دور کی اصطلاح ہے جیسے کسی عادت کا کسی خاص قوم سے تعلق ہوتا ہے۔

ماہر فن طیب

طیب حاذق اسے کہتے ہیں جو علاج کرنے کے وقت بیس باتوں کی رعایت اپنی نگاہ میں رکھے

۱۔ مرض (Discase) کی نوعیت کی تشخیص و تعیین کہ بیماری

کس قسم کی ہے؟

۲۔ اسباب مرض (Discase) کی جانچ پڑتال کہ بیماری کا سبب کیا ہے

اور علت فاعلہ کیا ہے جس کی وجہ سے یہ بیماری پیدا ہوئی۔

۳۔ مریض کی قوت و استعداد کہ مرض کا مقابلہ کرنے کی اس میں صلاحیت و قوت ہے کہ نہیں اگر مریض میں مرض کو دبا لینے کی صلاحیت موجود ہو، اور اس کا کھلے طور پر اندازہ ہو رہا ہے تو پھر بلا علاج اسے چھوڑ دے اور دوا دے کر مرض کو خواہ مخواہ ابھانے اور حرکت میں لانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔

۴۔ مریض Patient کے بدن کا طبعی مزاج کیا ہے۔

۵۔ مریض Patient کی بیماری کی وجہ سے پیدا ہونے والا غیر طبعی

مزاج،

۶۔ مریض Patient کی عمر کیا ہے؟

۷۔ مریض Patient کی عادت کیا ہے؟

۸۔ مریض Patient کے مرض کے وقت موسم کیسا ہے؟ اور کون سا

موسم مریض کے لئے سازگار ہو سکتا ہے۔

۹۔ مریض Patient کی قیام گاہ اور اس کی آب و ہوا کیسی ہے۔

۱۰۔ مرض Disease کے وقت ہوا کا کیا حال ہے یعنی کس رخ اور

انداز کی ہوا چل رہی ہے۔

۱۱۔ مریض Patient کے علاج کے لئے استعمال ہونے والی دوا

کی مخالف دوا کی رعایت۔

۱۲۔ مریض کو استعمال کرائی جانے والی دوا کی قوت اور اس کا درجہ اور اس

کے اور مریض کی قوت مرض کا موازنہ۔

۱۳۔ طبیب کے علاج (Treatment) کا مقصد صرف اس علت مرض

کا ازالہ نہ ہو، بلکہ اس کا ازالہ ایسے طریقہ پر ہو کہ اس کے بعد کسی دوسرے شدید مرض

سے سابقہ نہ پڑے، اگر ایسا ہو کہ مرض کے ازالہ سے کسی دوسرے مرض کے پیدا ہونے کا اندیشہ (Meditation) ہو جو اس سے زیادہ خطرناک ہو تو اس بیماری کو اپنی جگہ پر رہنے دیا جائے البتہ اسے کمزور اور ہلکا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جیسے رگوں کے سروں کا مرض اگر اسے کاٹ دیا جائے یا اس کو روک دیا جائے تو اس سے دوسرے کسی شدید اور خطرناک مرض کا اندیشہ (Meditation) ہوتا ہے۔

۱۴۔ مریض Patient کا علاج آسان سے آسان تر طریقوں سے کرنا چاہئے۔ اسلئے شروع میں غذا کے ذریعہ علاج کی کوشش کی جائے جہاں اس سے کام نہ چلے وہاں دوا کا استعمال کرایا جائے اسی طرح مرکبات ادویہ کی طرف اس وقت تک رخ نہ کیا جائے۔ جب تک کہ مفرد دواؤں سے کام چلتا رہے ماہر طبیب کا کمال یہ ہے کہ وہ دوا کے بجائے غذا سے علاج کرے اور اسی طرح مرکب دوا کے بجائے مفرد دوا سے معالجہ کرے۔

۱۵ بیماری (Discase) پر غور کرے کہ وہ قابل علاج ہے بھی کہ نہیں اگر قابل علاج نہیں ہے تو اس کا علاج کر کے خود کو رسوا نہ کرے نہ فن طب کو بدنام کرے اور اگر قابل علاج مرض ہے تو اس پر غور کرے کہ مرض دوا علاج سے زائل ہو سکتا ہے یا نہیں اگر جان لے کہ اس کا زائل ہونا ممکن نہیں تو غور کرے کہ اس میں تخفیف یا افاقہ ہو سکے گا یا نہیں اگر اس میں کمی یا افاقہ کا امکان نہ ہو تو یہ دیکھے کہ مرض (Discase) جس حد تک پہنچ گیا ہے اس کو وہیں روکنا ممکن ہے یا نہیں اگر مرض کو روکنے یا زیادتی کو روکنے کا امکان ہو تو علاج (Treatment) کا ارادہ کرے اور مریض کی قوت (Power) بڑھائے اور مرض کے مادہ کو کمزور کرے

۱۶ نفع سے پہلے کسی خلط کو استفرغ کرنے کا ارادہ نہ کرے بلکہ پہلے اس کا نفع کرے مادہ پختہ ہو جائے تو فوراً اس کا استفرغ کرے۔

۱۷ معالج کو دل کے امراض اور روح کی بیماریوں اور ان کی دواؤں سے پوری طرح واقفیت ہونی چاہئے یہی بدن کے علاج کے لئے بنیادی چیز ہے اس لئے کہ بدن اور طبیعت کا نفس اور دل سے متاثر ہونا شاہد ہے

طیب (Physician) جب دل اور روح کی بیماریوں اور ان کے علاج سے پورے طور پر واقف ہوگا تو درحقیقت وہی کامل طیب ہے اور جسے ان باتوں کا علم نہیں اگرچہ اسے طبیعت اور احوال بدن کے علاج میں دسترس حاصل ہو مگر وہ محیبت طیب نیم حکیم ہے ہر ایسا طیب (Physician) جو کسی مرض (Discase) کا علاج کرتا ہے اسے مریض کے دل کی نگرانی اور اس کی اصلاح کرنی چاہئے اور مریض کی روح کی قوت کو صدقہ، بھلائی، اللہ کی طرف توجہ، آخرت سے لگاؤ کے ذریعہ مضبوط کرنا چاہئے اگر ایسا نہیں ہے تو وہ سچ سچ طیب نہیں ہے بلکہ ایک پیشہ ور معالج ہے جس کا علم بہت محدود ہے مرض کے سلسلے میں سب سے کارگر اور زود اثر علاج خیر و بھلائی ذکر و دعا آہو زاری، خدا تعالیٰ کی طزف توجہ، آخرت کی فکر اور توبہ و استغفار ہے ان چیزوں کا مرض کے دور کرنے میں خاصا اثر ہے اذویہ طبیعت سے زیادہ ان مذکورہ چیزوں سے شفا حاصل ہوتی ہے لیکن ان چیزوں کا نفع نفس کی استعداد، قبولیت و عقیدت پر منحصر ہے

۱۸ مریض (Patient) کی خیر خواہی، ان کے ساتھ شفقت اور نرم

گفتاری سے کام لیا جائے جیسے بچوں کے ساتھ کام لیا جاتا ہے۔

۱۹ طبعی اور الہی کے مختلف علاجوں میں سے ہر ایک علاج (Tretment)

سے کام لینا چاہئے مریض کے خیالات کو بھی مرکوز کرنا ضروری ہے اس لئے کہ مریض کے خیالات و تخیل کو مرض کے ازالہ میں دوا سے کہیں زیادہ تاثیر ہوتی ہے اس لئے ماہر طبیب کی نگاہ ان نفسیاتی امور پر بھی پوری طرح رہتی چاہئے اور ہر راستہ اپنانا چاہئے جو مریض کے لئے موثر اور کارگر ہو

۲۰ ہر طبیب (Physicon) کا آئیڈیل یہی ہے کہ وہ علاج اور تدبیر صحت

کو چھ باتوں پر مرکوز کر دے،

(۱)۔ موجودہ صحت کی حفاظت (۲)۔ فوت شدہ صحت و قوت کی بازیابی

امکانی حد تک (۳)۔ اہم فساد کے پیش نظر ادنیٰ فساد کا لحاظ رکھنا (۴)۔ مرض کا

ازالہ حسب الامکان (۵)۔ ادنیٰ مصلحت کے پیش نظر اعلیٰ مصلحت کو ضائع نہ

ہونے دینا (۶)۔ حسب الامکان تخفیف مرض ان مذکورہ چھ اصولوں پر ہی علاج کا

مدار ہے جو طبیب (Physician) ان اصول کی رعایت نہیں کرتا ہے اور ان ذمہ

داروں کو قبول نہیں کرتا وہ طبیب نہیں،

”واللہ اعلم“

ماہرین اطباء سے رجوع کے متعلق ہدایات نبویؐ

امام مالک نے اپنی کتاب ”موطا“ میں زید بن اسلم کی حدیث نقل کی ہے

”نبی ﷺ کے مبارک دور میں ایک شخص کو زخم آگیا اور اس زخم

سے خون بہنے لگا اس نے بنی نماز کے دو آدمیوں کو بلوایا انہوں نے

مریض کو دیکھا تو انہوں نے سمجھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے

دریافت کیا ہے کہ ان میں سے فن طب میں کون زیادہ ماہر ہے۔

اس نے دریافت کیا کہ اے رسول اللہ ﷺ کیا طب میں بھی خیر

ہے آپ نے فرمایا کہ جس خدا نے بیماری نازل کی ہے اسی نے اس

کی دوا بھی نازل کی ہے“

اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ہر علم و صنعت میں اس کے سب سے زیادہ ماہر سے رجوع کرنا چاہیے اور کئی ایک ماہر ہوں تو ان میں جو سب سے زیادہ ماہر ہو اس سے رجوع کیا جائے (وہ جو کچھ کرے گا مناسب سے مناسب ترین ہوگا)۔
اور یہی فطرت انسانی ہے جس پر باری تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمایا دیکھنے میں آتا ہے بحر و بر میں سفر کرنے والے کی طبیعت اور دل کو سب سے زیادہ سکون و اطمینان ماہر رہنما، اور بہتر واقف کار ہی سے ذریعہ ہوتا ہے۔

آپ کا یہ قول ہے...

”یعنی جس ذات نے بیماری نازل کی اس نے اس کی دوا بھی اتاری اس انداز پر تو آپ سے مروی متعدد احادیث موجود ہیں ان میں ایک حدیث ہے جس کو عمرو بن دینار نے ہلال بن یساف سے روایت کی ہے“

ملاحظہ کیجئے

”نبی کریم ﷺ ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے آپ نے فرمایا کہ طبیب کو بلا کر اسے دکھاؤ ایک شخص نے عرض کیا اے رسول خدا آپ فرماتے ہیں۔

”آپ نے فرمایا ہاں خدا نے کوئی بیماری نہیں پیدا کی

مگر اس کی دوا بھی ساتھ ہی ساتھ نازل ہوئی“

اور صحیحین میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے

”خدا نے کوئی ایسی بیماری نہیں پیدا کی جس کی شفا نہ پیدا کی ہو“

طیب کی غلطی

تیسری صورت (Third Kind) طیب ماہر ہے اس کو علاج (Treatment) کی بھی پوری طرح اجازت (Permission) ہے اور اس کو فن طب میں بھی پوری دسترس ہے لیکن اس سے غلطی ہو گئی جس کا اثر مریض کے کسی تندرست عضو تک پہنچ گیا اور اسے تلف کر دیا جیسے کسی ختنہ کرنے والے کا ہاتھ سبقت کر کے غلطی سے صحن تک پہنچ جائے تو اس تاوان دینا ہو گا اس لئے کہ یہ کھلا جرم (Crime) ہے اگر کسی عضو یا جسم کا ایک تہائی حصہ یا اس سے زائد تلف ہو تو اس کی آمدنی کے مطابق تاوان عائد ہو گا اور اگر آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں ہو تو کیا اس کے مال سے تاوان وصول کیا جائے گا یا بیت المال سے تاوان دیا جائے گا اس سلسلے میں امام احمد سے دو روایتیں منقول ہیں اور اگر طیب ذمی ہے تو تاوان اس کے مال سے وصول کیا جائے گا اور اگر طیب مسلم ہے تو اس سلسلے میں دو روایتیں ہیں اگر بیت المال نہیں ہے یا بیت المات ہے لیکن تاوان برداشت کرنے کی اسے طاقت (Power) ہے کہ اس سے مال لے کر تاوان ادا کر دی جائے تو کیا تاوان ساقط ہو جائے ، مجرم (Crimnel) کے مال سے واجب ہو گا اس میں دو صورتیں ہیں مگر مشہور یہی ہے کہ تاوان ساقط ہو جائے گا۔

اتفاقات علاج

چوتھی قسم (Forth Kind) طیب ماہر اور اپنے فن میں یکتا ہے اس نے اپنی فہم و فراست کے مطابق مریض (Patient) کو نسخہ تجویز کر کے دے دیا مریض نے اس کے نسخہ کے مطابق دوا استعمال کی مگر معالج کا خیال ثابت نہ ہوا جس کے نتیجہ میں مریض فوت ہو گیا تو اس سلسلے میں دو روایتیں ہیں ایک یہ کہ مریض کی دیت بیت

لغوی

لغت عرب میں طب لفظ طاء کے کسرہ کے ساتھ ہے جس کے کئی معانی ہیں ایک معنی اصلاح ہے عربی زبان میں بولتے ہیں ”طَبَّيْتُهٖ“ یعنی میں نے اس کی اصلاح کی اسی طرح طب بالا مور بھی کہا جاتا ہے۔

طب کا دوسرا معنی مہارت نامہ زیر کی بھی ہے چنانچہ جوہری نے لکھا ہے کہ عربوں کے نزدیک ہر چاق و چوبند طبیب ہوتا ہے ابو عبید نے بیان کیا کہ طب کی اصل تمام چیزوں میں مہارت اور واقفیت ہے کہا جاتا ہے ”الطَّبُّ وَالطَّبِيبُ“ جب کہ وہ ماہر ہو خواہ مریض (Patient) کے علاج کا ماہر ہو یا اس کے علاوہ کا ماہر ہو۔ اس کے علاوہ دیگر لوگوں نے بیان کیا کہ کہا جاتا ہے ”رَجُلٌ طَبِيبٌ“ یعنی ماہر آدمی طبیب (physician) اس کو محض اس کی زیر کی اور عزامت و فطانت کی وجہ سے کہا جاتا ہے عقلمند نے لکھا ہے ترجمہ نمبر 1

”اگر تم عورتوں کے بارے میں مجھ سے دریافت کرتے ہو تو میں عورتوں کے بارے میں پوری طرح واقف اور ان کے امراض کا طبیب ہوں“

ترجمہ نمبر 2

جب کسی کا بال سفید ہو جائے یا مال پاس نہ رہے تو پھر اسے عورتوں کے ساتھ محبت کی پیٹنگ بڑھانا لا حاصل ہے“
(دونوں شعر علقمہ کے مشہور قصیدہ، مفضلہ کے ہیں)

عربی زبان میں طب کا دوسرا معنی عادت کے ہیں۔ کہا جاتا ہے ”لَيْسَ ذَٰلِكَ بِطَبِيبِي“

یعنی یہ میری عادت نہیں ہے فروہ بن مسیک نے اپنے شعر میں کہا ہے

ترجمہ

”بزدلی میری عادت نہیں بلکہ ہماری عادت اور آرزو دوسروں کی

سلطنت پر قبضہ کرنا ہے“

اور احمد بن حسین متنبی نے شعر میں کہا۔

ترجمہ

”لوگوں میں ڈینگ مارنا میری عادت نہیں ہاں اتنا ضرور ہے کہ

میرے نزدیک خود کو دانا سمجھنے والا نادان اور قابل نفیر ہے“

طب کے معنی جادو (Magic) کے بھی آتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ رطل

مطبوب ای مسحور یعنی سحر زدہ شخص اور صحیح بخاری میں حدیث عائشہ سے بھی اس معنی کی تعین ہو جاتی ہے۔

”حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب یہودی نے رسول اللہ ﷺ

پر جادو کیا تو دو فرشتے آپ کے سر کے پاس دونوں پیروں کی جانب

بیٹھے ان میں سے ایک نے دریافت کیا اس شخص کا کیا حال ہے،

دوسرے نے جواب دیا کہ اس پر جادو کیا گیا پہلے نے دریافت کیا

کس نے اس پر جادو کیا تو دوسرے نے جواب دیا کہ فلاں یہودی

نے جادو کیا ہے“

ابو عبید نے لکھا ہے کہ مسحور کو مطبوب کہتے تھے اس لئے طب کو سحر

(Magic) کے لئے وہ کنایہ استعمال کرتے تھے جس طرح کہ وہ لاثراع (ڈنک زدہ) کو

کے جائے دوسری طرف متوجہ ہو جائے گی۔ جیسے کوئی شہسوار جنگ میں دشمن کا مقابلہ کر رہا ہو عین اسی وقت دوسری طرف اس کی توجہ ہٹ جائے تو پھر اس شہسوار کا کیا حشر ہو گا؟ لیکن یہ ضروری ہے کہ طبیعت کو قوت کی حفاظت میں لگایا جائے ورنہ مریض (Patient) کی حالت بگڑ جانے کا اندیشہ ہے اس لئے امکانی حد تک حفاظت قوت کی جائے

جب مرض (Discasc) انتہا کو پہنچ جائے اور اس میں وقوف و سکون پیدا ہو جائے تو اس کے استفرغ کی طرف توجہ کی جائے اور اسباب مرض کو جڑ سے کھودنے کی کوشش کرے اور جب انحطاط کا وقت آجائے تو یہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے، اس کی مثال اس دشمن کی سی ہے۔ جس کی قوت (Power) ختم ہو جائے اور وہ بالکل نہتا ہو تو اس کا گرفتار کرنا آسان ہوتا ہے اور جب وہ بھاگ نکلے تو اس وقت گرفتاری اور اسپکڑنے کے لئے اور بھی آسانی ہوگی کیونکہ ابتداء ہی میں اس کی قوت، حملے کے خطرات اور تیزی کے پیش نظر زیادہ ہوتی ہے یہی حال مرض کے استفرغ اور اس کی قوت کا ہے۔

حفظانِ صحت کے متعلق ہدایات نبویؐ

چونکہ جسم انسانی کی صحت و اعتدال اس رطوبت یک وجہ سے برقرار ہے جو حرارت (Heat) کا مقابلہ کرتی رہتی ہے اس لئے رطوبت ہی مادہ انسانیت ہے اور حرارت سے اس میں پختگی پیدا ہوتی ہے اور جو فضلات ہوتے ہیں اسے خارج کر دیتی ہے اور اس میں اصلاح و لطافت پیدا کرتی ہے اگر ایسا نہ ہو تو بدن (Body) فاسد ہو جائے اور اس کا بقا ممکن نہ رہے اسی طرح رطوبت حرارت کی غذا بھی ہے اگر یہ رطوبت نہ رہے تو بدن جل کر خشک ہو جائے اور اس میں فساد پیدا ہو جائے اس طرح دونوں کا

یہ خدائے پاک کی حکمت کاملہ کا مظہر ہے اور اس کی ربوبیت نامہ کا اعلان ہے کہ اس نے جس طرح اپنے بندوں کو بیماری (Discase) میں مبتلا کیا اسی طرح اس نے ان کی دوا سے اعانت فرما کر انہیں مسرور ہونے کا موقع بھی دیا جیسے اس نے بندوں کو گناہ میں مبتلا فرمایا ویسے ہی دوسری طرف انہیں توبہ و استغفار کی دولت سے نوازا اور وہ حسنات عطا فرمائے جو ان گناہوں کو مٹادیں اور مصائب و آلام عطا فرمایا جن سے ان کے گناہ دھل جائیں جس طرح خدا نے شیاطین کی ارواح خبیثہ میں مبتلا کیا ان کے مقابل پاکیزہ روحوں کی فوج کے ذریعہ ان کی اعانت فرمائی جو ملائکہ مقررین کے نام سے معروف و مشہور ہیں خدا نے اگر انسان (Human) و شہوت کا پتلا بنایا تو دوسرے جانب ان کی اعانت اس طرح فرمائی کہ انہیں شرعی لذت اور قضائے خواہشات کی دولت سے نوازا خدا نے جب کبھی کبھی انسان کو کسی اذیت سے دوچار کیا تو فوراً ہی دوسری جانب اس اذیت کے خلاف اعانت فرمائی اور اس سے اس کو نجات دلائی ہر جارح قوت کی مدافعت کی بھی پوری قوت عطا فرمائی اور علم کے اعتبار سے انسان میں تفاوت اور فرق قائم رکھا اور اللہ نے ان ساری چیزوں کے حصول اور ان تک پہنچنے کا علم عطا فرمایا۔

علاج سے ناواقف سے معالجہ کی مذمت

ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے عمرو بن شعیب سے یہ حدیث روایت کی ہے۔
 ”انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے علاج کیا اور اس سے پہلے اس علاج کا علم نہ تھا تو وہ ذمہ دار

ہے“
 مذکورہ بالا حدیث میں تین مہمات ہیں!!
 لغوی۔ فقہی۔ طبی

ہے اسی طرح اگر اس نے کسی بچہ کا مناسب وقت میں ختنہ کیا جبکہ بچہ کی عمر ختنہ کے قابل تھی اور ختنہ کرنے والے نے پوری مہارت (Experience) کا مظاہرہ کیا پھر بھی عضو یا خود بچہ اس ختنہ کے صدمے سے فوت ہو گیا تو کوئی تاوان نہیں ایسے ہی اگر کسی کا آپریشن (Operation) کیا اور آپریشن مناسب وقت اور بہتر طریقہ پر کیا گیا تھا خواہ آپریشن (Operation) کراہے والا نہایت سمجھدار ہو یا نہ ہو۔ اس نے آپریشن کا پورا حق ادا کر دیا مگر مریض آپریشن کی آیت کو برداشت نہ کر سکا اور مر گیا تو معالج پر کوئی تاوان نہیں ہو گا اسی طرح کسی کا خون نکالنا بہانا جس کی اجازت ہو بہانے والے کی اس میں کوئی غلطی نہ ہو۔ اس کا حکم بالاتفاق حدود قصاص میں خون بہانے کی طرح ہے اور حدود قصاص میں خون بہانا سب کے نزدیک درست ہے صرف امام ابو حنیفہ اس کے خلاف ہیں ان کا کہنا ہے کہ ایسا شخص ضمان یا تاوان کا مستحق ہے۔

اسی طرح تعزیر کا زخم کاری، یا مرد کا اپنی عورت کا مارنا یا استاد کا کسی بچہ کو مارنا اور کرانے پر لئے گئے جانور کو پھینا ان تمام صورتوں میں امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے علاوہ تمام لوگ عدم تاوان کے قائل ہیں امام شافعی نے جانور کی پٹائی کو اس سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔

اس باب میں اختلاف و اتفاق دونوں طریق سے اصل چیز یہ ہے کہ زخم کاری کا جرم بالاتفاق دیت واجب کرتا ہے اور جس زخم کاری کا عمل میں لانا واجب ہے اس سے پہنچنے والا صدمہ و زخم قانوناً معاف ہے اور ان دونوں کے درمیان جو صورتیں ہیں ان میں اختلاف ہے چنانچہ امام ابو حنیفہ نے مطلقاً تاوان واجب کیا۔ امام احمد مالک نے ضمان معاف کر دیا ہے اور امام شافعی نے مقدر و غیر مقدر کے درمیان فرق کیا ہے کہ اگر مقدر ہو تو معاف ہے اور غیر مقدر ہو تو اس میں تاوان واجب قرار دیا امام ابو حنیفہ نے

طریقہ علاج پر ایک بحث

ماہر طبیب (Skilled Physican) تو وہی ہے جو آسان طریقہ علاج اختیار کرے کسی مشکل طریقہ علاج کی طرف اس کا رجحان نہ ہو۔ ہلکے علاج سے قوی علاج کی طرف بتدریج چلنا چاہئے۔ جہاں مریض کی قوت ختم ہونے کا اندیشہ ہو وہاں علاج کی ابتداء قوی ترین طریقہ سے کرنا چاہیے معالجہ میں ایک ہی انداز پر نہیں رہنا چاہیے کہ کہیں طبیعت دوا کی خوگر نہ ہو جائے اور علاج دوا کے طریقہ سے متاثر ہی نہ ہو معالجہ کو موسم کی سختی دیکھتے ہوئے قوی ادویہ تجویز نہ کرنی چاہئے بلکہ ممکن حد تک علاج بالغذاء سے کام لے شروع میں دوا کو ہاتھ بھی نہ لگائے اگر طبیب کو شک ہے کہ مرض حار ہے یا بارد تو جب تک یہ بات طے نہ ہو جائے علاج (Tretment) میں پیش قدمی نہ کرے اور جس دوا کا نتیجہ معلوم نہ ہو یا اس کے اچھے برے کا سے تجربہ نہ ہو اس کو ہرگز استعمال نہ کرے اور اگر ضرر کا اندیشہ (Meditation) نہ ہو تو تجربہ کرنے میں کوئی حرج نہیں

اگر کئی بیماریاں (Discase) ایک ساتھ ہوں تو ابتداء اس کا علاج کرے جس میں حسب ذیل تین باتوں میں سے کوئی خاص طور پر نہ ہو اول یہ کہ دوسرے مرض کا اچھا ہونا اس کے اچھے ہونے پر موقوف ہو۔ مثلاً ورم و زخم تو اس میں ورم کا علاج پہلے کیا جائے

دوسرے یہ کہ ایک مرض دوسرے مرض کا سبب ہو جیسے سدہ اور حمی عفنہ اس میں ازالہ سبب (Reason) سے علاج شروع کرنا چاہئے۔

تیسرے یہ کہ ایک مرض دوسرے کے مقابلہ میں اہم ہو جیسے حاد و مزمن تو اس میں حاد کا علاج پہلے کرنا چاہئے مگر اس کے ساتھ ہی دوسرے سے بے خبر نہ ہو

اس پر نگاہ رکھی کہ اس عمل کی اجازت سلامتی کے ساتھ مشروط تھی امام احمد مالک نے اجازت ہی کو معافی ضمان کا سبب ٹھہرایا اور امام شافعی نے غیر ارادی طور پر پہنچنے والے ضرر کو کوئی اہمیت نہیں دی اس لئے کہ نص قرآنی موجود ہے لیکن غیر مقدر میں تعزیرات و تادیبات کی طرح اجتہادی ہے ایسی صورت میں جب کوئی نقصان (Loss) ہو واجب ہوگی کیونکہ اس میں دشمنی کا شبہ ہو سکتا ہے

جاہل و ناواقف طبیب کا حکم

دوسری قسم (Second Kind) ایسا طبیب (Physician) جو فن طب سے نابلد ہو اور لاعلمی کے باوجود پریکٹس کر رہا ہے ایسے شخص سے اگر نقصان ہو جائے تو ایسی صورت میں دیکھا جائے گا کہ مریض یہ جانتے ہوئے کہ یہ اس فن سے نا آشنا ہے اس کو علاج کی اجازت دے دی، اور اتلاف جان یا عضو ضائع ہو گیا تو اس کے ذمہ تاوان نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ یہ صوت حدیث نبوی کے مخالف بھی ہے اس لئے کہ سیاق اور انداز کلام اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اس نے مریض کو دھوکہ دیا اور اس کو اس وہم میں مبتلا کیا کہ وہ ایک ماہر طبیب (Skilled Physician) ہے حالانکہ وہ طبیب نہیں تھا اور اگر مریض (Patient) کو گمان ہو کہ وہ طبیب سمجھ کر اس نے اس کو اجازت دی تو طبیب (Physician) اپنی غلطی اور خطا کے حرم کا ضامن ہو گا اور اگر اس نے پریکٹس کے لئے کوئی نسخہ تجویز کیا اور مریض نے یہ سمجھ کر کہ یہ ایک ماہر طبیب ہے اس کا نسخہ استعمال کیا جس سے وہ مر گیا تو اسے تاوان دینا ہو گا اس سلسلہ میں حدیث (Hadis) کا انداز بیان بالکل واضح اور ظاہر ہے

المال سے دیجائے گی دوسری یہ کہ طبیب کی آمدنی کے مطابق تاوان دلایا جائے گا۔
احمد بن حنبل نے "خطا الامام والحاکم" میں اس کا ذکر تفصیل سے کیا ہے۔

طیب کی حیثیت

پانچویں قسم (Fifth Kind) طبیب ہر فن ہے اور اس کی
پریکٹس (Practice) بھی مکمل ہے اس نے کسی چھ یا کسی مرد یا کسی پاگل کی رسولی کا بغیر
اجازت (Without Permission) یا اس کے ولی سے اجازت لے کر آپریشن کیا
جس سے اس کے عضو کو نقصان پہنچا تو اس سلسلہ میں ہمارے اصحاب کا خیال ہے کہ
اسے تاوان دینا ہو گا اس لئے کہ اس نے بلا اجازت یہ عمل کیا اگر بالغ تھا اس نے خود
اجازت دی (Permission) یا بچے مجھوں کے ولی نے اجازت دی تو اس صورت میں
تاوان واجب نہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس پر مطلقاً تاوان نہ لگایا جائے اس لئے کہ
طیب اس کا خیر خواہ تھا اور محسن لوگوں پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی لیکن اگر وہ
ظالم ہے تو اس صورت میں دی گئی اجازت کے باوجود بھی اسے تاوان دینا ہو اور اگر ظالم
نہیں تو تاوان کی کوئی بات نہیں اگر یہ کیا جائے کہ وہ بلا اجازت (Without Permission)
کی صورت میں ظالم ہے اور اجازت کے ساتھ اس نے عمل کیا تو ظالم نہیں تو اس کا
جواب یہ ہے کہ ظلم و عدم ظلم کا تعلق اس کے عمل ہی سے ہے اس لئے اجازت
اور عدم اجازت کا اس میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا حقیقت یہ ہے کہ یہ مسئلہ غور طلب
ہے

معرفت تھی تو گویا اس نے جہالت (Ignorance) و ناواقفیت کے ساتھ علاج (Treatment) کر کے دوسروں کی جان لینے کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کیا اور جس چیز کا اسے علم نہ تھا اس نے جسارت کے ساتھ اس کے لئے قدم اٹھایا گویا اس نے مریض (Patient) کو دھوکا دیا، اسی لئے اس پر تاوان دینا لازم ہو گا اس پر تمام اہل علم کا اجماع ہے

خطابی نے بیان کیا کہ مجھے اس سلسلے میں کوئی اختلاف روایت نہیں ملی کہ معالج کی تعدی کی وجہ سے مریض جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تو اس کا تاوان اسے دینا ہو گا اور جو طبیب علم یا عمل کے اعتبار سے ناقص اور ناواقف ہو اسے نہ علم کا پتہ نہ عملی تجربہ حاصل پھر بھی پریکٹس (Practice) کرتا ہے، تو وہ ظالم ہے ایسا طبیب (Physician) جب کسی مریض کو ہاتھ لگائے اور اس کے بجائے عمل سے مریض موت کے گھاٹ اتر جائے تو اسے اس کی دیت دینی ہو گی البتہ قصاص اس کے ذمہ نہ ہو گا اس لئے کہ وہ مریض کی اجازت کے بغیر اس کے علاج (Treatment) میں نہیں لگا تھا اور معالج کا گناہ اس کی عقل و فہم کے مطابق ہی ثابت ہو اعام فقہاء کا یہی قول ہے اس کی تفصیل پورے طور پر یوں سمجھئے کہ اس کی کل پانچ قسمیں ہیں

پہلی قسم (First Kind)

طبیب ماہر ہے وہ صنعت طب سے بھی پوری طرح باخبر ہے اس کی پریکٹس بے داغ رہی ہے ایسے طبیب (Physician) کو قانونی اور شرعی طور پر اجازت ہے کہ وہ علاج کرے۔ اب جس کا وہ علاج کر رہا ہے اتفاقاً اس کا کوئی عضو یا اس کی کوئی صفت ضائع ہو گئی یا بذات خود مریض اس کے علاج کے نتیجہ میں ختم ہو جائے تو ایسے شخص پر بالاتفاق کوئی تاوان نہ ہو گا اس لئے کہ یہ زخموں کی زیریں ہے جس کی اجازت دی گئی

اور جب مرض و عرض ایک ساتھ جمع ہوں تو مرض سے ابتدا ہونی چاہئے ہاں اس صورت میں جبکہ عرض مرض سے قوی تر ہو۔ جیسے قونج کہ اس میں درد کو پہلے ختم کیا جائے سدے کا علاج کیا جائے اگر یہ ممکن ہو کہ معالجہ بذریعہ استفرانغ کے جائے مریض کو بھوک روزہ یا نیند سے سکون ہو جائے تو ہرگز استفرانغ نہ کیا جائے اور اگر صحت کی حفاظت پیش نظر ہو تو حفاظت بالمثل (Protectim Health) کی جائے اور اگر انتقال مرض بہتر ہو تو کسی مخالف دوا (Medicine) سے اس کو منتقل کر دیا جائے۔

مرض کے مختلف درجات

مرض چار دور سے گذرتا ہے۔ ابتداء، تزايد، انتہاء، انحطاط

طیبیب (Physicians) کو ان چاروں دور میں سے ہر ایک دور کی رعایت کرنی ضروری ہے ہر دور کی مناسبت سے اس کے حالات کی رعایت کرتے ہوئے ایسی دوائیں (Medicine) اور تدابیر اختیار کرے جو اس حالت کے لئے درست ہوں چنانچہ جب اسے ابتداء مرض میں محسوس ہو کہ طبیعت (Condition) فضلات کو حرکت میں لانے اور اس کے نفع کے لئے استفرانغ کی محتاج ہے تو فوراً نفع کی تدبیر کرنی چاہئے۔ اور نفع مادہ ہوتے ہی اس کا استفرانغ کرنا چاہئے اگر ابتداء مرض اس تحریک کی اجازت (Permission) کسی خاص وجہ سے نہ دے تو اس سے پرہیز کرنا چاہئے یا مریض کی قوت کمزور ہو اور استفرانغ کو برداشت نہ کر سکے یا موسم سرما ہو یا اور کوئی گڑ بڑی پیدا ہو گئی ہو تو اسے پوری طرح اس سے بچنا چاہئے۔ بالخصوص ایسی حماقت تزايد مرض کے وقت تو ہرگز نہ کرنی چاہئے اس لئے ایسے موقع پر اگر ایسا کیا گیا تو طبیعت کے لئے دوائیں مشغول ہونے کی وجہ سے الجھن پیدا ہو جائے گی اور تدبیر اور مقابلہ علت

کفایتِ مطبوع کہتے تھے اسی طرح سلیم کا استعمال بطور کنایتِ خوش خالی کے کرتے تھے جس طرح کہ مغازہ ان اسپٹل میدانوں کو کہتے ہیں جہاں پانی کا دور دور تک پتہ نہ ہو۔ اور اسے بطور فال کے موت سے کامیابی موت سے بچنے میں بھی استعمال (Use) کرتے ہیں اور اسی وجہ (Reason) اسے لفظ مغازة جان لیو امید انوں کے لئے بھی لایا جاتا ہے اور کبھی بیماری (Discase) میں طب کا لفظ استعمال کرتے ہیں ابن ابی اسلت کا یہ شعر اس کی شہادت میں پیش ہے۔

ترجمہ

”کیا کوئی میرا پیغام حسان کو پہنچانے والا ہے کہ تمہارا مرض جاوہ ہے یا جنون ہے“

جماشی کا شعر ہے

”اگر تم بیمار ہو تو تم ہمیشہ اسی طرح رہو گے اور اگر سحر زدہ ہو تو اثر جلدی ختم نہیں ہوتا“

شاعر (Poet) نے اس شعر میں مطبوع سے مراد سحر زدہ لیا ہے اور مسحور سے مراد بیمار لیا ہے جو ہری نے لکھا ہے کہ بیمار شخص پر بھی لفظ مسحور کا اطلاق ہوتا ہے شاعر (Poet) کے اس شعر کا مفہوم یہ ہے کہ اگر اس شخص نے مجھے تجھ سے محبت (Love) سے جدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے برقرار اور ہمیشہ باقی (Remaing) رہنے کی دعا کرتا ہوں میں اس کا ازالہ نہیں خواہ وہ کوئی جادو ہونہ کوئی مرض ہو

یاد رکھیں کہ شرعی حیثیت سے جاہل طبیب (Physician) پر تاوان واجب ہو گا اس نے جب فن طب اور اس کے عمل کو جانا نہیں اور نہ اسے پہلے اس کا

چولی دامن کا ساتھ ہے ہر ایک دوسرے کا محتاج (Needy) ہے اور ایک دوسرے کے بغیر کسی کا قوام و قیام ممکن ہی نہیں اور بدن کا قوام بھی ان ہی دونوں کامر ہون منت ہے ان میں سے ہر ایک دوسرے کے لئے مادہ کی حیثیت رکھتا ہے چنانچہ حرارت رطوبت کے لئے ایک ایسا مادہ ہے جو اس حرارت (Heat) ہے اس کی حفاظت کرتا ہے اور یہی حرارت رطوبت کو فساد و استحالہ غیر ضروریہ سے روکتی ہے اور رطوبت حرارت کے لئے مادہ ہے جو اسے غذا فراہم کرتا ہے اور اسے لے کر چلنا رطوبت ہی کا کام ہے ان میں سے کوئی اگر دوسرے سے زیادہ ہو جائے تو بدن کے مزاج میں اسی کمی و زیادتی کے تناسب سے انحراف پیدا ہو جائے گا چنانچہ حررت برابر رطوبت کو تحلیل کرتی رہتی ہے اور بدن کو برابر اس چیز کی ضرورت (Need) رہتی ہے جو حرارت (Heat) کی تحلیل سے کم ہو کر لوٹتی ہے اس لئے کہ بدن انسانی کو اسے باقی رکھنا ہوتا ہے اس لئے اس ضرورت کی تلافی بھی ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ یہ تلافی طعام و شراب ہی سے ہو سکتی ہے اسی طرح اگر تحلیل ہونے کی مقدار اپنے تناسب سے بڑھ جائے تو حرارت میں کمی آجائے گی اور وہ بدن کے فضلات کو تحلیل نہ کر پائے گی

پھر اس تحلیل سے موادِ دیہ کی افزائش ہوگی جس سے بدن میں خرابی اور فساد پیدا ہوگا پھر اس موادِ دیہ اور اعضاء کے قبول مواد اور استعداد قبولیت کی بنا پر مختلف قسم کے امراض (Disease) پیدا ہوں گے اس پوری تفصیل کے لئے قرآن مجید کا یہ ایک ٹکڑا کافی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

وکلوا واشربوا ولا تسرفوا کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو (اعراف-۳۱)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ ہدایت فرمائی کہ بدن میں کھانے پینے کی اس قسم کو داخل کرو جو بدل ماحلل ہو سکے اور کھانے پینے کی مقدار کیفیت

ایسی ہو جو بدن کو نفع پہنچا سکے اس سے جہاں آگے بڑھا تو اسراف کا شکار ہو اور یہی دونوں چیزیں صحت (Health) کے لئے مضر اور بیماری (Disease) کا باعث ہیں یعنی بالکل نہ کھانا پینا کھانے پینے میں زیادتی اور اسراف۔

اس سے معلوم ہوا کہ حفظان صحت (Health Protection) کے لئے قرآن مجید کے یہ دو کلمے کتنی اہمیت رکھتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ بدن ہمیشہ تحلیل اور مکافات تحلیل میں لگا رہتا ہے اور جب یہ تحلیل زیادہ ہو گا تو سا کے مادہ رطوبت کے ختم ہو جاتی ہے جو حرارت کا مادہ ہے اور جب حرارت میں ضعف پیدا ہو گا تو ہضم میں کمزوری پیدا ہوگی اور یہ سلسلہ برابر آگے بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ رطوبت بالکل ختم ہو جاتی ہے جس سے حرارت کلیتہً بجھ جاتی ہے پھر انسان کی مقررہ مدت آجاتی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے کہ وہ وہاں تک ضرور پہنچے گا

انسان (Human) کا اپنا علاج اور کسی غیر کا علاج صرف بدن کی اس حد تک حفاظت (Protection) کرتا ہے کہ وہ کبھی اس حالت تک نہ پہنچ جاوے، اس علاج کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ حرارت و رطوبت جن پر صحت و جوانی کی بقا اور انکی قوت کا انحصار ہے ہمیشہ برقرار رہیں گے اسلئے کہ یہ چیز تو پوری انسانی برادری میں کسی کو بھی نصیب نہیں بلکہ ڈاکٹر (Doctor) اور طبیب (Physician) کا مطمع نظر یہ ہوتا ہے کہ وہ رطوبت کو مفادات مثلاً عفونت وغیرہ سے محفوظ رکھے اور حرارت کو ایسی چیزوں سے چائے جو اس کو کمزور کر دیتی ہیں اور ان دونوں میں کسی ایسی تدبیر سے توازن قائم کر دے جس نے انسانی بدن برقرار ہے کیونکہ اسی توازن سے آسمان و زمین اور تمام مخلوقات قائم ہیں اگر توازن نہ ہو تو سب برباد ہو جائیں اور جس نے بھی ہدایات نبوی پر بظن عمیق غور کیا تو اسے یہی ہدایت سب سے افضل و اعلیٰ معلوم ہوگی جس کے

ذریعہ حفظان صحت ممکن ہے اس لئے کہ حفظان صحت (Health Protation) کا سارا دار و مدار کھانے پینے، رہنے، سہنے، پہننے، ہوا، نیند، بیداری، حرکت و سکون جماع، استفراغ اور احتباس کی عمدہ تدبیر پر ہوتا ہے اگر انسان (Human) کو یہ تمام چیزیں بدن جائے قیام عمر اور عادت کے مناسب و مطابق ملتی رہیں تو وہ ہمیشہ صحت مند رہے گا یا صحت کا غلبہ اس پر رہے گا یہاں تک کہ موت کا مقررہ وقت آ پہنچے

چونکہ صحت دعائیت اللہ تعالیٰ کی اپنے بندہ پر سب سے بڑی اور اہم نعمت ہے اور اس کے عطیات و انعامات میں سب سے عمدہ ترین اور کامل ترین ہے بلکہ مطلق عافیت ہی اسکی سب سے بڑی اور اعلیٰ نعمت ہے لہذا اس شخص کے لئے ضروری ہے جسے توفیق الہی کا کوئی حصہ ملا ہو کہ وہ اپنی صحت و عافیت کی حفاظت و مراعات اور اس کی نگہبانی اور نگرانی ان تمام چیزوں سے کرے جو صحت کے منافی ہیں اور جس سے صحت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ (Meditation) ہے امام بخاری نے اپنی بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے انہوں نے بیان کیا پیغمبر خدا نے فرمایا کہ دو نعمتیں انسان پر ایسی ہیں جن میں اکثر لوگ غفلت کر جاتے ہیں ایک صحت اور دوسرے فارغ البالی ترقی و غیرہ نے عبید اللہ بن محسن انصاری سے یہ حدیث روایت کی ہے انہوں نے بیان کیا کہ

پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ جس نے صبح کیا اور اس کا جسم بہ عافیت رہا وہ اپنے خاندان میں مامون ہو گا اس کے پاس اس دن کی روزی ہو گی گویا پوری دنیا اس کے سامنے لا کر رکھ دی گئی ہے

نبی ﷺ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے عطا کردہ نعمت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور یوں کہا جائے گا کہ ہم نے

تمہارے جسم کو تندرست نہیں بنایا تھا اور تمہیں آب سرد سے ہم نے سیراب نہیں کیا تھا؟

اسی قسم سے وہ قول بھی ہے جو ہمارے اسلاف نے اس آیت کے بارے میں

فرمایا ہے

پھر اس دن نعمت کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا یعنی صحت کے

متعلق تم سے پوچھا جائے گا

مسند امام احمد میں مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عباس سے فرمایا :-

اے عباس اے رسول خدا کے چچا! دنیا اور آخرت دونوں میں اللہ سے مہافیت

مانگئے۔

”مسند احمد ہی میں حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے انہوں

نے بیان کیا کہ میں نے پیغمبر خدا کو فرماتے ہوئے سنا کہ خدا سے

یقین اور عافیت طلب کرو اس لئے کہ کسی کو یقین کے بعد جو سب

سے بڑی دولت ملی ہے وہ عافیت ہے“

اس حدیث میں دنیا و آخرت دونوں کی عافیت کو یکجا کر دیا کیوں کہ دنیا و آخرت

میں بندہ کی پوری طور پر اصلاح یقین و عافیت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی چنانچہ یقین

کے ذریعہ آخرت کے عذاب کا دفاع ہوتا ہے اور عافیت سے دنیا کے تمام قلبی و جسمانی

امراض دور ہوتے ہیں۔

سنن نسائی میں حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ

رسول ﷺ نے فرمایا :-

”اللہ تعالیٰ سے تم فضل و عافیت اور صحت طلب کرو اس لئے کہ

کسی کو یقین کے بعد صحتمدی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں عطا کی

گئی ہے۔“

انہیں تین کے ذریعہ ہر طرح کے شرور سے چمنا ممکن ہے شرور ماضیہ کا ازالہ فضل کے ذریعہ اور موجود شرور کا دفاع عافیت کے ذریعہ اور آئندہ کے متوقع شرور سے بچاؤ صحت (Health) کے ذریعہ ممکن ہے اگر یہ تینوں حاصل ہو جائیں تو دائمی اور دائمی عافیت نصیب ہو جائے ترمذی میں مرفوعاً روایت ہے۔

”خدا سے جس چیز کا سوال کیا جاتا ہے اس میں سب سے اس کے

نزدیک پسندیدہ عافیت کا سوال ہے“

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے ابوہریرہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول مجھے صحت و عافیت دی جائے اور میں اس پر شکر ادا کروں یہ بہتر ہے اس سے کہ مجھے آزمائش میں مبتلا کیا جائے اور اس پر میں صبر کروں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پیغمبر خدا بھی تمہارے ساتھ عافیت ہی کو بہتر سمجھا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا اور آپ سے عرض کیا کہ ہجگانہ نماز کی ادائیگی کے بعد میں خدا سے کس چیز کا سوال کروں؟ آپ نے فرمایا کہ خدا سے عافیت طلب کرو، اس کو آپ نے دوبار کہا اور تیسری مرتبہ فرمایا کہ دنیا اور آخرت دونوں میں عافیت طلب کرو۔

جب صحت و عافیت کا یہ مقام ہے، تو اس کی مناسبت و رعایت سے ہم یہاں ہدایات نبوی (Instruction of Nabawi Piece be upon him) اور سنن کا ذکر کریں گے جو شخص ان میں غور و فکر کرے گا اسے یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آ جائے گی، کہ مطلقاً یہ کامل ترین ہدایات ہیں جن سے جسمانی و قلبی صحت کی حفاظت کلی طور پر کی سکتی ہے اس کے ساتھ دنیاوی و اخروی زندگی کی حفاظت ہو سکتی ہے اللہ ہی مددگار ہے اور اسی پر بھروسہ ہے، اس کے سوا کوئی طاقت و قوت نہیں۔

ریاضت جسم انسانی



آپ کی حرکت و سکون کا انداز یعنی آپ کی ریاضت کے سلسلے میں پوری ایک مضمون بیان کرتے ہیں تاکہ آپ کے طریقہ کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ آپ کی ریاضت کا انداز نہایت درجہ کامل بہتر اور موزوں ترین تھا۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ انسان اپنے بقاء کے لیے غذا و مشروب کا محتاج ہے، اور غذا کا ہر جزو بدن میں جائے ایسا بھی نہیں ہوتا، بلکہ ہر ہضم (Digestive) کے موقع پر غذا کا کچھ نہ کچھ حصہ باقی رہ جاتا ضروری ہے جب ہضم کا یہ پسماندہ حصہ جو جزو بدن نہیں ہو سکا تھا ایک مدت تک جمع ہوتے ہوئے، بڑی مقدار میں اکٹھا ہو جاتا ہے اور اسکی کیت کے ساتھ کیفیت میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے تو پھر کیت سے یہ نقصان (LOSS) ہوتا ہے کہ سدے پیدا کر دیتا ہے اور بدن میں گرانی کا سبب بن جاتا ہے اس سے مرض امتباس پیدا ہوتا ہے اور اگر استفراغ کیا جاتے تو بدن میں دواؤں کی وجہ سے ہونے والے استفراغ سے اذیت پہنچ جاتی ہے اس لئے کہ مستفراغ دوائیں اکثر تیز ہوتی ہیں یہاں تک کہ ان کی تیزی اور سمیت دور دور تک سرایت کر جاتی ہے اور اس استفراغ سے بدن کے اچھے اجزاء بھی بدن سے خارج ہو جاتے ہیں اور کبھی کیفیت سے ضرر پہنچتا ہے، اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بدن میں سخونت پیدا ہو جاتی ہے، یا بدن متعفن ہو جاتا ہے، یا کبھی بالکل سرد پڑ جاتا ہے یا اسکی کیفیت کے اثرات یہاں تک پہنچتے ہیں کہ حرارت عزیز اسکی پختگی نہیں کر پاتی۔

فضلات کے سدے بہر حال نقصان دہ ہیں، چھوڑ دیئے جائیں تب بھی اور اگر استفراغ کیا جائے تب بھی مضر ہیں، اور فضلات کی افزائش کو روکنے میں سب سے زیادہ معاون حرکت انسانی ہے، اس لیے کہ حرکت انسانی سے اعضاء میں حرارت (Heat) آجاتی ہے، اور اعضاء سے فضلات اس حرارت کے باعث باہر نکل پڑتے ہیں اور اس کی حرکت کی وجہ سے فضلات اور سدے بہت دنوں تک اکٹھا نہیں ہو پاتے اور بدن میں پھرتی اور نشاط جاری ساری ہو جاتی ہے، اور اس میں غذا قبول کرنے کی صلاحیت ابھرتی ہے، جوڑ مضبوط ہوتے ہیں، رگوں اور پٹھوں میں جان پڑ جاتی ہے اور تمام مادی امراض سے ربائی ہو جاتی ہے اور اکثر امراض (Diseases) ہو مزاجی سے بھی نجات مل جاتی ہے، بشرطیکہ ریاضت مقررہ مقدار میں وقت متعین پر کی جائے اس سے دوسری تدابیر بھی درست ہو جاتی ہیں۔

ریاضت (Practice) کا وقت غذا کے معدہ سے خالی ہو جانے اور پورے طور پر ہضم ہو جانے کے بعد ہے، اسی معتدل ریاضت سے بشرہ میں سرخی آجاتی ہے، سانس بڑا ہوتا ہے، اور بدن نم ہوتا ہے، لیکن جس ریاضت میں پسینہ بہہ پڑے تو وہ مفرط ہے جس عضو کو بھی ریاضت (Practice) میں لگا دیا جائے، اس سے اس کی قوت (Power) بڑھ جاتی ہے، بالخصوص مذکورہ بالا طریقہ اس کا حافظہ قوی ہو جاتا ہے اور جو اپنی فکر کو کام میں لگا دے، اس کی قوت مفکرہ قوی ہو جاتی ہے، بدن کے ہر عضو کے لیے الگ الگ ریاضت کا انداز ہے، سینے کے لیے تجوید قرآن ریاضت ہے، اس میں ابتداء مدہم آواز سے شروع کرنے پھر بتدریج آواز بلند کی جائے، کان کی ریاضت بتدریج آواز کے سننے سے ہوتی ہے، اور زبان کی ریاضت (Pratice) گفتگو کے ذریعہ اسی طرح نگاہ کی ریاضت دیکھنے سے اور پیروں کی ریاضت بتدریج آہستہ آہستہ چلنے سے ہو

الغائطِ اولامستم النساء فلمه تجدو ماءً فتمموا صعيداً

طیباً

”تم بیمار ہو یا سفر کر رہے ہو یا تم میں سے کوئی پاخانہ سے واپس ہو یا تم نے عورتوں سے جماع کیا ہو اور تم کو پانی میسر نہ ہو تو پاک مٹی سے تمیم کر لیا کرو۔ یہاں مریض (Patient) کو پانی (Water) سے پرہیز کی ہدایت ہے اس لئے کہ مریض (Patient) کو اس سے ضرر کا اندیشہ ہے حدیث (Hadis) سے بھی پرہیز کی تائید ہوتی ہے چنانچہ ام المذربنت قیس انصاریہ کی حدیث میں ہے!!

”آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تشریف لائے آپ کے ہمراہ حضرت علیؓ بھی تھے جو بیماری کی وجہ سے کمزور ناتواں تھے ہمارے یہاں کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے جناب نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر اس کے کھانے میں مشغول ہو گئے اور حضرت علیؓ بھی اس سے چن کر کھانے لگے اس پر پیغمبر خدا نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا اے علی تم بہت ناتواں ہو یہاں تک کہ حضرت علیؓ نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور یہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے جو اور چقندے آمیزے آتش تیار کیا تھا اسے آپ کے پاس لائی رسول اللہ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اسے لو یہ تمہارے لیے بہت نفع بخش ہے دوسرے لفظوں میں یہ مذکور ہے کہ اس میں لگ جاؤ کیونکہ تمہارے لئے زیادہ مناسب ہے۔

سنن ابن ماجہ میں بھی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے ایک روایت مذکور ہے!!

”میں نے بیان کیا کہ میں رسول خدا ﷺ کے پاس آیا آپ کے

آگے روٹی اور کھجور رکھی ہوئی تھی آپ نے مجھ سے فرمایا کہ قریب

آ جاؤ اور کھاؤ میں نے ایک کھجور اٹھائی اور کھانے لگا آپ نے فرمایا

سوتا ہے اور ہر گره پر پڑھتا ہے کہ رات گہری لمبی ہے، سوتے رہو، اگر وہ بیدار ہو کر خدا کو یاد کیا تو ایک گره کھل جاتی ہے، پھر اگر وہ وضو کر لیا تو دوسری گره کھل جاتی ہے، اور اگر اس نے نماز پڑھ لی تو پھر ساری گرهیں کھل جاتی ہیں، اور سونے والا چاق و چوبند ہو جاتا ہے اور اگر اس نے ایسا نہیں کیا، تو نفس کی خباثت کے ساتھ طبیعت میں کسل پیدا ہو جاتا ہے“

شرعی روزے کے حفظان صحت (Health Protection) کے لیے مفید ہونے اور نفس اور بدن دونوں ہی کے لیے بہترین ریاضت ہونے کا کون انکار کر سکتا ہے جس کو بھی عقل سلیم ہوگی وہ اس کی خوبیوں کا بہر حال اعتراف کرے گا۔

اسی طرح جہاد کو دیکھئے کہ اس میں کتنی حرکات دریاضات ہیں، جن سے جسم انسانی میں قوت پڑتی ہے اور یہ حفظان صحت، بدن و دل کی پختگی اور ان دونوں کے فضلات روہ کو خارج کرنے کا بہترین طریقہ ہے اور اسی سے رنج و غم اور حزن و ملال دور ہوتا ہے جس کی اہمیت صرف خوش نصیب لوگ ہی سمجھ پاتے ہیں اسی طرح سے حج اور اس کے اعمال قربانی، گھوڑوں کی دوڑ کا مقابلہ، نیزہ بازی، تیر اندازی اور ضروریات زندگی کے لیے چلنا پھرنا، بھائیوں کی خبر گیری ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان میں سے بیمار لوگوں کی مزاج پر سی اور ان کے جنازوں کو کندھا دے کر مدفن تک پہنچانے کا مال ہے اور ایسے ہی جمعہ اور دوسری نمازوں کی جماعت میں شرکت کرنے کے لیے مسجدوں تک چل کر آنا جانا، وضو اور غسل کی حرکات وغیرہ۔

دیکھا آپ نے کہ یہ وہ ریاضتیں ہیں جن سے حفظان صحت (Health Protection) کے اصول کی نشاندہی ہوتی ہے ایک مسلمان کی صحت (Health) ان ریاضتوں اور اعمال

کے ذریعہ بازیاب ہوتی ہے جسم سے غیر ضروری فضلات خارج ہوتے ہیں یہ تو دنیاوی منافع رہے، پھر اس کو شریعت محمدی اور دنیا و آخرت کی بھلائیوں تک پہنچنے کے لیے بنایا اور دنیا و آخرت کے شرور کے بچنے کا ذریعہ بنایا، یہ مستزاد منافع ہیں۔

اس بیان سے آپ کو بخوبی معلوم ہو گیا ہو گا کہ آپ کی سنت میں معروف طب سے کہیں زیادہ دلوں اور جسموں کی حفاظت اور صحت کے لیے نسخے موجود ہیں اور اسی طریقہ نبوی کو اپنا کر حفظان صحت (Health Protection) ممکن ہے، اور دلوں اور جسموں کی جملہ بیماریوں کا علاج کیا جاسکتا ہے جس کو پیغمبر خدا کے علم بالغ و ہدایت کا کامل کا یقین ہو گیا، وہ جانتا ہے کہ اس سے آگے کوئی دوسرا راستہ خیر اور بھلائی کا نہ جسم کے لیے نہ قلب کے لیے اور نہ دنیا و آخرت کے دوسرے مراحل کے لئے ہے۔

حفظان صحت کے نبوی اصول و ہیز کے طریقے اور منافع علاج حقیقت میں دو چیزوں پر عمل کرنے کا نام ہے ایک پر ہیز دوسرے حفظان صحت جب کبھی صحت کے گڑبڑ ہونے کا اندازہ ہو تو مناسب استفرارغ سے کام لیا جائے، الغرض طب کا مدار انہیں تین قواعد پر ہے۔ پر ہیز دو طرح کے ہوتے ہیں۔

۱ ایسا پر ہیز جس سے بیماری (Disease) پاس نہ پھٹکے

۲ ایسا پر ہیز جس سے مزید اضافہ بیماری میں نہ ہو۔ بلکہ مرض جس حال میں ہے کم از کم اسی جگہ رہ جائے۔

۳ پہلے پر ہیز کا تعلق تندرستوں سے اور دوسرے کا مریضوں سے ہے اس لیے کہ جب مریض پر ہیز کرتا ہے تو اس کی بیماری بجائے بڑھنے کے رک جاتی ہے اور قوتوں کو اس کے دفاع کا موقع ملتا ہے پر ہیز کے سلسلے میں اصل قرآن کی یہ آیت ہے۔

وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِنَ

جاتی ہے لیکن گھوڑے کی سواری، تیر اندازی، پہلوانی، کشتی اور دوڑنے میں مقابلہ یہ سب جسم کی ریاضت (Practice) ہیں، اس سے نرمی (دائمی) امراض (Diseases) ہمیشہ کے لیے جڑ سے ختم جیسے جدام، استسقاء اور قونج وغیرہ۔

نفس انسانی کی ریاضت (Practice) کا طریقہ حصول علم و ادب، مسرت و شادمانی صبر و استقلال، پیش قدمی اور سخاوت، کار خیر وغیرہ ہیں جن سے نفس کی ریاضت ہوتی ہے اور نفس کی سب سے بڑی ریاضت مستقل مزاجی، محبت، شجاعت اور احسان ہے، چنانچہ ان چیزوں کے ذریعہ آہستہ آہستہ نفس کی ریاضت برابر ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ یہ صفات نفوس انسانی میں راسخ ہو جاتی ہیں۔ اور ملکات کی حیثیت اختیار کر لیتی ہیں۔

اب اگر اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کو بطور غائر دیکھیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ کا طریقہ حفظانِ صحت اور حفظانِ قوی کا اعلیٰ ترین فارمولہ ہے اور اسی سے سعادت دارین بھی وابستہ ہے

یہ ایک حقیقت ہے کہ نماز فی نفسہ حفظانِ صحت (Health Protection) اس کی ادائیگی سے اخلاط جسم انسانی اور فضلات رویہ میں کمی آتی ہے، اور یہ چیز بدن کے لیے مفید ترین ہے، مزید برآں ایمان کی حفاظت اور اس کی تقویت بھی اس سے حاصل ہوتی ہے اور سعادت دارین کا راز مضمحل ہے، اسی طرح رات کو نماز پڑھنا حفظانِ صحت (Health Protection) کا اعلیٰ ترین ذریعہ ہے اور امراض مزمنہ میں سے اکثر کو روکنے کے لیے مفید ترین نسخہ ہے اور اس سے بدن روح اور دل میں نشاط پیدا ہوتا ہے جیسا کہ صحیحین میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا!!

”شیطان تم میں سے ہر ایک کی گدی پر تین گرہ لگاتا ہے جب وہ

کہ تم کھجور کھا رہے ہو۔ جب کہ تم کو آشوب چشم ہے میں نے عرض کیا اے رسول خدا ﷺ میں دوسری جانب سے کھا رہا ہوں یہ سن کر رسول ﷺ مسکرا پڑے۔

رسول اللہ ﷺ سے مروی ایک محفوظ حدیث میں ہے

”جب خدا کسی سے محبت کرتا ہے تو اسے دنیا سے محفوظ رکھتا ہے جیسا کہ تم میں کا کوئی اپنے مریض کو کھانے پینے سے بچاتا ہے دوسرے لفظوں میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایماندار بندوں کو دنیا سے محفوظ رکھتا ہے۔“

اور یہ حدیث جو زبان زد عوام ہے کہ پرہیز (Caution) سب سے بڑی دوا ہے اور معدہ (Stomach) بیماری (Disease) کا گھر ہے اور جو جسم بیماری کا خوگر ہو اس کی عادت کی رعایت کرو، یہ حدیث نہیں ہے بلکہ حارث بن کلدہ کا کلام ہے جو عرب کا بہت بڑا طبیب (Physician) تھا اس کی نسبت رسول اکرم ﷺ کی طرف کرنا صحیح نہیں ہے بہت سے محدثین کا یہی قول ہے البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث مروی ہے!!

”معدہ بدن کا حوض ہے جس سے بدن کی تمام رگیں لگی ہوتی ہیں جب معدہ صحیح ہوتا ہے تو رگیں صحت کے ساتھ رطوبت لے کر چلتی ہیں اور جب معدہ نادرست ہو تو رگیں رطوبت مریضہ لے کر بدن میں چلتی ہیں“

حارث بن کلدہ کا قول ہے کہ سب سے بڑا علاج پرہیز (Caution) ہے اطباء (Physicians) کے نزدیک پرہیز کا مطلب یہ ہے کہ تندرست کو ضرر سے

چنانا ایسا ہی ہے جیسے مریض اور ناتواں و کمزور کے لئے مضر چیز (Pernicious) کا استعمال کرنا مرض کے سبب سے جو شخص کمزور ناتواں ہو گیا ہو اسے پرہیز (Caution) سے بہت زیادہ نفع ہوتا ہے اس لئے اس کی طبیعت مرض کے بعد ابھی طرح سنبھل نہیں پاتی اور قوت ہاضمہ بھی ابھی کمزور ہی ہوتی ہے نیز طبیعت میں قبولیت و صلاحیت ہوتی ہے اور اعضاء ہر چیز لینے کے لئے مستعد رہتے ہیں اس لئے مضر چیزیں استعمال کرنے کا مطلب یہ ہو گا کہ مرض (Disease) کو دوبارہ دعوت دی جائے یہ مرض کی ابتدائی صورت سے بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔

رسول خدا ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھجور کے خوشوں سے چن کر کھجور کھانے سے اس لئے منع فرمایا کہ آپ مرض سے اٹھے تھے لہذا آپ کا روکنا اور پرہیز کرنا اعلیٰ وجہ کی تدبیر تھی اس لئے کہ دو اتازہ کھجور کے ان خوشوں کو کہتے ہیں جو گھروں میں کھانے کے لئے لٹکائے جاتے ہیں۔ جیسے انگور (Grapes) کے خوشے لٹکائے جاتے ہیں اور پھل ایسے کمزور شخص کے لئے جو مرض سے ابھی اٹھا ہو سرعت استحال اور ضعف طبیعت (Condition) کی وجہ سے مضر ہوتا ہے اس لئے کہ نفاہت کی وجہ سے کسی غذا کا جواز قسم پھل ہو جلد ہی استحال ہو جاتا ہے۔ اور طبیعت ضعف کی وجہ سے اس کا دفاع نہیں کر پاتی اس لئے کہ اسے ابھی پہلی جیسی قوت (Power) حاصل نہیں ہوئی دوسرے بیماری کے اثرات مٹانے میں ابھی وہ مشغول ہے اور بدن (Body) سے پوری طرح اس کا ازالہ کرنے میں مشغول ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ تازہ کھجور (Fresh Dates) میں ایک قسم کی کثافت ہوتی ہے جو معدہ پر گراں ہوتی اس لئے کھجور کھانے کے بعد معدہ اس کی درستگی اور طبیعت اس کی اصلاح میں لگ جاتی ہے جبکہ طبیعت کو ابھی مرض (Disease)

کے آثار مٹانے کا پورے طور پر موقعہ نہیں ملا ہے ایسی صورت میں یہ باقی کام یا تو ادھورا رہ جاتا ہے یا اس میں اضافہ ہو جاتا ہے لیکن جو نئی آتش جو چقندر آپ کے سامنے لایا گیا آپ نے اس کے کھانے کا حکم دیا اس لئے کہ یہ ناتواں و کمزور کے لئے بہترین غذا بھی ہے کیونکہ آتش جو میں بترید کیسا تھ غذایت بھی ہوتی ہے اور تلطیف و طہین کی قوت بھی ہوئی ہے طبیعت (Condition) کو جو کمزور ناتواں کے لئے بہت ضروری چیز ہے خصوصاً جب ماالشعیر اور چقندر کی جڑ کا پکا کر استعمال کر لیا جاتے تو ضعف معدہ کے لئے نہایت عمدہ غذا ثابت ہوتی ہے اور اس سے ایسے اخلاط بھی رونما نہیں ہوتے جس سے صحت (Health) کو کسی قسم کا خطرہ لاحق ہو۔

زوین اسلم نے بیان کیا کہ فاروق اعظم نے اپنے ایک مریض (Patient) کو پرہیز کر لیا یہاں تک کہ یہ مریض (Patient) پرہیز کی سختی کی وجہ سے کھجور کی گٹھلیاں چوستا تھا، کھانا اس کے لئے بالکل ممنوع تھا

خلاصہ کلام یہ کہ پرہیز (Caution) بیماری سے پہلے سب سے بہتر اور کارگر نسخہ ہے جس سے آدمی بیمار ہی نہیں ہونے پاتا مگر بیمار ہو جانے پر پرہیز سے نفع یہ ہوتا ہے کہ مرض میں زیادتی اور اس کے پھیلنے پر قدغن لگ جاتی ہے اور مرض بڑھنے نہیں پاتا۔

خوشبو کے ذریعہ حفظان صحت کے متعلق ہدایات نبوی

عمدہ خوشبو (Best Perfume) روح کی غذا ہے اور روح قوائے انسانی کے لئے سواری ہے اور قوی میں خوشبو سے بالیدگی آتی ہے اور دماغ (Brain) دل (Heart) اور تمام باطنی اعضاء کو نفع پہنچاتا ہے قلب کو فرحت ملتی ہے نفس خوش ہوتا ہے اور روح میں بالیدگی آتی ہے خوشبو روح کے لئے نہایت موزوں چیز ہے اور

جان بخش ہے روح (Soul) اور عمدہ خوشبو (Best Perfume) کے درمیان
قریبی تعلق پایا جاتا ہے اس لئے پیغمبر خدا ﷺ کی دنیا کی دو محبوب ترین چیزوں میں سے
ایک خوشبو بھی تھی۔

صحیح بخاری میں مذکور ہے کہ آپؐ کبھی خوشبو کو رد نہیں فرماتے تھے
اور صحیح مسلم میں نبی ﷺ سے روایت ہے آپ نے فرمایا
”جس کسی کو خوشبو پیش کی جائے وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ وہ
سب سے بہتر خوشبو اور ہلکے محمل والی ہے۔“

سنن ابو داؤد اور نسائی میں حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت موجود ہے کہ آپؐ نے
فرمایا:

”جس کو خوشبو پیش کی جائے تو اسے واپس نہ کرے اس لئے کہ

یہ بے یازہلکا تحفہ ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہے“

مسند بزار میں نبی ﷺ سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا:-

خدا پاک ہے پاکی کو پسند فرماتا ہے پاکیزہ پاکیزگی اسے محبوب ہے

کریم ہے، کرم کو پسند کرتا ہے سخی ہے جو دو سخا کو پسند فرماتا ہے

لہذا اپنے صحنوں اور آنگن کو صاف صاف رکھو اور یہود کی طرح

مت ہو جاؤ جو اپنے گھروں میں کوڑا کرکٹ جمع رکھتے ہیں“

ابن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ نبی اللہ ﷺ کے پاس سکہ نامی ایک طرح کی خوشبو تھی جس
کو آپ استعمال کرتے تھے۔

نبی اکرم علیہ السلام سے یہ حدیث صحیح طور پر ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

”ہر مسلمان پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ ہر ہفتہ غسل کرے اور اگر

اسے خوشبو میسر ہو تو لگائے“

خوشبو (Perfume) کی خاصیت یہ ہے کہ فرشتے اسے پسند کرتے ہیں اور شیاطین اسے ناپسند کرتے ہیں اور شیاطین کو سب سے زیادہ محبوب ناپسندیدہ بدبو ہے، اور پاکیزہ رو میں عمدہ خوشبو محبوب رکھتی ہیں اور ناپاک و خبیث روحوں کو گندگی اور بدبو (Bad Smell) سے آسودگی ہوتی ہے اور ہر روح اپنے ذوق کے مناسب چیز کی طرف مائل ہوتی ہے چنانچہ گندگیاں اور خباث گندے لوگوں کے لئے ہیں اور وہ گندگیاں ہی محبوب رکھتے ہیں اور پاکیزگی پاکیزہ لوگوں کے لئے ہے اور یہ لوگ عمدہ اور پاکیزہ چیزوں کو پسند کرتے ہیں یہ اگرچہ عورتوں اور مردوں کے سلسلہ میں ہے مگر تمام اعمال و اقوال میں بھی یہی بات پائی جاتی ہے کھانے اور پینے کی چیزوں اور خوشبو (Perfume)، بدبو (Bad Smell) میں بھی یہی قانون جاری ہے یہ اس لئے ایسا ہے کہ یا تو اس کا لفظ عام ہے یا اس لفظ کا مفہوم عام ہے۔

طب نبوی میں دلوں کی تقویت اور شگفتہ باتوں کے ذریعہ

مریضوں کا علاج

ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ابو سعید خدریؓ سے مروی ایک حدیث نقل کی ہے ”ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کسی مریض کے پاس تم جاؤ تو فوراً اس کے سامنے خوش کن باتیں کرو کہ اس سے کچھ بھی نہ ہو مگر پھر بھی اس سے مریض کی ڈھاریں بند ہتی ہے اسے بھلا لگتا ہے اس حدیث میں ایک عمدہ طریقہ علاج بیان کیا گیا ہے کہ بیمار دار مریض (Patient) کے پاس پہنچ کر اس سے خوش کن باتیں کرنے جس سے اس کی طبیعت

(Condition) قوی اور مضبوط ہو اور قوت کو نشاط ملے اور حرارت غریزی جوش میں آئے اس سے بیماری (Disease) کے دفاع میں بہت مدد ملتی ہے یا مرض اس سے کسی قدر ہلکا ہوتا ہے۔ جو طبیعت کا عین مقصد ہوتا ہے۔

مریض (Patient) کے دل کو خوش کرنا اور اس کو تقویت دینا اور اس میں ایسی چیزیں جمانا جس سے اسے مسرت و فرحت حاصل ہو یہ چیزیں بیماری (Disease) کو جڑ سے ختم کرنے یا اس کو ہلکا کرنے میں ایک زبردست تاثیر رکھتی ہیں اس لئے کہ ان چیزوں سے روح اور اعضاء دونوں ہی میں جان آجاتی ہے جس سے طبیعت (Condition) تکلیف دہ چیز کو روکنے اور ختم کرنے میں مضبوط ہو جاتی ہے اور یہ تو روز مرہ کا مشاہدہ ہے کہ دوستوں کی عیادت سے مریض (Patient) میں جان پیدا ہوتی ہے اور قوت (Power) میں اضافہ ہوتا ہے اسی طرح ان کا دیکھنا ان کی عنایات ان کے ساتھ ہنسی مذاق اور خوش کن گفتگو بڑا ہی زبردست فائدہ پہنچاتی ہے اس سے مریض کی تیمارداری کا نفع سامنے آگیا اس لئے کہ مریض (Patient) کی عیادت میں چار فوائد ہیں ایک فائدہ صرف مریض سے متعلق ہے اور دوسرا عیادت کرنے والوں سے اور تیسرا فائدہ مریض کے متعلقین سے اور چوتھا فائدہ کا تعلق عامتہ الناس سے ہوتا ہے۔

آپ جب کسی مریض (Patient) کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو اس سے تکلیف دریافت کرتے اور فرماتے کہ اب کیا حال ہے اور کیا کچھ کھانے کی رغبت ہے یا اس کی دوسری خواہشات معلوم کرتے اپنا دست مبارک کبھی اس کی پیشانی پر اور کبھی اس کے سینے پر رکھتے اور اس کے لئے دعا فرماتے اس کے لئے ایسی چیز تجویز فرماتے جو اس کے لئے نافع ہوتی کبھی آپ وضو فرماتے اور چٹا ہوا پانی مریض پر چھڑکتے کبھی مریض (Patient) کی تسلی یوں فرماتے،

”کچھ حرج نہیں بس بیماری سے پوری طرح پاکی ہو جائے گی

آپ کی کمال عنایت، حسن معالجہ اور خوبی تدبیر نہ پوچھئے۔

طبیعت کی رغبت کے مطابق غذا کا استعمال

یہ بات غلطی سمجھ لینی چاہیے کہ بہت سی چیزیں اور بہت سے مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ مریض تو مریض کمزور و ناتواں اور صحت مند کو اس سے بچانا چاہیے جب مریض (Patient) کی خواہش اس کی جانب غیر معمولی ہو اور طبیعت (Condition) اس کی طرف پوری طرح راغب ہو ایسی صورت میں اس چیز کا معمولی استعمال کرنا مضر (Pernicious) نہیں ہے۔ جو طبیعت اور ہضم پر گراں نہ ہو بلکہ بعض مواقع پر اس طرح کی چیز کے استعمال سے نفع ہی ہوتا ہے کیونکہ طبیعت اور معدہ (Stomach) دونوں ہی اسے پسند کرتے ہیں اور اس غذا کو غیر رغبت قبول کرتے ہیں ایسی صورت میں جس ضرر کا اندیشہ (Meditation) ہوتا ہے اس کی اصلاح کرتے ہیں اس کے استعمال سے اس درجہ نفع پہنچتا ہے جیسے کسی ایسی چیز سے پہنچتا ہے جس کو طبیعت (Condition) ناپسند کرتی ہو اور اس کو قبول نہ کرتی ہو، پھر بھی اس کا استعمال کر لیا جائے تو اس سے غیر معمولی ضرر پہنچتا ہے کیونکہ اس غذا سے دوا کا اثر ختم ہو جاتا ہے یا متاثر ہوتا ہے اس لئے مریض (Patient) کو طبیعت (Condition) کی نفرت اور دوسرے اس کے استعمال کے بعد طبیعت کا اس کے ہضم کی فکر میں لگ جانے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوا کی طرف سے طبیعت کا رخ ہٹ کر اس کھانے کے ہضم (Digestive) کرنے میں لگ جاتا ہے اسی وجہ سے پیغمبر ﷺ نے حضرت صہیبؓ کو جو کہ آشوب چشم میں مبتلا تھے کھجور کے چند دانے استعمال کرنے پر سرزنش نہیں فرمائی اس لئے کہ آپ کا خیال تھا کہ رغبت ہوتے ہوئے چند دانوں سے ضرر نہ ہو گا اسی قبیل سے وہ روایت

ہے جس میں مذکور ہے کہ حضرت علیؑ کے پاس آئے اور وہ آشوب وہ تھے پیغمبر علیہ السلام کے سامنے کھجور (Dates) کے دانے چنے ہوئے تھے جسے آپؑ تناول فرما رہے تھے آپؑ نے حضرت علیؑ سے دریافت کیا کہ کیا جی چاہتا ہے اور ایک دانہ کھجور کا ان کی طرف بڑھایا پھر اسی طرح سات دانے عنایت کئے اور فرمایا بس علیؑ بس اس قسم کی وہ بھی روایت ہے جس کو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں عکرمہ سے نقل کیا ہے۔

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کی تیمارداری فرمائی اس موقع پر آپؑ نے دریافت کیا جو کہ کیا کھانے کو جی چاہتا ہے اس نے جواب دیا کہ گھوں کی روٹی یا دوسرے لفظوں میں کہا ایک آپؑ نے صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جس کے یہاں گیہوں کی روٹی موجود ہو وہ اس کو دے دے پھر فرمایا کہ جب تمہارے مریض (Patient) کو کسی چیز کی رغبت ہو تو اسے کھلا دیا کرو (ابن ماجہ)

اس حدیث میں ایک لطیف طبی حکمت مضمر ہے کہ مریض (Patient) کو جب کسی چیز کے کھانے کی پوری رغبت ہو اور وہ اسے حقیقی طبعی بھوک کے ساتھ کھالے تو بانفرض اس میں نقصان کا کوئی اندیشہ (Meditation) بھی ہوگا تو وہ اس کے لئے نفع بخش ہوگی اور اس کا ضرر اس چیز کے بہ نسبت کمتر ہوگا جتنا کہ غیر مرغوب چیز کے کھانے سے ہوتا ہے اگرچہ وہ غیر مرغوب چیز فی نفسہ اس مریض کے (Patient) کے لئے نافع ہی کیوں نہ ہو اس لئے کہ اس کی سچی خواہش اور طبعی رغبت اس کا ضرر دور کر دیتی ہے اور طبیعت ن نفرت اور کراہت نافع چیز کو بھی مریض کے

حق میں نقصان دہ بنا دیتی ہے الغرض لزیڈ و پسندیدہ چیز کو طبیعت بڑی رغبت سے قبول کرتی ہے اور اس کے ہضم (Digestive) کا اچھے انداز میں نظم کرتی ہے بالخصوص جبکہ طبیعت (Condition) راعب ہو اور نفس کو پوری خواہش ہو اور وہ اسے استعمال کرے اور اگر مریض صحیح و تندرست ہو اور اس کی قوت پوری طرح کام کر رہی ہو تو اس کی مصنت اور بھی سوا ہو جاتی ہے۔

غیر مادی و غیر مرغوب دواؤں غذاؤں کے بہ نسبت عادی و

مرغوب دواؤں اور غذاؤں کے ذریعہ علاج

یہ اصول علاج (Principle of treatment) میں سب سے بڑا اور اہم اصول ہے۔ اور علاج (Treatment) نفع بخش بھی ہے اگر کسی طبیب (Physician) نے اس کو نظر انداز کر دیا تو مریض کو اس سے نقصان ہو گا اس لئے کہ وہ اسے اپنی فہم کے مطابق نافع سمجھتا ہے طب کی کتابوں میں لکھی ہوئی دواؤں سے بے اعتنائی صرف ایک جاہل طبیب ہی کر سکتا ہے اس لئے کہ دواؤں اور غذاؤں کا بدن میں نافذ ہونا اور ان کا قبول کرنا دوا اور بدن کی استعداد و قبول پر منحصر ہے دیہات کے باشندوں، خانہ بدوشوں وغیرہ کو شربت نیلوفر، تازہ گلاب اور جو شانندہ سے نفع نہیں ہوتا ان کی طبیعت (Condition) میں نہ ان کا اثر ہوتا ہے اور نہ رغبت ہوتی ہے بلکہ شہر کے باشندوں اور متمدن لوگوں کی عام دوائیں ان پر کچھ بھی کارگر نہیں ہوتیں، تجربہ اس کا شاہد ہے ہم نے علاج نبوی (Treatment of Nabawi) (PBUH) کا جو حصہ بھی آپ کے سامنے پیش کیا ہے اس پر اگر آپ نے غور فکر کیا تو آپ کی سمجھ میں آجائے گا کہ آپ کے علاج (Treatment) میں مریض کے عادات اور آب و ہوا کی خصوصی رعایت ہوتی تھی یہی وہ اہم ترین اصل ہے جس کی طرف تمام اصول علاج میں سب سے زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ تمام بڑے بڑے اطباء نے تصریح کی ہے حتیٰ کہ عربوں کا طبیب اعظم حارث بن کلدہ نے بھی تصریح کی ہے حارث کی حیثیت عربوں میں بقراط جیسی ہے اس نے کہا کہ پرہیز و احتیاط سب سے بڑی دوا (Medicine) ہے اور معدہ بیماری کا گھر ہے اور جو بدن جس بات کا عادی ہو اس کی عادت کے مطابق اسے دوا دوا اور دوسرے لفظوں میں اس کی ایک روایت ہے۔ پیٹ

کو ذرا بھوکا رکھو، کیونکہ بھوک سب سے بڑی دوا ہے اگر کثرت امتلاء ہیجان اخلاط اور حدت اخلاط نہ ہو تو استفراغ سے بھی زیادہ کارآمد علاج آرام ہی ہے۔

تشریح معدہ (Explanation Of Stomach)

معدہ (Stomach) بیماری کا گھر ہے معدہ ایک عصبانی عضو ہے جو اندر سے کدو کی طرح کھوکھلا ہوتا ہے اور شکل بھی کدو ہی کی طرح ہوتی ہے معدہ تین طبقات سے مرکب ہے اس کے کنارے باریک عصبانی ریشوں سے جنہیں لیف کہتے ہیں لپٹے ہوتے ہیں ان ریشوں میں گوشت لپٹا ہوتا ہے ایک طبقہ کے ریشے طولانی ہوتے ہیں اور دوسرے کے افقی اور تیسرے کے مورب (ترچھے) ہوتے ہیں یہ ریشے (Villi) شکم (Belly) کے درمیان حصہ تک پائے جاتے ہیں کبھی کبھی ان کا رخ دائیں جانب ہوتا ہے اس میں معمولی جھکاؤ پایا جاتا ہے خدا نے اپنی حکمت بالغہ کے مظاہرے کے طور پر اسے پیدا فرمایا یہ بیماری کا گھر اور ہضم اول کا مقام بھی یہیں غذا پکتی ہے اور یہیں سے جگر اور آنتوں کی جانب چلتی ہے اور جن چیزوں کے ہضم سے معدہ کی قوت ہاضمہ بیکار رہ جاتی ہے وہ فضلات کی صورت میں باقی رہ جاتے ہیں ہاضمہ کا کام نہ کرنا کبھی تو غذا کی زیادتی، کبھی اس کی خرابی اور کبھی استعمال میں بے ترتیبی اور کبھی ان تمام چیزوں کے ایک ساتھ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اور یہ چیزیں ایسی ہیں کہ ان میں سے بعض سے انسان (Human) عموماً نجات نہیں پاتا، معدہ اس صورت میں بیماری کا گھر بن جاتا ہے گویا معدہ (Stomach) خود آپ کو تقلیل غذا اور دل کو خواہشات سے رکنے اور فضلات سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے۔ رہ گئی عادت (Habit) تو اس کا درجہ انسانی طبیعت کے برابر ہے اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ عادت طبیعت ثانی ہے بدن (Body) پر اس کا بڑا اثر ہے یہی وجہ ہے کہ ایک ہی چیز اگر مختلف بدنوں اور متعدد عادتوں کے معیار پر

جانچی جائے تو ان کی نسبت مختلف ثابت ہوگی، اگرچہ یہ لبدان دوسری حیثیتوں سے مختلف ہوں، اس کی مثال یوں سمجھئے کہ تین بدن جن میں سے ہر ایک کا مزاج حار ہو اور تینوں کی عمر جوان ہو ان میں سے ایک گرم چیزوں کے کھانے کی عادت رکھتا ہے دوسرا ٹھنڈی چیزوں کے استعمال کو عادت (Habit) بنا لیتا ہے اور تیسرا اور میانی درجہ کی چیزیں استعمال کرتا ہے تو پہلا شخص اگر شہد (Honey) کھاتا ہے تو اسے کوئی نقصان نہ ہو گا اور دوسرا اگر شہد کھالے تو اسے ضرر پہونچے گا اور تیسرے کو اس کے استعمال سے معمولی نقصان ہو گا۔ اس لئے عادت کو بیماریوں کے علاج حفظان صحت میں کلیدی درجہ حاصل ہے اسی چیز کے پیش نظر علاج نبوی (Treatment of Nabawi PBHU) میں عادت کے مطابق غذا اور دوا کے استعمال کی ہدایت موجود ہے۔

مریض کو عادی غذاؤں میں سے زود ہضم غذا دینے کی

ہدایت نبوی

صحیحین میں حدیث عروہ حضرت عائشہ سے مروی ہے۔

”جب آپ کے گھر کا کوئی مرتا تو عورتیں پر سے میں آتیں پھر اپنے اپنے گھر کو روانہ ہو جاتیں تو آپ مریرہ کی بانڈی چڑھاتیں، جو پک کر تیار ہوتی پھر تریڈ بنتی اس تریڈ پر یہ بھوسی دودھ حریرہ ڈالا جاتا پھر آپ فرماتیں اسے کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ حریرہ مریض کے لئے مفرح قلب ہے اور رنج و غم کو ختم کر دیتا ہے۔ (بخاری شریف)

اور سنن میں بھی حضرت عائشہ سے ایک حدیث مروی ہے۔

”حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نفع بخش دودھ بھوسی حریرہ کے چند چمچے استعمال کرو۔ اس لئے کہ پیغمبر خدا کے گھر کا کوئی فرد جب بیمار ہوتا تو حریرہ کی ہانڈی آگ پر چڑھی رہتی جب تک کہ دورخوں میں سے ایک رخ کھل کر سامنے نہ آجاتا یعنی موت یا صحت۔ (ابن ماجہ)

حضرت عائشہؓ سے ایک دوسری روایت ہے

”رسول اللہ ﷺ سے جب ذکر کیا جاتا ہے کہ فلاں بتلائے درد ہے کھانا نہیں کھاتا تو آپ فرماتے کہ اسے بھوسی دودھ کا حریرہ استعمال کر اوچنانچہ یہ حریرہ مریض کو دیا جاتا آپ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ حریرہ تمہارے شکم کو اس طرح صاف شفاف کر دیتا ہے جیسے کوئی عورت اپنا چہرہ گردوغبار سے صاف کر کے نکھار لیتی ہے“

نوٹ :- (Note)

تلبین :- حریرہ کی ایک قسم ہے جو دودھ (Milk) اور شہد (Honey) کے ذریعہ تیار کیا جاتا ہے اسی وجہ سے اسے تلبین کہتے ہیں ہر وی نے لکھا ہے کہ تلبین کے نام رکھے کی وجہ اس حریرہ کی سفیدی اور رقت ہے یہ غذا بیمار کے لئے از حد مفید ہے یہ رقیق پکی ہوتی ہے گاڑھی ناچختہ نہیں ہوتی اگر تم حریرہ کی فضیلت جاننا چاہتے ہو تو مانا لشعیر (جو کا پانی) کی خوبی کو سامنے رکھو اس لئے کہ عربوں کے لئے یہ حریرہ ماء الشعیر کے قائم مقام ہے کیونکہ ماء الشعیر ایک ایسا حریرہ ہے جو مسلم کے آٹے سے بنایا جاتا ہے ماء الشعیر اور تلبین میں فرق یہ ہے کہ ماء الشعیر میں جو مسلم پکایا جاتا ہے۔ اور

تلپینہ کا آنا پکایا جاتا ہے اور تلپینہ ماء الشعیر سے زیادہ مفید ہے اس لئے کہ پینے کی وجہ سے جو کی خاصیت نمایاں ہو جاتی ہے۔

یاد رکھیں کہ دو اور غذا کے پوری طرح اثر کرنے میں عادات کو بہت بڑا دخل ہے اور بہت سے لوگوں کی عادت ہے کہ وہ ماء الشعیر بنانے میں جو کو مسلم کے بجائے پس کر استعمال کرتے ہیں اس سے بھر پور غذائیت حاصل ہوتی ہے اور اثر بھی زیادہ سے زیادہ نیز جلاء کے اعتبار سے بھی سب سے زیادہ بڑھی ہوتی ہے اور شہری معالجن اس کو مسلم استعمال کراتے ہیں تاکہ اس سے تیار ہونے والا حریرہ رقیق اور زود ہضم ہو اور اس سے مریض (Patient) کی طبیعت پر گرانی نہ ہو، اور یہ شہریوں کی نازک مزاجی کے مطابق و مناسب ہوتی ہے اور پے ہوئے جو کا ماء الشعیر ان کی طبیعت پر گراں گذرتا ہے۔ الغرض ماء الشعیر مسلم جو کا پکایا ہو اس ریح الفوذ ہوتا ہے اور کھلے طور پر آنتوں کی صفائی کرتا ہے زود ہضم ہوتا ہے اور اگر گرم استعمال (Use) کیا جائے تو اس کا جل اور بھی قوی ہو جاتا ہے اور غیر معمولی اثر دکھاتا ہے اس سے حرارت غریزی میں بھی غیر معمولی نمو ہوتا ہے معدہ (Stomach) کی سطح کو بھی پوری طرح متاثر کرتا ہے۔

آپ کا یہ قول ”مجمہ لفواد المریض“ دونوں طرح سے پڑھا جاتا ہے میم اور جیم کے فتح کے ساتھ اور میم کے ضمہ اور جیم کے کسرہ کے ساتھ لیکن پہلی لغت زیادہ مشہور ہے جس کے معنی مریض کے لئے آرام وہ یعنی وہ مریض کے دل کے لئے فرحت بخش ہے یہ اجمام سے مشتق ہے جس کے معنی آرام و سکون کے ہیں آپ کا قول ”تَذْهَبُ بِيَعْفُضِ الْحُزْنِ“ یہ اللہ تعالیٰ ہی بخوبی جانتا ہے لیکن یہ بات مسلم ہے کہ غم و حزن ہے مزاج اور روح (Soul) میں ترید پیدا ہوتی ہے اور حرارت غریزی کو کمزور کر

دیتا ہے اس لیے کہ حرارت غریزی کی دوش بردار روح قلب کی جانب سے مائل ہوتی ہے جو روح (Soul) کا منشا و مولد ہے اور یہ حریرہ حرارت غریزہ کے مادہ میں اضافہ کر کے اس کو تقویت بخشتا ہے اس طرح سے غم و حزن کے اکثر اسباب و عوارض کو زائل کر دیتا ہے بھنوں نے ایک بات اور لکھی ہے جو کسی قدر مناسب معلوم ہوتی ہے اس سے رنج و غم دور ہو جاتا ہے اس لئے کہ اس میں مفرح ادویہ جیسی خصوصیات بھی موجود ہیں چنانچہ بہت سی دوائیں بالخاصہ مفرح ہوتی ہیں ”واللہ اعلم“

یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ مغموم شخص کے قوی اس کے اعضاء پر خشکی غالب ہونے کی وجہ سے کمزور پڑ جاتے ہیں اس کے معدہ میں غذا کی کمی کی وجہ سے خصوصیت کے ساتھ جس طاری ہوتی ہے اور اس حریرہ سے اس میں تری، تقویت اور تغذیہ بھی چیزیں پیدا ہوتی ہیں، اور دل کے مریض پر بھی اس کا اثر ایسا ہی ہوتا ہے یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ مریض کے معدہ میں خلط مراری یا بلغمی یا خلط صدیدی جمع ہو جاتی ہے اس حریرہ سے معدہ کی صفائی ہوتی ہے اس کی آلائش دور ہو جاتی ہے اس کے اندر پائے جانے والے فضلات زیریں جانب آجاتے ہیں اور اس میں مائیت پیدا ہو جاتی ہے اس کی کیفیات میں تعدیل ہوتی ہے جو اس کی حدت کو ختم کر دیتی ہے اس طرح مریض کو سکون ملتا ہے بالخصوص ایسا مریض (Patient) جسے جو کی روٹی کھانے کی عادت ہو اور اہل مدینہ کی یہ عادت دور قدیم سے ہی یہی رہتی ہے بلکہ ان کی تمام اقسام غذا میں سب سے زیادہ یہی چیز تھی گیہوں کی روٹی انہیں پسند تھی مگر اس کا حصول مشکل ہونے کی وجہ سے اس کا رواج کم تھا۔

متعدی امراض اور متعدی مریضوں سے بچنے کے بارے میں ہدایات نبویؐ

صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ سے حدیث مروی ہے
”ہو ثقیف کی طرف سے جو وفد آپ کے پاس آیا تھا اس میں ایک
مجذوم شخص تھا آپ نے اس کو کہلا بھیجا اب تم لوٹ جاؤ ہم سے
بیت کر لی اب رکنے کی ضرورت نہیں“
امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ کی حدیث تعلیقاً نقل کی ہے۔
”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجذوم سے دور رہو جیسا کہ
تم شیر سے خود کو دور رکھتے ہو“

سنن ابن ماجہ میں ابن عباس سے روایت ہے کہ
نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجذومیوں کی طرف ممکنہ باندھ کر برابر
دیکھتے نہ رہو۔

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ سے حدیث مروی ہے۔
ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مرض پیدا کرنے و
کسی تندرست کے پاس نہ ٹپک پڑے۔
آپ کے بارے میں یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ
”آپ نے مجذوم سے گفتگو فرمائی آپ اور اس جذامی کے مابین ایک یاد و نیزہ

فاصلہ تھا“

جدام

ایک خراب بیماری (Bad Disease) ہے جو بدن میں مرہ سرة سوداء کے پھلنے سے پیدا ہوتی ہے جس سے سارا بدن خراب ہو جاتا ہے تمام اعضاء کا مزاج اس کی شکل و صورت بگڑ جاتی ہے اور جب یہ بیماری عرصہ تک رہ جاتی ہے تو اس کے تمام اعضاء سڑ گل جاتے ہیں در ریختہ ہونے لگتے ہیں اسے داء الاسد کہتے ہیں۔

ڈاکٹر ازہری نے لکھا ہے کہ اس بیماری کو داء الاسد بھی کہتے ہیں اس لئے کہ اس بیماری کی وجہ سے ہمارا چہرہ شیر کی طرح ہو جاتا ہے کیونکہ اس بیماری کی وجہ سے چہرے پر چھوٹے چھوٹے ورم اور گڑیاں رونما ہوتی ہیں۔ اس بیماری (Disease) میں اطراف کے اعصاب کے ضائع ہونے کا خطرہ رہتا ہے اس طرح مریض کے اطراف بالا و زیریں کی قوت حس ابداً میں ختم ہو جاتی ہے پھر رفتہ رفتہ انگلیاں کٹ کر گرنے لگتی ہیں یہ متعدی امراض میں سے ہے اس کا تعدیہ سانس کے ذریعہ عرصہ تک ساتھ رہنے کی وجہ سے ہو جاتا ہے اور اب تو تمام جدام کے مریضوں (Patients) کو مخصوص اسپتالوں میں رکھا جاتا ہے تاکہ اس مرض کی روک تھام کی جاسکے اور مرض زیادہ نہ پھیل سکے۔

اطباء (Physicians) اس کے داء الاسد رکھنے کی تین وجہیں بتاتے ہیں۔

اول۔ یہ بیماری (Disease) کثرت سے شیر کو ہوتی ہے۔

دوم۔ اس بیماری (Disease) کی وجہ سے مریض (Patient) کا چہرہ بگڑ جاتا ہے

اور اس کی شکل شیر کے رنگ و روپ کی ہو جاتی ہے۔

سوم۔ جو اس کے پاس جاتا ہے اسے پھاڑ کھاتا ہے یا جو اس سے قریب ہوتا ہے اس کی

بیماری کی وجہ سے اس میں شگافگی ہوتی ہے۔

اطباء (Physicians) کے نزدیک یہ بیماری (Disease) متعدی اور نسلی طور پر وراثتاً چلنے والی ہے اور جو آدمی مجذوم کے قریب رہتا ہے یا مسلول کے قریب رہتا ہے وہ اس کے سانس کے اثر سے متاثر ہو کر اس بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے اسی لئے پیغمبر ﷺ نے امت پر کمال شفقت اور غیر معمولی جذبہ خیر خواہی کی وجہ سے امت کے ہر فرد، فساد و عیب جسمانی و قلبی میں مبتلا ہو جائے، یہ ظاہرات ہے کہ کبھی بدن میں اس بیماری کے قبول کرنے کی صلاحیت و استعداد موجود ہوتی ہے۔ اور وہ اسی استعداد آمادگی کی بنیاد پر بیماری کا شکار ہو جاتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ طبیعت میں غیر معمولی سرعت انفعال اور اس میں قریب اور متصل رہنے کی وجہ سے جسم کی اچھائی برائی قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ اس لئے کہ طبیعت نقال واقع ہوئی ہے کبھی ذہن پر اس کا خوف و خطرہ اس طرح مسلط ہو جاتا ہے۔ اور ہر وقت واہمہ اس خطرہ کو سامنے لانا رہتا ہے اور یہی واہمہ اس بیماری کا سبب بن جاتا ہے اس لئے کہ وہم اعضاء اور طبیعتوں پر اثر انداز ہوتا ہے اور ہمیشہ غالب رہتا ہے کبھی بیمار کے سانس کی بوتند رست تک پہنچتی ہے۔ تو اسے بیمار کر دیتی ہے۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ بعض بیماریاں صرف مریض کے سانس سے تندرست کو مریض بنا دیتی ہیں اور تعدیہ کے اسباب میں سے ہوا بھی ایک سبب ہے ان سب کے باوجود بدن میں متاثر و منفعل کرنے والی استعداد اور اس استعداد کے قبول کرنیکی صلاحیت کا ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے اس لئے کہ حدیث میں مذکور ہے کہ

نبی ﷺ نے ایک عورت سے شادی کی جب آپ نے اس کے ساتھ مباشرت کا ارادہ فرمایا تو آپ نے اس کے پہلو پر ایک سفید داغ دیکھا آپ نے فوراً فرمایا کہ تم اپنے لوگوں میں چلی جاؤ۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ احادیث رسول ﷺ کی دیگر احادیث کے معارض ہے جو اس کا ابطال کرتی ہیں، مثلاً حضرت جابرؓ کی یہ حدیث ہے جس کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔

رسول ﷺ نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا اور اسے کھانے کی پلیٹ میں لگا کر فرمایا کہ خدا کا نام لے کر اس پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے کھاؤ

دوسری حدیث صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال لا عدوی ولا طیرة

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ چھوٹ چھات اور پرند فالی اسلام میں ممنوع ہے ہم کہتے ہیں کہ خدا کے فضل سے احادیث صحیحہ کے درمیان کوئی تعارض ہی نہیں اس لئے کہ اگر تعارض ہوتا تو کہا جائے گا کہ آنحضرت ﷺ کی دو حدیثوں میں سے ایک یا تو اللہ کے رسول سے ثابت ہی نہیں لیکن راویوں سے باوجود ثقہ ہونے کے غلطی ہو گئی اس لئے کہ ثقہ سے بھی تسامح ہو سکتا ہے۔ یا دونوں حدیثوں میں سے ایک حدیث دوسری کی ناسخ ہو اگر نسخ تسلیم کر لیا جائے یا سامع کی فہم و ادراک کی بنیاد پر تعارض معلوم ہوتا ہے جو رسول ﷺ کے خود کلام میں نہ ہو تو ان تینوں صورتوں میں سے کوئی صورت ضرور ہوگی۔ اس لئے کہ ایسی دو صریح صحیح متناقض حدیثیں جو ایک دوسرے کے لئے ناسخ و منسوخ نہ ہوں پورے ذخیرہ احادیث میں نہیں پائی جاتیں، خدا نخواستہ اسی نبی صادق و صدوق کے کلام میں جن کی زبان مبارک سے کبھی حق و صداقت کے علاوہ کوئی دوسری بات نہیں نکلی حقیقت میں سارا قصور منقول کے رتبہ کے نہ سمجھنے اور

صحیح و معلول کے درمیان تمیز نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ یا رسول خدا کے مفہوم و مراد کو سمجھنے کی بنیاد پر ہے۔ یا پیغمبر کی گفتار کو آپ کے قصد کے علاوہ سے تعبیر کرنے سے ہوایا یہ دونوں ہی باتیں ہوں اور اسی کی وجہ سے اختلاف و فساد پیدا ہوا ہو۔

ابن قتیبہ نے اپنی کتاب ”اختلاف الحدیث“ میں دشمنان حدیث اور محدثین کی حکایت بیان کی ہے کہ لوگوں نے کہا تم لوگوں نے پیغمبر خدا سے دو متناقض حدیثیں روایت کی ہیں ایک طرف تو بہ حدیث لا عدوی ولا طیرۃ ہے دوسرے یہ کہ آپ سے کہا گیا کہ حضور والا ابتدائی خارش کے آبلے اونٹ کے ہونٹ پر پڑتے ہیں جس سے دوسرے اونٹ کو چھوت لگ جاتی ہے اور وہ بھی خارش ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا کہ دنیا میں سب سے پہلا اونٹ جو خارش تھا اس کو کس کی چھوت لگی تھی یہ حدیثیں چھوت چھات، عدوی کے غلط ہونے کے سلسلہ میں تھیں، دوسری طرف تم نے روایت کی۔

لا یورد ذوعاھتہ علیٰ مْصیحٍ وَ فر من المجدوم فرارک

من الاسدۃ

”کہ تندرست کے پاس بیمار کو نہ پھٹکنے دو اور مجذوم سے اس

طرح بھاگو جیسے شیر سے دور بھاگتے ہو“

اور یہ روایت بھی کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک مجذوم بیعت اسلام کے لئے آیا آپ نے اسے بیعت کا پروانہ عطا کر کے فرمایا کہ بس اب تمہیں رکنے کی ضرورت نہیں فوراً واپس چلے جاؤ اسے خدمت میں حاضری کی اجازت نہ دی۔ دوسری جگہ فرمایا،

”نحوست عورت، گھ اور چوپائے میں ہوتی ہے“

(بخاری / مسلم شریف)

یہ ساری احادیث ایک دوسرے کے معاض و متناقض ہیں۔

ابو محمد نے بیان کیا کہ آئیے سمجھئے اس میں اختلاف نہیں ہے اس لئے کہ ان احادیث کے معنی میں وقت اور مقام کی رعایت کی گئی ہے تو جب اس کے مقام و وقت کو مد نظر رکھا جائے گا تو اختلاف خود بخود ختم ہو جائے گا۔

چھوت دو طرح کی ہوتی ہے۔

(۱) جذام کی چھوت

مجذوم کی سانس کی بدبو (Bad smell) کی شدت سے جو آدمی مجذوم کے ساتھ رہتا ہے یا وہ عورت جو مجذوم کے نکاح میں ہو ایک ہی بستر میں مجذوم کے ساتھ سوتی بیٹھتی ہے تو وہ بیماری (Disease) اس پر بھی اثر کر جاتی ہے بسا اوقات دیکھنے میں آیا کہ اس کے اثر سے اس کو بھی جذام ہو گیا، ایسے ہی اس کے بڑھاپے کے وقت میں ان کی اولاد کو بھی یہ بیماری اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے اسی طرح جس کو سل، دق یا خارش کا مرض لاحق ہو۔

اسی لئے اطباء (Physicians) مسلول و مجذوم کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے منع کرتے ہیں اس کو یہ لوگ چھوت نہیں کہتے بلکہ اسے تبدیلی ہو اسے تعبیر کرتے ہیں اسی لئے جس کے ناک میں اس کی ہوا برابر پہنچتی رہتی ہے وہ اس مرض کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور اطباء (Physicians) برکت و نحوست پر اعتقاد نہیں رکھتے اسی طرح اونٹوں کا خارش ہونا کہ ان کو جو بیماری (Disease) ہوتی ہے وہ تر قسم کی خارش ہے جب ایک اونٹ دوسرے سے ملتا ہے اور رگڑتا ہے یا اونٹ کے باندھنے کی جگہ میں رہتا ہے تو تری کی وجہ سے اونٹ کے زخم سے جو رطوبت رستی ہے دوسرے اونٹ تک پہنچتی ہے اور اس سے وہ آبلہ پیدا ہو جاتا ہے جو خارش زدہ اونٹ میں تھا۔ آپ کے فرمان کا یہی مقصد ہے۔

”کہ بیمار کو صحت مند کے پاس پھٹکنے نہ دو“

بیمار کا صحت مند کے ساتھ گھل مل کر رہتا آپ کو ناپسند تھا کہ کہیں اس کو

اس کی رطوبت متاثر نہ کر دے اور خارش یا آبلہ کا شکار نہ ہو جائے۔

(۲) طاعون

چھوت کی دوسری قسم طاعون ہے جو کسی آبادی میں پیدا ہوتا ہے تو چھوت

کے اندیشہ (Meditation) سے اس شہر کو لوگ چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوتے ہیں

اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب کسی شہر میں طاعون پھیل جائے اور پہلے سے تم وہاں

موجود ہو تو چھوت کے اندیشہ سے وہاں سے نہ نکل بھاگو اور اگر

کہیں طاعون کی وبا، سننے میں آئے تو اس جگہ تم نہ جاؤ“

اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس شہر (City) سے جس پر یہ وبا مسلط ہے بھاگ نکلو تو کیا تم

بھاگنے سے تقدیر الہی سے نجات پا جاؤ گے اور جس شہر میں یہ ہو اس میں داخل نہ ہونے

کا مطلب یہ ہے جہاں طاعون نہیں ہے وہاں تم بڑے سکون و اطمینان سے ہو وہاں

روزی بھی میسر ہے اسی طرح کی حدیث کہ عورت کی نحوست اور گھر کی نحوست بھی

ہے کہ آدمی کو اس کے آنے کے بعد اگر کوئی حادثہ پیش آجائے تو فوراً کہہ اٹھتا ہے کہ یہ

اسی کی نحوست کا نتیجہ ہے۔

ایک دوسری جماعت نے کہا کہ آپ کا مجذوم وغیرہ سے بچنے کا حکم بطور

استحباب و اختیار کے ہے۔ اور ان کے ساتھ آپ کا کھانا جواز کے لئے ہے اور اس بات کو

ظاہر کرنے کے لئے کہ یہ کوئی حرام اور ناجائز کام نہیں ہے۔

ایک اور جماعت نے یہ بیان کیا کہ ان دونوں خطاب سے آپ کا مقصد جزئی

ہے نہ کہ کلی ان دونوں میں جو جس حکم کے مناسب تھا، اس کو پیغمبر خدا نے اسی حکم کے ساتھ مخاطب فرمایا بعض لوگوں میں ایمان و اعتقاد کی قوت غیر معمولی ہوتی ہے اور خدا پر ان کا توکل بھی غیر معمولی ہوتا ہے۔ یہی اعتقادی و توکلی قوت و دفاع پیدا کرتی ہے جس کی وجہ سے چھوت کا کچھ اثر نہیں ہوتا اسی طرح طبیعت کی غیر معمولی قوت مرض کی طاقت (Power Of Disease) کا مقابلہ کر کے اس کو ختم کر دیتی ہے۔

اس کے برعکس بعض لوگ اس پر قدرت نہیں رکھتے کہ اس کا دفاع کر کے اس کو جڑ سے ختم کر دیں اسی لئے ان دونوں احکام میں رسول اللہ ﷺ نے افراد امت کی ہر طرح حفاظت فرمائی ہے تاکہ امت اپنے لئے آسان طریقہ اور مناسب راستہ اختیار کرے یہ دونوں احکام بالکل صحیح ہیں۔ ایک مومن قوی کے لئے اور دوسرا طریقہ تحفظ کا ضعیف الاعتقاد مومن کے لئے ہے یعنی جو مومن کہ اس کا ایمان و اعتقاد مضبوط اور توکل الہی کی قوت غیر معمولی ہے اس کے لئے یہ قوت اعتقادی و توکلی ہی کافی ہے لیکن جس کا اعتقاد کمزور اور توکل کی قوت اس میں معمولی ہو اس کو احتیاط تحفظ کی راہ اختیار کرنی چاہیے تاکہ ان دونوں گروہوں میں سے ہر ایک کے لئے سنت سے تمسک اور حکم رسول اللہ سے تعلق کی راہ باقی رہے اس کو یوں سمجھئے کہ نبی کریم ﷺ نے داغ لگوا یا اور اس سے اجتناب کرنے والوں کی تعریف کی اس کا چھوڑنا توکل کی بیجا پر تھا، اسی طرح آپ نے طیرہ کو بھی ناپسند فرمایا اس طرح کے بے شمار مثالیں ملیں گی، یہ ایک عمدہ طریقہ فہمائش ہے جس نے اسے اختیار کر لیا اس کا پورا حق ادا کر دیا اسے خدا کی طرف سے سمجھ عطا ہوئی، اسے خوب سمجھا اور ان تمام تعارضات کو اس کے سامنے آئے سنت صحیحہ کی روشنی میں اس کو دور کیا۔

ایک جماعت کا خیال ہے کہ اس سے چھنا اور دور بھاگنا انسانی فطرت ہے ہمیشہ

انسان (Human) طبعی طور پر ملامت، مخالفت اور سانس کی بدیو کے صحیح و تندرست کی طرف انتقال کرنے کو بیماری تسلیم کرتا ہے جو اکثر باہمی میل جول، ملنے جلنے سے پیدا ہوتی ہے اور آپ کا کچھ دیر معمولی مقدار مجذوم کے ساتھ کھانا کسی ضروری مصلحت کے پیش نظر تھا اس میں کچھ حرج نہیں ہے اس لئے کہ یہ چھوت ایک مرتبہ ایک سیکنڈ کی مخالفت سے نہیں ہوتی۔

اس لئے کہ آپ کا یہ فرمانا اس کے ذریعہ عدوی کو روکنے اور صحت کی حفاظت (Protection Of Health) کیلئے ہے اور آپ کا میل جول کسی ضرورت و مصلحت کے تقاضے کی بنیاد پر تھا لہذا ان دونوں حکام کے درمیان کوئی تعارض نہیں۔

ایک دوسری جماعت نے بیان کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے جس مجذوم کے ساتھ کھانا کھایا ممکن ہے کہ اس کا جذام اس حالت یا اس قسم کا رہا ہو جس کا اثر نہ ہوتا ہو۔ اس لئے کہ تمام جذام ایک جیسے نہیں ہوتے اور ان سے چھوت ہوتی ہے بلکہ بعض جذامی کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا نقصان دہ نہیں ہوتا ہے اور نہ اسے چھوت ہوتی ہے یعنی وہ ابتدائی مرحلہ میں ہو، یا اس کا جذام آگے نہ بڑھا ہو، بلکہ جہاں جس حال میں ہو اسی پر برقرار ہا اور جسم کے باقی اجزاء تک سرایت نہ کر سکا ہو، تو جب وہ جسم کے بعض حصوں تک محدود ہو کر رہ گیا ہو اور اس کا اثر ممتد نہ ہو سکا تو جو لوگ اس کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں ان پر اس کا اثر کیسے ہو سکتا ہے؟

ایک تیسری جماعت کا خیال ہے کہ دور جاہلیت میں یہ عقیدہ تھا کہ تعدیہ جن امراض (Disease) میں ہوتا ہے، وہ چھوت بالطبع ہے خالق کائنات سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا اس عمل سے اس غلط اعتقاد کا ابطال مقصود تھا چنانچہ آپ نے مجذوم کے ساتھ کھانا کھایا تاکہ سب پر یہ بات واضح ہو جائے کہ خدائے پاک ہی

مریض (Patient) کرتا ہے اور وہی شفاء دیتا ہے اور مجذوم سے ملنے جلنے اور قریب ہونے سے جو روکا یہ اس لئے کہ واضح ہو جائے کہ اس خیر کو خدا ان ایات کی جانب مفصی بنا رکھا ہے، آپکی ممانعت میں اسباب کا اثبات ہے، اور آپ کے اس فعل میں اس بات کی وضاحت ہے کہ یہ چیز کسی کے ساتھ مستقل طور پر نہیں ہوتی بلکہ جب اللہ تعالیٰ چاہے۔ اس کی قوت (Power) کو سلب کر لے پھر ساری تاثیر ختم ہو جائے اور جب چاہے تو اسکی تاثیر باقی رکھے جو پورے طور پر اثر انداز ہو۔

ایک اور جماعت نے بیان کیا کہ ان تمام احادیث میں کچھ ناخ اور کچھ منسوخ ہیں اس لئے ان کی تاریخ پر پہلے نظر کی جائے گی، اگر ایک حدیث دوسری سے متاثر ہو تو تسلیم کر لیں کہ پہلی منسوخ اور دوسری ناخ ہے ورنہ پھر ہمیں خاموش رہنا پڑے گا۔

ایک دوسری جماعت کا خیال ہے کہ ان احادیث میں سے بعض محفوظ اور بعض غیر محفوظ ہیں اور ”لا عددی“ والی حدیث میں کلام کرتے ہوئے کہا کہ اس حدیث کو شروع میں ابو ہریرہ نے روایت کیا مگر انھیں بعد میں کچھ شک ہوا کہ میں نے جو بیان کیا ہے۔ وہ درست ہے یا نہیں۔ اس لئے آپ نے اس حدیث کو بیان کرنا چھوڑ دیا، لوگوں نے ان کی طرف رجوع کر کے دریافت کیا کہ ہم نے آپ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کیا آپ اسے بیان کرتے ہیں؟ انہوں نے اس کے بیان کرنے سے انکار کیا۔

اس لئے ابو سلمہ نے بیان کیا کہ مجھے پتہ نہیں کہ ابو ہریرہ بھول گئے یا دونوں حدیثوں میں سے کوئی ایک حدیث منسوخ اور دوسری ناخ ہو گئی۔

حضرت جابرؓ کی یہ حدیث کہ نبی ﷺ نے ایک مجذومی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پلیٹ میں اپنے ساتھ اس کو داخل کیا ایسی حدیث ہے جس کا نہ ثبوت ہے اور صحت ہے

اور ترمذی نے اس حدیث کے بارے میں کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی نہ تصحیح کی اور نہ تحسین اور شعبہ وغیرہ نے کہا کہ ان غرائب سے چنا ضروری ہے ترمذی نے کہا کہ اس سلسلہ میں حضرت عمر کا فعل ذکر کیا گیا ہے جو زیادہ ثابت ہے اس سلسلے میں یہ دونوں حدیثیں جن کا احادیث نئی سے معارضہ کیا گیا ہے ان میں سے ایک حدیث جس سے حضرت ابو ہریرہ کا رجوع اور انکار موجود ہے اور دوسرے کی صحت بھی معرض بحث ہے ”کتاب الفتوح دار السعادة“ میں اس مسئلہ پر پورے طور پر تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے۔

محرمات سے علاج پر پابندی کے بارے میں ہدایت نبوی

ابو داؤد نے اپنی سنن ابو داؤد میں حدیث ابو داؤد کا یوں ذکر کیا ہے۔

”ابو درداء نے بیان کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ خدا نے

بیماری اور اس کی دوا دونوں ہی نازل فرمائی ہیں اور ہر بیماری کے

لئے دوا بھیجی اس لئے دوا کرو مگر محرمات سے دوا نہ کرو“

امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں عبد اللہ بن مسعود سے مروی حدیث کو ذکر کیا ہے،

”آپ نے فرمایا کہ خدا نے تمہارے لئے حرام کردہ چیزوں میں

شفاء نہیں رکھی“

اور سنن میں حضرت ابو ہریرہ سے حدیث مروی ہے۔

”ابو ہریرہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول خدا ﷺ

نے خبیث دواء سے منع فرمایا۔

صحیح مسلم میں طارق بن سوید جعفی سے مروی یہ حدیث مذکور ہے۔

”طارق بن سوید جعفی نے رسول اللہ ﷺ سے شراب سے

متعلق دریافت کیا تو آپ نے اس سے منع کیا، یا اس کے تیار

کرنے کو ناپسند فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ میں اسے دوا کے لئے

تیار کروں گا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے“

اور سنن میں ہے۔

”آپ سے شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں دوا تیار

کی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ بیماری ہے دوا نہیں ہے“

اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ صحیح مسلم میں طارق بن سوید

حضری سے روایت منقول ہے۔

”طارق بن سوید حضری نے آپ سے عرض کیا کہ اے پیغمبر خدا ہمارے یہاں انگور کی کثرت ہے ہم اسے نچوڑ کر شراب بنا لیتے اور پیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں ایسا نہ کرو پھر میں نے دوبارہ کہا کہ ہم مریض کی شفاء کے لئے اسے استعمال کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ شفاء نہیں ہے بلکہ بیماری ہے“

سنن نسائی میں یہ حدیث مذکور ہے۔

”ایک طبیب نے نبی ﷺ کے پاس دوا میں مینڈک کا ذکر کیا تو آپ نے اس کے مارنے سے منع فرمایا“

نبی ﷺ سے یہ بھی روایت ہے

”آپ نے فرمایا جس نے شراب کے ذریعہ علاج کیا خدا سے شفا نہ دے“

حرام کردہ چیزوں کے ذریعہ معالجہ شرعاً اور عقلاً قبیح ہے، شرعی طور پر اس کی قباحت کے سلسلے میں احادیث بیان کر دی گئیں ہیں لیکن عقلاً تو اللہ تعالیٰ نے اس کی خباثت کی بنیاد پر اسے حرام قرار دیا اس امت پر کوئی پاکیزہ چیز بطور سزا حرام نہیں کی گئی، جیسا کہ بنی اسرائیل پر بطور عقوبت حرام قرار کر دیا تھا، قرآن نے بیان کیا۔

”یہودیوں کی بے جا روش پر ہم نے طیبات کو جو ان کیلئے حلال

تھیں ان پر حرام کر دیا“

اس امت محمدیہ پر جو بھی چیز حرام ہوئی اس کی خبثت کی وجہ سے حرام ہوئی اور اس کا حرام قرار دینا ان کے حق میں تحفظ اور بچاؤ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ امت ان

خبیث چیزوں کو کھالے۔ اس لئے ایسی چیزوں کے ذریعہ بیماری (Disease) سے شفا حاصل کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ حرام چیز سے ازالہ مرض تو ہو جاتا ہے اور اس میں موثر بھی ثابت ہوتی ہے، لیکن اس کے استعمال (Use) سے بہت سے امراض دل میں پیدا ہو جاتے ہیں جو اس کے خبث کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اس لئے اس مرض سے نجات کے بدلے اس سے بڑا مرض دل (Heart Disease) میں پیدا ہو جائے ایسا معالجہ کچھ بہتر نہ ہوگا۔

مزید برآں آپ کا کسی چیز کو حرام قرار دینے کا تقاضا یہ ہے کہ حتی الامکان اس سے بچا جائے اور اس سے دور ہی رہا جائے اس حرام کردہ چیز کو بطور دوا (Medicine) استعمال کرنا ایک طرح کی ترغیب اور اس سے قربت و تعلق کی دلیل ہے اور یہ چیز شارع علیہ السلام کے مقصود کو نظر انداز کر دینے کے مترادف ہے پھر نص سے بھی ثابت ہو گیا کہ جو چیز شرعاً حرام ہے وہ دوا نہیں ہو سکتی بلکہ وہ بیماری ہے جس کی وضاحت شارع علیہ السلام نے کر دیا ہے اس لئے اس کو بطور دوا (Medicine) استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

نیز اس کا استعمال طبیعت و روح (Condition or Soul) دونوں میں خباث پیدا کرتا ہے اس لئے کہ طبیعت ہمیشہ دوا کی کیفیات سے متاثر ہوتی ہے جب دوا کی کیفیت خبیث ہوگی تو طبیعت پر بھی اس کی خباث اثر انداز ہوگی اور جو چیز فی نفسہ خبیث ہو اس سے خبث کا اثر نہ ہو یہ سمجھ میں آنے والی بات نہیں اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر خبیث غذا و مشروب اور خبیث ملبس کو حرام قرار دیا ہے تاکہ ان چیزوں کے استعمال سے کسی میں خباث کی صفت نہ پیدا ہو جائے۔

مزید برآں ان محرمات کے ذریعہ علاج کی اجازت (Permission Of)

(Treatment) ولباحت الخصوص جب کہ نفس انسانی کا میلان محرمات کی جانب ہو شہوت و لذت کا حرام دروازہ کھولتی ہے خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ لوگ جانتے ہوں کہ یہ محرمات نفع بخش ہیں اور ان میں امراض (Diseases) کے ازالہ اور شفا کا نسخہ موجود ہے تو اس سے ان کی استعمال (Use) کی خواہشات غیر معمولی طور پر ابھرے گی، اور شارع علیہ السلام ممکن حد تک اس کا سدباب کرنا چاہتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ محرمات کے استعمال کے سدباب کرنے اور اس کے دروازے کے کھولنے کے درمیان تناقض و تعارض ہے، یہ حرام کردہ دوا ہمارے گمان کے مطابق بھی شفاء کا ذریعہ (Intervention) نہیں ہے بالفرض مان بھی لیں تو آپ دیکھ بھی لیں کہ شراب میں شفا کا کوئی پہلو نظر نہیں آتا اس لئے کہ شراب حرکت عقل و دماغ کیلئے بہت زیادہ ضرر رساں ہے اس پر تمام اطباء (Physicians) کا اتفاق ہے اور فقہاء متکلمین کی ایک بڑی جماعت بھی اس کے شفا ہونے کی منکر ہے بقراط نے امراض حارہ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شراب سے زیادہ ضرر دماغ (Brain) پر پہنچتا ہے۔ کیونکہ اس کا ارتقاع بخار کی شکل میں دماغ کی طرف سرعت کے ساتھ ہوتا ہے اور اس ارتقاع کی وجہ سے اخلاط جو بدن میں مرتفع رہتے ہیں وہ مزید تفع ہو جاتے ہیں اس طرح دماغ کو نقصان پہنچتا ہے۔

”اکامل“ کے مصنف نے لکھا ہے کہ شراب کی خاصیت یہ ہے کہ وہ دماغ (Brain) اور اعصاب دونوں کو نقصان پہنچاتی ہے شراب کے علاوہ دیگر محرم دوائیں (Medicines) دو قسم پر ہوتی ہیں۔

قسم اول: جو نفس کو ناپسند ہوتی ہے اور طبیعت اس کی موافقت کے لئے آمادہ نہیں ہوتی کہ مرض کا دفاع کرے جیسے زہر سانپ کے گوشت اور اسی طرح کی دوسری تا

پسندیدہ چیزیں جو طبیعت (Condition) پر بار ہوتی ہیں اور استعمال کے بعد مزید گرائی پیدا کرتی ہیں اس طرح انہیں دوا نہیں بلکہ بیماری (Disease) کی حیثیت حاصل ہے۔

قسم دوم: جس کو نفس ناپسند نہیں کرتا جیسے وہ شراب جو عام طور سے حاملہ عورتیں استعمال کرتی ہیں اس کا استعمال اس کے نفع سے زیادہ ضرر رساں ہے اور عقلا بھی اس کی تحریم مناسب ہے عقل و فطرت اس سلسلہ میں ہمیشہ شریعت کی ہم نوا رہی ہے۔

اس سے اس نکتہ پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ محرمات سے کبھی بھی شفاء حاصل نہیں ہو سکتی اس لئے کہ کسی دوا کے ذریعہ (Intervention of Medicine) شفا کے حصول کی شرط یہ ہے کہ طبیعت (Condition) اس کے موافق ہو اور اسے قبول کرتی ہو اور دل (Heart) میں اس کی منفعت کا اعتقاد راسخ ہو اور محرمات میں اللہ تعالیٰ نے شفا کی برکت نہیں رکھی ہے اس لئے کہ نافع یا برکت ہوتی ہے اور جو چیز سب سے زیادہ نفع بخش ہوتی ہے، اس میں برکت زیادہ ہوتی ہے چنانچہ لوگوں میں جو بابرکت ہوتے ہیں، جہاں بھی جاتے ہیں لوگ ان سے نفع (Profit) حاصل کرتے ہیں اور یہ بات بھی سامنے رہنی چاہیے کہ جب مسلمان کسی چیز کے حرام ہونے کا اعتقاد رکھتا ہے تو اس کے اعتقاد برکت و منفعت کے درمیان اس کی حرمت کا اعتقاد حائل ہو جاتا ہے اس کا حسن ظن متزلزل ہو جاتا ہے اور طبیعت (Condition) کی قوت قبولیت کو بھی ٹھیس پہنچتی ہے اور جس کا ایمان جتنا مضبوط ہوگا۔ محرمات اسکی نظر میں اتنی ہی زیادہ ناپسندیدہ ہونگی۔ اور اس بارے میں اس کا اعتقاد اتنا ہی خراب ہوگا اور اسے طبعی طور پر اس سے بڑی گھٹن ہوگی ایسی حالت میں اگر اس نے اس حرام چیز کا استعمال کر لیا تو یہ

اس کے لئے بیماری (Disease) ہو گی نہ کہ شفاء اور نفع اسی وقت مرتب ہو گا جب اس کی خباث کا اعتقاد دل (Heart) سے نکل جائے اور اس کا سوء ظن اور نفرت و نا پسندیدگی محبت و رغبت میں بدل جائے یہ چیز ایمان کے منافی ہے اس لئے جو مومن ہو گا اس کو ہاتھ ہی نہیں لگا سکتا اور بفرض محال اگر اس نے اسے استعمال بھی کیا تو یہ اس کے لئے شفا نہیں بلکہ بیماری (Disease) ثابت ہو گی

رہائش گاہ کے سلسلے میں طریقہ نبویؐ

آپ کو اس کا یقین تھا کہ آپ دنیا میں اس طرح ہیں جیسے کوئی مسافر سواری کی پشت پر رہا کرتا ہے یہ دنیا مسافر کی فرود گاہ ہے جہاں وہ مدت تک پڑاؤ ڈالتا ہے پھر یہاں سے آخرت کی جانب چل پڑتا ہے۔ آپ اور آپ کے اصحاب کرام اور آپ کے پیروکاروں کا یہ طریقہ تھا کہ وہ عالیشان اور بلند بلڈنگیں بناتے نہ اسے پختہ اور پچی کاری اور نہ آراستہ اور کشادہ کرتے بلکہ مسافر کے گھر کی طرح سب سے بہترین گھر سادہ ہوتا جس سے گرمی اور سردی سے محفوظ رہ جائے شہر سے دور ہو اور جانوروں کے گھر میں گھس آنے سے بچاؤ کے لائق ہو اس کی چھتیں اور دیواریں ایسی نہ ہوں کہ اس کی گرانباری سے سر پر آپڑیں اور رہنے والے دب کر ہلاک ہو جائیں اور نہ اتنے بڑے ہوں کہ درندے اور موذی جانور اسے اڑا بنالیں اور نہ اتنے بلند ہوں کہ تیز و تند اور ہر طرح کی تکلیف دہ ہواؤں کی برابر اس پر یلغار رہے۔

اور نہ زمین دوز ہوں کہ رہنے والے تکلیف اٹھائیں اور نہ انتہائی بلندی پر واقع ہوں کہ دشواری کا سامنا کرنا پڑے بلکہ مکانات ہر حیثیت سے درمیانی ہوں ایسا ہی مکان سب سے عمدہ نفع بخش ہوتا ہے سردی و گرمی دونوں کم ہوتی ہے اور رہنے والے تنگی کا احساس نہیں ہوتا اور یہ اتنا کشادہ بھی نہیں کہ بیکار اور ویران پڑا رہے اور موذی

برتنوں کی حفاظت کے متعلق ہدایات نبوی

امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں جابر بن عبد اللہ کی حدیث نقل کی ہے جہاں کا بیان ہے کہ !!

”میں نے پیغمبر خدا ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے برتنوں کو ڈھانک دو، اور مشکیزوں کو باندھ رکھو، اس لئے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں بلا نازل ہوتی ہے، جن برتنوں میں ڈھکن نہ ہو یا جن مشکیزوں میں بندھن نہ ہو ان میں اس وبا کی بیماری گر پڑتی ہے“

ان باتوں تک اطباء (Physicians) کے علوم و معارف کی رسائی کہاں؟ اس کو تو عقلاء ہی اپنے تجربہ (Practical) سے معلوم کر لیتے ہیں، لیٹ بن سعد راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایران کے لوگ سال میں ماہ دسمبر (Month Of December) کی ایک رات میں احتیاط (Precaution) برتتے تھے، اور صحیح حدیث میں آپ سے ثابت ہے کہ آپ نے برتنوں کو ڈھانک کر رکھنے کا حکم دیا، خواہ ایک لکڑی ہی اس پر کھڑی کر دی جائے لکڑی کو پانی پر ڈالنے کی حکمت (Philosophy) یہ ہے کہ اس کی وجہ سے برتن کو ڈھانکنے سے غفلت نہ ہوگی بلکہ اسکی عادت (Habit) بن جائے گی، اس میں ایک اہم نکتہ یہ بھی ہے کہ کبھی اگر کوئی جانور رینگتا ہو پانی میں گر جائے تو لکڑی کے سہارے رینگ کر باہر آجائے گا، گویا یہ لکڑی اس کے لئے پہلے کا کام دے گا وہ گرنے سے بچ جاتا ہے، یا اگر گر گیا تو اس کے ذریعہ (Intervention) نکل آئے گا۔

یہ روایت بھی صحیح ہے کہ آپ نے مشکیزہ (Water Bag Of Leather)

جانور اس کی خالی جگہوں پر جم جائیں اور اس میں کھڑیاں (بیت الخلاء) (Toilet) بھی نہ رہیں کہ اس کی بدبو سے رہنے والوں کو اذیت ہو بلکہ گھر کی فضا خوشگوار اور معطر ہو اس لئے نبی ﷺ خوشبو (Perfume) پسند فرماتے تھے اور آپ خوشبو (Perfume) ہمیشہ ساتھ رکھتے تھے اور آپ کی خوشبو (Perfume) سب سے عمدہ ہوتی تھی آپ کا پسینہ عرق گلاب تھا۔ آپ کے گھر میں کوئی بیت الخلاء نہ تھا کہ جس سے بدبو (Bad Smell) پیدا ہو، ان صفات کا متحمل مکان یقیناً سب سے بہتر متعدل و موزوں اور بدن (Body) اور حفظان صحت (Health Protection) کے لئے سب سے زیادہ مفید تر مکان ہو سکتا ہے۔

کو باندھتے ہوئے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا حکم دیا اس لئے کہ برتن ڈھانکنے کے وقت تسمیہ سے شیطان دور بھاگ جاتا ہے، اور کیڑے مکوڑے بھی اس کی بندش کی وجہ سے اس سے دور رہتے ہیں، اسی لئے ان دونوں جگہوں میں ان ہی دونوں مقاصد کے پیش نظر تسمیہ کا حکم دیا۔

امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں حضرت عبد اللہ بن عباس کی حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزہ (Water Bag Of Leather) کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا،

اس حدیث شریف میں پانی پینے کے چند آداب بتائے گئے ہیں پہلا یہ کہ پینے والے کی سانس کی آمد و رفت سے خراب لود سڑاند کی بدبو پیدا ہوتی ہے جس سے آدمی کو پینے میں کراہت ہوتی ہے۔

دوسرا ادب یہ کہ پانی کی زیادہ مقدار پیٹ میں داخل ہوتی ہے تو اس سے اس کو نقصان (Loss) پہنچتا ہے۔

تیسرا ادب یہ کہ بسا اوقات پانی (Water) میں کوئی جاندار چیز کیڑا مکوڑا (Insect) پڑا ہوتا ہے اور پینے والے کو اس کا پتہ نہیں ہوتا اس سے لذیت پہنچتی ہے۔ چوتھا ادب یہ کہ پانی میں گندگی (Stink) وغیرہ ہوتی ہے جس کو پینے والا پیتے وقت دیکھ نہیں پاتا اس طرح یہ گندگی شکم میں پہنچ جاتی ہے۔

پانچواں ادب یہ ہے کہ اس طرح پانی پینے سے پانی کے ساتھ ہوا بھی پیٹ (Belly) میں داخل ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے ضرورت کے مطابق پانی کی مقدار شکم میں جانے سے رہ جاتی ہے یا ہوا اس کی مزاحمت کرتی ہے یا اس کو لذیت پہنچاتی ہے اس کے علاوہ بھی بہت سی حکمتیں ہیں، اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ جامع ترمذی کی اس

حدیث کا کیا کریں گے جس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ احد کے موقع پر ایک مشکیزہ (Water Bag Of Leather) طلب فرمایا اور یہ حکم دیا کہ مشکیزہ (Water Bag Of Leather) کے منہ کو موڑ دو، پھر آپ نے اس کے منہ سے پانی پیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کے متعلق ترمذی کی اس عبارت کو پیش کرنا ہی ہم کافی سمجھتے ہیں، ہذا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ کہ اس حدیث کی سند صحیح نہیں ہے، اور اس میں عبد اللہ بن عمر العمری ضعیف الھنظ ہے، جس کے بارے میں یہ بھی نہیں معلوم کہ اس نے عیسیٰ سے حدیث سنی ہے یا نہیں عیسیٰ سے مراد عیسیٰ بن عبد اللہ ہیں جن سے انصار کے ایک شخص نے روایت کی ہے۔

سونے جاگنے کا طریقہ نبوی

جس نے آپ کے خواب و بیداری کے طریقہ پر غور کیا ہو گا، اسے بخوبی معلوم ہو گیا ہو گا کہ آپ کی نیند (Sleep) نہایت معتدل اور اعضاء و جوارح اور بدن کے لئے نفع بخش ہوتی تھی، آپ ابتدائے شب میں سو جاتے اور رات (Night) کے نصف ثانی کے شروع میں بیدار ہو جاتے اور جاگنے کے بعد مسواک کرتے، وضو فرما کر حسب ہدایت الہی نمازیں ادا کرتے، آپ کے بدن، اعضاء و جوارح کو نیند اور آرام کا پورا حصہ ملتا، اور زیادتی اجر کے ساتھ ریاضت (Practice) کا حق بھی حاصل ہو جاتا، یہی اصلاح قلب و بدن اور دین و دنیا کی فلاح کی رعایت و انتہا ہے۔

آپ بقدر ضرورت ہی سوتے تھے اس سے زیادہ سونے کی عادت نہ تھی، اور خود بقدر ضرورت جاگنے کی خود ڈالتے ایسا نہ تھا کہ غیر معمولی تھکن میں مبتلا کر دیں، آپ دونوں چیزیں بدرجہ اتم انجام دیتے جب نیند کا غلبہ ہوتا تو اپنے دائیں کروٹ سو جاتے ذکر الہی سے رطب اللسان رہتے، یہاں تک کہ آنکھیں نیند کے غلبہ سے موند

لیتے کچھ کھانے پینے کی وجہ سے نیند کا غلبہ نہ تھا، آپؐ تنگی زمین (Naked Earth) پر نہ سوتے، اور نہ آپؐ کو اونچے گدے پر سونے کی عادت تھی، بلکہ آپؐ کا بستر چمڑے کا ہوتا، جس میں کھجور (Date) کے ریشے بھرے ہوئے ہوتے آپؐ کبھی تکیہ پر لیٹتے اور کبھی اپنے رخسار کے نیچے ہاتھ رکھ کر سو جاتے

نیند کی حقیقت

نیند (Sleep) بدن پر طاری ہونے والی ایک ایسی حالت ہے جس کے طاری ہونے ہی حرارت عزیز یہ اور قوی نفسانی اندرون بدن کی طرف متوجہ (Attentive) ہو جاتی ہے، تاکہ کچھ دیر آرام کر سکے اس کی دو قسمیں ہیں، طبعی، غیر طبعی،

طبعی نیند قوی نفسانی جسے حس و حرکت ارادی سے تعبیر کرتے ہیں، اس کا اپنے افعال سے رک جانا ہے جب یہ قوتیں تحریک بدن سے رک جاتی ہیں، تو بدن (Body) ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور وہ رطوبات و مخارات جو حرکات و بیداری کی بناء تحلیل و متفرق ہوئے رہتے اور مجتمع ہو جاتے ہیں اور وہاں جو ان قوتوں کا مرکز ہے وہاں پہنچ کر جسم پر بے حسی اور ڈھیلا پن (Slackness) پیدا کر دیتے ہیں یہی طبعی نیند ہے۔

غیر طبعی نیند کسی خاص عارضہ یا بیماری (Disease) کی بنا پر ہوتی ہے، اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ رطوبات کا دماغ پر ایسا غلبہ ہو جائے کہ بیداری اس کے متفرق و منتشر کرنے پر قادر نہ ہو یا مخارات رطبہ کی کثیر مقدار اوپر اٹھیں جیسا کہ کھانے پینے کے بعد پیدا ہونے والے امتلاء سے دیکھا جاتا ہے ان مخارات خام کی بناء پر دماغ میں گرمی (Heat) پیدا ہو جاتی ہے اور اس میں استرخائی کیفیت (Condition) پیدا ہو جاتی ہے اس طرح بے حسی پیدا ہو جاتی ہے، اور قوی نفسانی اپنے افعال سے

انجام دینے پر قادر نہیں رہتے اور نیند آجاتی ہے۔

نیند (Sleep) سے دو بڑے منافع ہیں اول یہ کہ نیند سے جو ارح کو سکون اور راحت ملتی ہے اس لئے کہ جب ان میں تکان آجاتی ہے تو اس کی مکافات بلا سکون و راحت کے ممکن نہیں ہوتی اس طرح حواس کو بیداری کی چوکسی سے نجات مل جاتی ہے اور تکان و تعب دور ہو جاتی ہے۔

دوسرا فائدہ یہ ہے کہ نیند سے غذا ہضم (Digestive) ہو جاتی ہے اور اخلاط میں پختگی آجاتی ہے اس لئے کہ حرارت عزیز نیند کے وقت (Time Of Sleep) اندرون شکم کی طرف چلی جاتی ہے اس سے ہضم (Digestive) میں مدد ملتی ہے اسی وجہ سے سونے والے کا جسم ٹھنڈا ہوتا ہے اور قدرتی طور پر چادر کی ضرورت (Need) ہوتی ہے۔

بہترین نیند (Sleep) یہ ہے کہ دائیں کروٹ سویا جائے، اس لئے کہ اس طرز پر سونے سے کھانا معدہ (Stomach) میں اچھی طرح ٹھہر جاتا ہے، کیونکہ معدہ معمولی طور پر بائیں جانب مائل ہوتا ہے پھر تھوڑی دیر کے لئے بائیں کروٹ پر آجائے تاکہ ہضم بسرعت ہو سکے، اس لئے کہ معدہ جگر پر جھکا ہوا ہے، پھر دائیں کروٹ ہو کر اپنی نیند پوری کرے، تاکہ غذا طبعی طور پر جلد از جلد معدہ سے اتر کر آنتوں میں آجائے اس طرح دائیں کروٹ نیند ابتداء اور انتہاء ہوگی اور بائیں کروٹ زیادہ سونے سے دل کو نقصان (Loss) پہنچتا ہے، اس لئے کہ تمام اعضاء کا جھکاؤ دل ہی کی طرف ہو جاتا ہے، اور مواد فضلیہ کا انصباب بائیں جانب ہو جانے کا اندیشہ (Meditation) بھی لاحق ہوتا ہے۔

اور بدتر نیند پیٹھ کے بل سونا ہے، ویسے اگر صرف آرام کے لئے چت لیٹے تو

کوئی مضائقہ نہیں مگر نیند (Sleep) کے لئے مضر ہے اسی طرح منہ کے بل سونا تو اور بھی زیادہ ضرر رساں ہے چنانچہ ”مسند“ اور ”سنن ابن ماجہ“ میں حضرت ابو امامہ سے یہ حدیث مروی ہے

”انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کا گذر ایک شخص پر ہوا جو مسجد میں منہ کے بل سویا ہوا تھا، آپ نے اپنے پیر سے اسے ٹھونکا دیا، اور فرمایا کھڑے ہو جاؤ یا بیٹھ جاؤ، اس لئے کہ یہ جنمیوں کے سونے کا انداز ہے“

بقراط نے اپنی کتاب مقدمہ میں تحریر کیا ہے کہ مریض (Patient) کا اپنے منہ کا بل سونا اگر اس کی تندرستی کی حالت میں عادت (Habit) نہ رہی ہو تو اس سے اس کے اختلاط عقل کا اندازہ ہوتا ہے، یا یہ نکلے اسے اپنے شکم کے کسی حصہ میں درد ہے جس کی بنا پر وہ منہ کے بل سوتا ہے بقراط کی کتاب کے شارحین نے لکھا ہے کہ اس نے اپنی اچھی عادت (Good Habit) کو چھوڑ کر بری عادت کو اختیار (Option) کیا جب کہ اسے کوئی ظاہری یا باطنی بیماری، عذر نہیں ہے۔

اور معتدل نیند سے قوی طبعی کے افعال سکون پذیر ہوتے ہیں اور قوی نفسانی کو راحت ملتی ہے، اور اس سے جوہر میں اضافہ (Addition) ہوتا ہے اس لئے کہ بسا اوقات اس ارخاء کی وجہ سے جوہر ارواح کا تحلیل رک جاتا ہے دن میں سونا مضر (Perniciuos) ہے اس سے امراض رطوبی اور نوازل پیدا ہوتے ہیں رنگ خراب ہوتا ہے، طحال کی بیماری (Disease) پیدا ہوتی ہے اعصاب میں ڈھیلا پن (Slackness In Muscles) پیدا ہو جاتا ہے، بدن (Body) میں سستی چھا جاتی ہے اور شہوت کے اندر ضعف پیدا ہو جاتا ہے ہاں موسم گرما

(Summer Season) میں دوپہر کو سونا کچھ برا نہیں اور دن کی سب سے بدترین نیند ابتدائے دن میں ہے اور اس سے بدترین نیند عصر کے بعد ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اپنے ایک لڑکے کو صبح سوتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اٹھ بیٹھ تم ایسے وقت سوتے ہو جب روزی تقسیم (Distribution) کی جاتی ہے۔

مشہور ہے کہ دن کی نیند (Sleep) تین طرح کی ہوتی ہے ایک عمدہ عادت دوسری سوزش اور تیسری حمایت ہے

عمدہ عادت گرمی کی دوپہر میں سونا ہے اور رسول ﷺ کی یہی عادت شریفہ تھی اور سوزش والی نیند چاشت کے وقت سونا ہے جس میں انسان (Human) اپنے دنیوی و اخروی کاموں سے غافل ہو جاتا ہے

اور حمایت والی نیند عصر کے وقت سونا ہے بعض سلف صالحین کا بیان ہے کہ جو عصر کے بعد سویا اس کی عقل اچک لی جاتی ہے پھر وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے شاعر (Poet) نے کیا خوب کہا ہے

أَلَا إِنَّ نَوْمَاتِ الضُّحِ تُورِثُ الْفَتَى خَبَالًا وَنَوْمَاتِ الْعَصِيرِ جُنُونٌ

سن لو کہ چاشت کے وقت کا سونا جو ان کو بے عقلی عطا کرتی ہے، اور عصر کے بعد کا سونا پاگل پن ہے۔

صبح کے وقت سونے سے روزی کم ہوتی ہے اس لئے کہ یہی ایسا وقت ہوتا ہے جس میں دنیا اپنی روزی کی تلاش میں نکلتی ہے اور اسی وقت خدا کی جانب سے روزی تقسیم (Distributing) کی جاتی ہے اس لئے یہ نیند محرومی کا باعث ہے ہاں اگر کسی خاص عارض یا ضرورت (Need) کی وجہ سے ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں دوسرے اس سے جسم کو بھی بے حد نقصان (Loss) پہنچتا ہے کیونکہ بدن ڈھیلا ہو

جاتا ہے اور اس میں فساد آجاتا ہے اس لئے کہ وہ فضلات جن کی تحلیل ریاضت سے ممکن تھی اور زیادہ ہو جاتے ہیں جس سے بدن ٹوٹتا ہے اور ٹکان اور ضعف سے دوچار ہوتا ہے اور اگر یہ قضائے حاجت سے پہلے یا حرکت ریاضت سے پہلے آجائے یا معدہ کو کسی غذا میں مشغول کرنے سے پہلے آجائے تو یہ لاعلاج (Uncurable) قسم کی مختلف بیماریوں کا پیغام ہے جس سے بہت سی مہلک بیماریاں (Destructive Disease) پیدا ہوتی ہیں۔

دھوپ میں سونے سے جان لیو بیماری ابھرتی ہے اور سونے کے وقت جسم کا بعض حصہ دھوپ میں ہو اور بعض حصہ سائے میں تو اور زیادہ خرابی ہے چنانچہ ، ابو داؤد نے اپنی سنن میں ابو ہریرہ سے یہ حدیث نقل کی ہے

ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا

”جب تم میں سے کوئی دھوپ میں ہو اور سایہ سمٹ جائے کہ

بعض حصہ دھوپ میں اور محض سایہ میں ہو تو کھڑا ہو جائے یعنی

وہ جگہ چھوڑ دے“ (ابو داؤد)

اور سنن ابن ماجہ وغیرہ میں بریدہ بن حصیب سے روایت ہے

نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی دھوپ چھاؤں میں بیٹھے۔

اس حدیث سے سایہ اور دھوپ کے درمیان سونے سے منع کے متعلق

تنبیہ وارد ہے کہ دھوپ و سایہ کے درمیان سونے سے پرہیز کیا جائے

صحیحین میں براء عازب سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

”جب سونے کے لئے بستر پر جانے لگو تو نماز کے وضو کی طرح

وضو کرو پھر اپنے دائیں کروٹ لیٹ کر یہ دعا پڑھو، اے خدا میں

نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا اور اپنا رخ تیری طرف کیا اور اپنے معاملہ کو تیرے سپرد کیا اور اپنی پشت کی ٹیک تیری طرف لگائی تجھ سے ہم ور حب کرتے ہوئے، تیرے سوا میرا کوئی ٹھکانہ اور پناہ گاہ نہیں میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل فرمایا، اور تیرے اس رسول پر میں ایمان لایا جس کو تو نے معبود فرمایا، اور تو ان کلمات کو اپنا آخری کلمہ بنا، اگر تم اسی رات مر گئے، تو تمہاری موت دین خداوندی پر ہوگی (بخاری مسلم شریف)“

صحیح بخاری میں عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی دو رکعت سنت ادا فرمالتے تو اپنے دائیں کروٹ لیٹ جاتے۔

دانشوروں کا بیان ہے کہ دائیں کروٹ سونے کی حکمت (Philosophy) یہ ہے کہ سونے والے کو گہری نیند نہ آئے اس لئے کہ دل بائیں جانب جھکا رہتا ہے جب کوئی دائیں کروٹ سوتا ہے، تو دل اپنے مقام بائیں جانب کا طالب ہوتا ہے اور اسی وجہ (Causes) سے سونے والے کو گہری نیند سے روک دیتا ہے اور اس کے لئے خواب غفلت دشوار ہوتا ہے برخلاف اس کے کہ وہ بائیں کروٹ سوائے تو اس حالت میں دل (Heart) اپنی جگہ پر ہی رہ جائے گا اور اس سے سونے والے کو نہایت سکون ملے گا اور انسان (Human) خواب غفلت میں کھو جائے گا، اور اسے گہری نیند آئے گی جس سے وہ اپنے دینی و دنیاوی دونوں ہی مفاد کی نگرانی (Watch) نہ کر پائے گا۔ چونکہ نیند (Sleep) اور موت (Death) برابر ہے اور نیند موت کی بہن کہلاتی ہے اس لئے سونے والا مردہ ہے اسی وجہ (Reason) سے حی لایموت پر نیند کا طاری ہونا محال

ہے اور جنتیوں کو بھی جنت میں نیند نہ آئے گی سونے والا اس بات کا ضرورت مند ہوتا ہے کہ کوئی اس کی حفاظت کرے اور اس نفس کی حفاظت کرے، جس کو آفات سے سابقہ پڑتا رہتا ہے اور وہ اپنے جسم کو بھی اچانک آفات کے آنے سے محفوظ رکھے، اور صرف اس کا رب جو اس کا پیدا کرنے والا ہے، وہی اس کا حافظ و نگران ہے، اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے سونے والے کو سکھایا کہ وہ سونے کے وقت ایسے کلمات زبان سے ادا کرے جو خود سپردگی والتجا اور بیم ورجا پر دلیل ہو تاکہ اسے باری تعالیٰ کی حفاظت (Protection) کا یقین کامل ہو جائے کہ وہی اس کی اور اس کے جسم کی حفاظت کرتا ہے اس کے ساتھ ہی اسے اس بات کی بھی ہدایت فرمائی کہ ایمان و یقین کے ساتھ خدا کو یاد کرتا رہے اور اسی حالت میں موت آجاتی ہے پھر جب ایمان و یقین اس کا آخری کلام ہو گا تو اس کا جنت میں جانا بھی یقینی ہو جائے گا نیند کے متعلق یہ ہدایت نبوی دل، بدن اور روح کے مصالح خواب و بیداری دونوں حالت میں اور دنیا و آخرت کے مصالح کی نگران ہے۔

اللہ کی بے شمار رحمتیں اور سلامتی اس ذات پر نازل ہوں جس کی بدولت اس کی امت نے ہر خیر و سعادت حاصل کر لی، اور دعا کے یہ الفاظ ”أَسَلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ“ کا مفہوم ہے کہ میں نے خود کو تیرے سپرد کر دیا، جیسے ایک تابع دار غلام خود کو اپنے آقا اور مالک کے سپرد کر دیتا ہے اور اپنے چہرے کو خدا کے سامنے پیش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے رب کے سامنے پوری طرح سے متوجہ ہو کر آیا ہے اور اپنے قصد دار ادہ میں وہ بالکل سچا ہے اور اسے اپنی عاجزی، فروتنی، اور در ماندگی کا پورا اعتراف ہے، خدا نے خود اس سپردگی کو پسند فرمایا چنانچہ قرآن میں تعلیم دی،

فان حاجوك فقل اسلمت و جہی لله و من اتبعن (ال

عمران ۲۰)

”تو اگر وہ تجھ سے تکرار کریں تو کہوں کہ میں اور میرے اتباع اللہ

کے تابعدار ہو گئے ہیں“

اور چہرہ کا ذکر خصوصی طور پر اس لئے کیا کہ وہ انسان (Human) کے جسم
سب سے اشرف حصہ اور حواس خمسہ کا مرکز ہے نیز اس میں قصد و توجیہ کا بھی معنی
پایا جائے شاعر (Poet) نے اسی مفہوم کو اپنے اس شعر میں ادا کیا ہے،

استغفرا لله ذنبا لست محصیہ

رب العباد الیہ الوجہ و العمل

”میں اپنے بے شمار گناہوں سے اللہ سے استغفار کرتا ہوں، اے

بندوں کے پروردگار تیری ہی طرف توجہ اور عمل ہے“

تغویض کا مطلب یہ ہے کہ کوئی چیز کلیتہً خدا کو دے دی جائے اس سے قلبی
سکون و طمانیت حاصل ہوتی ہے اور قضائے الہی سے رضا مندی اور اس کو خدا کے لئے
پسند کرنا اور اس سے راضی رہنے کا اظہار ہوتا ہے، تغویض بندگی کا اعلیٰ ترین مقام ہے
اس میں کوئی عیب نہیں اور یہی مخصوص مقام ہے بہت سے لوگوں نے اس کے خلاف
گمان کیا ہے، مگر ان کا خیال درست نہیں،

اور اپنی پشت کے لئے خدا کو سہارا بنانا اس پر کامل اعتماد اور پورے بھروسہ کی
دلیل ہے اور اسی سے دل کو سکون اور اسی پر توکل کا ثبوت ہے اس لئے کہ جو اپنی پشت
کسی مضبوط ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا پھر اس کو گرنے کا اندیشہ (Meditation)
کیسے ہو سکتا ہے۔

دل (Heart) میں دو قوتیں کار فرما ہوتی ہیں ایک قوت طلب جسے قوت رغبت بھی کہتے ہیں اور دوسری قوت ہرب ہے جسے خوف سے تعبیر کرتے ہیں اور بندہ ہمیشہ اپنے مصالح کا طالب رہتا ہے اور اپنے ضرر سے دور بھاگتا رہتا ہے اور یہ دونوں باتیں اس تغویض و توجہ سے حاصل ہو جاتی ہیں، چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تم سے ہم درجا کرتے ہوئے میری یہ درخواست (Request) ہے پھر اس کے بعد اپنے رب کی تعریف شروع کی کہ اس کے سوا بندہ کے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں اور اس کی جانب سے آنے والے خطرات کے لئے پناہ اس کے سوا کہیں نہیں اس لئے خدا ہی کی ذات ایسی ہے جس طرف بندہ اپنا ٹھکانہ بناتا ہے تاکہ وہ اس کو اس کے نفس سے رہائی دلا دے جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں مروی ہے۔

”میں تیری رضا کے ذریعہ تیری ناراضگی سے اور تیری معافی

کے ذریعہ تیری گرفت سے پناہ مانگتا ہوں اور تیری طرف سے

آنے والی سختیوں سے تیری پناہ کا طالب ہوں“ (مسلم شریف)

چنانچہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہی اپنے بندے کو پناہ دیتا ہے اور اپنی گرفت سے

نجات دیتا ہے جو خود اس کی مشیت و قدرت کی وجہ سے بندے کی طرف آتی ہے اسی کی

جانب سے آزمائش بھی ہوتی ہے، اور وہی دستگیری بھی فرماتا ہے اور اسی سے بندہ

نجات (Liberation) مانگتا ہے۔ اور اسی سے نجات کے لئے درخواست

(Request) بھی کی جاتی ہے، اور اسی سے گزارش کی جاتی ہے کہ جس چیز میں گرفتار

رہے اس سے رہائی اور اس کی جانب سے آنے والی بلا سے اسی سے پناہ طلب کی جاتی ہے

اور وہی تمام چیزوں کا پروردگار ہے اور اس کی مشیت کے بغیر کائنات میں کوئی چیز نہیں

ہوتی خود قرآن کہتا ہے۔

و ان یمسك الله بضر فلا كاشف له الا هو (انعام ۱۷)
 ”اگر خدا تجھے کوئی ضرر پہنوں چاہے تو پھر اس کو دور کرنے والا
 اس کے سوا کوئی نہیں“

دوسری جگہ فرمایا،

قل من ذا الذي يعصمكم من الله ان اراد بكم سوءا

او اراد بكم رحمته (العزاب ۱۷)

”آپ کہہ دیجئے کہ کون تم کو اللہ کی دستبرد سے چائے گا اگر وہ
 تمہارے ساتھ برا کرنا چاہے یا تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کرنا
 چاہے“

اقرار نجات (Intervention Of Liberation) کا ذریعہ اور دنیا و

آخرت کی کامیابی کی کنجی ہے نیند کے سلسلے میں آپ کا یہی طریقہ تھا

لو لم يقل اني رسول لكا

ن شاهد في هديه ينطق

اگر آپ یہ نہ فرماتے کہ میں رسول خدا ہوں تو آپ کے طریقے

خود بول اٹھتے کہ آپ فرور نبی ہیں اور آپ کی گواہی دیتے،

نبی کریم ﷺ کی بیداری کا انداز

آپ کا طریقہ بیداری یہ تھا کہ آپ علی الصبح بانگ مرغ کے ساتھ بیدار ہوتے پھر خدا کی حمد کرتے اور اس کی تکبیر مجالاتے اور کلمہ توحید الہی پڑھتے اور اس سے دعا کرتے پھر مسواک کرتے، اور وضو (Ablution) کی تیاری فرماتے وضو کے بعد (After Ablution) اپنے رب کے سامنے نماز (Prayer) کی ادائیگی کے لئے کھڑے ہو جاتے اپنی گفتگو کے ذریعہ اس سے مناجات کرتے، اور اس کی حمد و ثنایاں کرتے اور اس سے امید کرتے اس میں ذوق و شوق کا اظہار فرماتے اور اس کی گرفت سے خائف رہتے، اب آپ خود فیصلہ کریں کہ دل و جسم اور روح قوی ظاہر و باطنی اور دنیا و آخرت کی نعمتوں کی حفاظت (Protection) کا اس سے بہتر طریقہ کیا ہو سکتا ہے؟

نبی کریم کے کھانے پینے کے عادات

کھانے پینے کے سلسلے میں آپ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ آپ خود کو کسی خاص غذا کا پابند نہ بناتے کہ اس کے علاوہ کسی دوسری غذا کا استعمال آپ کے لئے دشوار ہو، اس لئے کہ یہ طبیعت کے لئے مضر (Pernicious) ہے، اور کبھی کبھی اس سے طبیعت پر بڑی گرانی ہوتی ہے اگر عادت کے خلاف غذا کا استعمال نہ کرے تو پھر نہ کھانے کے سبب کمزوری کا اندیشہ (Meditation) ہے یا ہلاکت کا خطرہ ہے اور اگر خلاف عادت کوئی غذا استعمال کرتا ہے تو طبیعت (Condition) اسے قبول نہیں کرتی ہے بلکہ اس کو اس سے نقصان (Loss) ہوتا ہے اس لئے کسی ایک انداز کے کھانے کا معمول خواہ وہ عمدہ ترین غذا کیوں نہ ہو ایک زبردست خطرہ ہے

بلکہ آپ اپنے شہر کے باشندوں کے مزاج کے مطابق ہی غذا استعمال کرتے

، خواہ وہ از قسم گوشت (meat) ہو پھل ہو، یا روٹی (Bread) ہو، کھجوریں (Dates)، ہوں،

اگر ماکول و مشروب میں سے کسی ایک میں ایسی کیفیت (Condition) ہو جس کے توازن و اصلاح کی ضرورت (Need) ہوتی تو آپؐ اس کی اصلاح (Correction) اس کے ضد سے کرتے اور امکانی حد تک توازن کرتے اور اگر دشوار ہوتا تو پھر اسی انداز سے تناول فرمالتے مثال کے طور پر آپؐ کھجور کے استعمال کے وقت تربوز (Water Melon) کو بھی ملا لیتے تاکہ کھجور (Date) کی حرارت اور تربوز کی برودت سے توازن پیدا ہو جائے، اگر یہ چیز دستیاب نہ ہوتی تو آپؐ اپنی خواہش کے مطابق اور حسب ضرورت غذا استعمال (Use) کرتے اس میں تکلف نہ فرماتے کہ اس سے طبیعت (Condition) کو کوئی ضرر (Loss) پہنچے۔

اگر کھانے سے طبیعت گریز کرتی تو آپؐ نہ کھاتے اور طبیعت کو کھانے پر زبردستی آمادہ نہ کرتے، یہی حفظان صحت کا بنیادی اصول ہے اس لئے کہ جب انسان طبیعت کی گریز کے باوجود اور خواہش نہ ہونے پر بھی کھانا کھالیتا ہے تو اس سے نفع سے کہیں زیادہ نقصان ہوتا ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔

”پیغمبر خدا نے کبھی بھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا، اگر کھانے کی خواہش ہوتی تو تناول فرماتے دگر نہ چھوڑ دیتے، اور اسے تناول نہ فرماتے، چنانچہ جب گوہ کا بھنا ہوا گوشت آپؐ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپؐ نے اسے نہیں کھایا آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ کیا یہ حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں، لیکن ہمارے سر زمین عرب کا یہ جانور نہیں اس لئے میری طبیعت اس سے گریز کرتی ہے۔“

اس میں آپ نے اپنی عادت (Habit) اور خواہش (Desire) کی رعایت فرمائی چونکہ عرب میں اس کے کھانے کا رواج نہ تھا اور آپ کی خواہش بھی نہ تھی اس لئے آپ خود اس سے رک گئے اور جس کو اسے کھانے کی خواہش تھی، اسے منع بھی نہ کیا، اور حکم دیا کہ جو عادی (Habitual) ہو اسے کھائے

آپ کو گوشت (Meat) بہت پسند تھا، اور دست کا گوشت تو بہت زیادہ پسند فرماتے تھے بالخصوص بخری (Goat) کے اگلے دست کا، اسی لئے اسی میں زہر ملا کر آپ کو کھلایا گیا تھا، صحیحین میں روایت ہے کہ

”رسول خدا ﷺ کے سامنے کھانے میں گوشت پیش کیا گیا، اور دست کا گوشت آپ کی طرف بڑھایا گیا، اور آپ کو دست کا گوشت بہت پسند تھا (بخاری شریف)“ حضرت ابو عبیدہ وغیرہ نے ضباء بنت زبیر کا واقعہ نقل کیا ہے، کہ انہوں نے اپنے گھر میں ایک بخری (Goat) ذبح کی آپ نے ان کو کھلا بھیجا کہ اپنی بخری (Goat) میں سے ہمیں بھی کھلانا انہوں نے قاصد سے کہا کہ اب تو صرف گردن ہی باقی رہ گئی ہے، اور مجھے شرم آتی ہے کہ میں اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجوں، قاصد نے واپس جا کر جب آپ کو یہ خبر دی تو آپ نے اس سے فرمایا کہ جاؤ اور اس سے کہو کہ وہی بھیج دے اس لئے کہ وہ بخری کا اگلا حصہ ہے اور بخری (Goat) کی گردن کا گوشت خیر کے زیادہ قریب اور اذیت سے دور ہوتا ہے

اور یہ حقیقت ہے کہ بخری کے گوشت (Meat Of Goat) میں سب

سے لطیف حصہ گردن، پہلو یا دست کا گوشت ہوتا ہے، اس کے کھانے سے معدہ (Stomach) پر گرانی نہیں ہوتی اور زود ہضم بھی ہوتا ہے اور غذا کے سلسلے میں ایک اصولی بات ہے کہ جس غذا میں ہی تین اوصاف پائے جائیں وہی اعلیٰ درجہ کی غذا ہوگی۔ پہلا وصف۔ یہ کہ غذا اکثر الشبع ہو اور اعضاء پر پوری طرح اثر انداز ہو، دوسرا وصف۔ غذا لطیف ہو تاکہ معدہ (Stomach) گرانی نہ محسوس کر سکے بلکہ معدہ پر ہلکی ہو،

غذا کی بہترین قسم ان خوبیوں کی حامل ہوتی ہے، اگر اس غذا کا تھوڑا حصہ بھی استعمال کر لیا جائے تو وہ کثیر مقدار کی غذا سے کہیں زیادہ نفع بخش ثابت ہوگی، آپ حلو (Sweet Dish) اور شہد (Honey) پسند فرماتے تھے اور یہ تینوں چیزیں یعنی گوشت (Meat) شہد اور حلو سب سے عمدہ ترین غذا ہے، اور یہ بدن (Body) اور جگر (Liver) اور اعضاء (Limbs) کے لئے بے حد مفید ہے۔

اگر کوئی ان چیزوں کو بطور استعمال کرے تو اس سے صحت و قوت کی حفاظت (Protection) میں غیر معمولی فائدہ ہوگا، اور ان چیزوں کو وہی شخص ناپسند کر سکتا ہے جس کو کوئی مرض (Disease) لاحق ہو گیا کسی افتاد کا شکار ہوگا،

آپ روٹی (Bread) سالن (Curry) کے ساتھ استعمال فرماتے اگر سالن (Curry) میسر آتا اور آپ کبھی سالن میں گوشت پلتے اور فرماتے کہ یہ دنیا اور آخرت دونوں جگہوں کے کھانے کا سردار ہے، اس کو ابن ماجہ وغیرہ نے نقل کیا ہے (ابن ماجہ) اور کبھی آپ تربوز (Water Melon) اور کبھی کھجور کے ساتھ روٹی (Bread) تناول فرماتے چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے جو کی روٹی کے ایک ٹکڑے پر کھجور (Date) رکھ کر فرمایا، کہ یہ اس روٹی کا سالن ہے (ترمذی شریف) اور یہ بہترین

غذا کی صورت ہے اس لئے جو کی روٹی یا بس بارد ہوتی ہے اور کھجور اطباء (Physicians) کے دو قول میں سے اصح قول کے مطابق حار رطب ہے، چنانچہ جو کی روٹی اس سالن کے ساتھ عمدہ ترین غذا ہے، بالخصوص ان لوگوں کے لئے جو اس کے عادی (Habitual) ہو جیسے اہل مدینہ اس کے عادی ہوتے ہیں، اور کبھی آپ روٹی سرکہ کے ساتھ تناول فرماتے اور یہ فرماتے کہ سرکہ بہترین سالن ہے، سرکہ (Vinegar) کی یہ تعریف حالات کے مقتضی کے مطابق ہے اس سے کوئی شخص دوسرے سالنوں پر سرکہ (Vinegar) کی فضیلت نہ سمجھ بیٹھے، جیسا کہ بعض نادانوں نے اس سے سرکہ کی فضیلت سمجھ لی ہے حدیث کا موقف سمجھنے کیلئے یہ سمجھیں کہ ایک روز آپ گھر تشریف لائے تو گھر والوں نے آپ کے سامنے روٹی پیش کی تو آپ نے فرمایا کیا شوربہ بھی ہے؟ لوگوں نے کہا ہمارے یہاں اس وقت سرکہ (Vinegar) کے سوا کچھ بھی نہیں ہے، اس موقع پر آپ نے فرمایا کہ بہترین سالن سرکہ (Vinegar) ہے۔
(مسلم اترندی انسانی شریف)

مقصود کلام یہ ہے کہ سالن کے ساتھ روٹی کھانا حفظان صحت کے اصول (Principle) میں سے ہے صرف ان میں سے کسی ایک استعمال سے بہتر ہے کہ دونوں کا ایک ساتھ استعمال کیا جائے، ادام کا لغوی معنی اصلاح (Correction) کے ہیں گویا سالن سے روٹی کی اصلاح ہوتی ہے اور وہ حفظان صحت (Health Protection) کے لئے مناسب معلوم ہوتی ہے، آپ کا یہ قول بالکل ایسا ہی ہے جیسے آپ نے پیغام دینے والے سے فرمایا کہ مخطوبہ کو دیکھ لینا مستحب ہے، اس لئے اس سے باہمی موافقت و لائمت کی راہ ہموار ہوتی ہے جب شوہر بیوی کو دیکھ کر شادی کرتا ہے، تو ایک دوسرے سے مانوس ہوتے ہیں، اور شرمندگی سے دوچار ہونا نہیں پڑتا۔

آپ اپنے علاقے کے پھلوں (Fruits) کا استعمال اس کے موسم (Season) میں فرماتے تھے، اور اس سے پرہیز نہ کرتے، یہ بھی حفظانِ صحت کے اسباب میں سے ایک اہم سبب ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ بالغہ کے ذریعہ ہر علاقے میں پھل (Fruit) پیدا کئے جو اس علاقہ کے باشندوں کے لئے موسم (Season) میں سود مند ہوتا ہے، اور لوگ اس کے بہتات کے وقت استعمال کر کے آسودہ ہو جاتے ہیں اس سے ان کی صحت و توانائی میں غیر معمولی اضافہ (Addition) ہوتا ہے، اور یہ پھل انہیں کتنی ہی دواؤں (Medicines) سے بے نیاز کر دیتے ہیں اور بہت کم ایسے لوگ ہیں جو اپنے علاقے کے پھلوں سے بیماری کے خوف سے پرہیز کرتے ہیں، ہاں ایسے شخص کو پرہیز کرنا مناسب ہے، جو بہت زیادہ بیمار رہتا ہے، اور اس کی صحت و قوت کی بازیابی کی کوئی توقع بھی نہ ہو۔

ان پھلوں (Fruits) میں جو رطوبت کی کثرت ہوتی ہے وہ موسم اور زمین موافق ہوتی ہے اور معدہ کی حرارت (Heat Of Stomach) پکا کر اس کے مضرت کو ختم کر دیتی ہے، مگر اس کے کھانے میں بد احتیاطی نہ کی جائے اور پھل کا استعمال (Use) طبیعت (Condition) کی قوت برداشت سے زیادہ بھی نہ ہو، کہ اسے برداشت نہ کر سکے اور نہ اتنا کھالے کہ غذا کو ہضم ہونے سے پہلے ہی فاسد کر دے، اور نہ اس کے استعمال کے بعد مزید پانی استعمال کر کے اسے فسد کیا جائے اور نہ غذا کا استعمال پانی کے استعمال کے بعد کیا جائے، اس لئے کہ عموماً قولنج کی بیماری (Dis-ease of Colic) سے پیدا ہوتی ہے جو شخص پھلوں کی اتنی مقدار اس وقت استعمال کرے، جو وقت اس کے استعمال کے لئے مناسب تھا اور اسی انداز پر استعمال کرے جس طرح کرنا چاہیے تھا، تو یہ پھل اس کے لئے اکسیر کا کام کرے گا۔

کہ اس انداز نشست میں خدائے تعالیٰ کے لئے فروتنی کا اظہار ہے، اور اس کا کمال ادب ہے، اور کھانے اور کھلانے والے کا احترام بھی ہے، اور یہی انداز نشست کھانے کی تمام نشستوں سے بہتر ہے اس لئے کہ اس انداز میں تمام اعضا (All Limbs) اپنی طبعی حالت پر رہتے ہیں جس انداز اور ادب پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اور جب انسان کے اعضاء (Limbs Of Human) اپنی حالت پر ہوں، تو غذا بھی ہضم (Digestive) کا پورا لطف اٹھاتی ہے اور یہ صورت صرف اسی انداز پر پیدا ہو سکتی ہے جب انسان طبعی حالت پر کھڑا ہو، کھانے کی بدترین صورت پہلو پر ٹیک لگا کر کھانے کی ہے، جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے، کہ مری اور نکلنے والے دوسرے حصہ قناتہ غذا اس وقت تنگ جاتے ہیں، اور معدہ (Stomach) بھی طبعی انداز پر نہیں رہ جاتا اس لئے کہ وہ زمین (Earth) سے متصل شکم کی وجہ (Reason) سے نچوڑ کھاتا ہے اور پشت اس حجاب سے متصل ہوتی ہے جو آلات غذا اور آلات تنفس میں فاضل کی حیثیت رکھتا ہے۔

اگر اتکاء سے مراد گاؤ تکیہ اور نرم گدا پر ٹیک لگانا ہو جو بیٹھنے والے کے نیچے ہوتا ہے تو اس وقت نبی کریم ﷺ کے قول کا معنی یہ ہو گا کہ میں نرم گدوں اور گاؤ تکیوں پر ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا جیسا کہ متکبرین اور زیادہ کھانے والے لوگ کرتے ہیں، بلکہ میں بقدر کفاف کھاتا ہوں، جتنے پر گزارہ ہو جائے، اور نوکر بھی بقدر کفاف ہی کھاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے کھانے کی ترکیب

رسول اللہ ﷺ اپنی تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے تھے، اور یہی کھانے کے طریقوں میں سے سب سے نافع طریقہ ہے، اس لئے کہ ایک یاد دہانگی سے کھانے سے کھانے والے کو لذت (Taste) نہیں ملتی اور نہ خوشگوار معلوم ہوتا ہے، اور نہ آسودگی ہی ہوتی ہے، مگر جب اس طور پر دیر تک کھایا جائے، اور غذا کا لقمہ بھر پور نہ

ہونے کی وجہ سے قنہ ہضم معدہ (Stomach) کو فرحت نہیں ہوتی، بلکہ وقفہ وقفہ سے غذا معدہ میں پہنچتی ہے جیسے کوئی دانہ چن کر اٹھائے اور کھائے تو اس طرح کھانا مزہ (Taste) دیتا ہے اور نہ خوشگوار ہوتا ہے اور پانچوں انگلیوں اور ہتھیلی تک کھانے میں آلودہ کر لینے سے آلات ہضم و معدہ پر غذا کا بار پڑتا ہے، اور بعض اوقات کثرت غذا سے کھانا ٹک جاتا ہے اور موت (Death) ہو جاتی ہے اور بعض وقت آلات غذا کو اچھو لگنے کی وجہ سے وہ غذا کو باہر کر دیتے ہیں، معدہ (Stomach) اس کی قوت برداشت نہیں رکھتا، اور نہ کھانے میں لذت (Taste) حاصل ہوتی ہے، اور نہ فرحت ملتی ہے اس لئے آپ کے کھانے کا طریقہ سب سے زیادہ نافع ہے اور جو آپ کے کھانے کا طریقہ اختیار کرتے ہوئے تین انگلی سے کھائے وہ بھی اس نفع (Profit) سے متمتع ہو سکتا ہے

نبی علیہ السلام کے کھانوں کے بیان

جس نے پیغمبر خدا ﷺ کی غذاؤں پر غور کیا اور آپ کے ماکولات کے بارے میں تحقیق کی اسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ آپ نے دودھ (Milk) اور مچھلی (Fish) کبھی ایک ساتھ استعمال (Use) نہیں کی اور نہ دودھ کے ساتھ ترشی استعمال کی نہ آپ نے کبھی دو گرم غذاؤں کو ساتھ ساتھ لیا، نہ ٹھنڈی غذا کو ایک ساتھ کھایا نہ دو لیسدار چیزوں کو اکٹھا کیا نہ دو قابض چیزیں ساتھ تناول فرمائیں نہ دو مسهل غذا اور نہ دو غلیظ غذا کو یکجا کیا نہ دو نرم کرنے والی غذا کو لیا اور نہ دو ایسی غذاؤں کو ہمراہ لیا جو کسی ایک خلط میں تبدیل ہو جائیں، نہ دو متضاد و مختلف چیزوں کو جیسے ایک قابض اور دوسری مسهل کو یکجا استعمال (Use) فرمایا یا زود ہضم اور دیر ہضم غذا ایک ساتھ کھائی، اور نہ بھنی ہوئی اور پکائی ہوئی چیز کو اور نہ تازہ اور خشک غذا کو ساتھ تناول فرمایا، اسی طرح نہ آپ نے دودھ (Milk) اور انڈہ (Egg) گوشت (Meat) اور دودھ (Milk) ایک ساتھ تناول فرمایا اور یہ بھی آپ کا معمول تھا کہ بہت زیادہ گرم کھانا نہ کھاتے اور نہ کوئی باسی چیز

دوسرے دن گرم کر کے کھاتے، اسی طرح آپؐ ایسا کھانا بھی نہ کھاتے جس میں سڑاند بدبو (Bad Smell) آگئی ہو یا وہ نمکین ہو گیا ہو، جیسے سالن یا سڑا سرکہ یا سرکہ کی طرح سڑا ہوا نمکین گوشت اس طرح کی تمام چیزیں آپؐ کبھی استعمال نہ فرماتے اس لئے کہ یہ ساری چیزیں نقصان دہ صحبت کو برباد کرنے والی اور بے اعتدالی پیدا کرنے والی ہیں، آپؐ بعض غذا کو دوسری غذاؤں کے ذریعہ درست کر لیتے اگر اس کی کوئی صورت آپؐ کو سمجھ میں آتی، چنانچہ آپؐ ایک کھانے کی حرارت کو دوسرے کی برودت ایک غذا کی خشکی کو دوسرے کی تری سے درست فرما لیتے اسی طرح آپؐ ککڑی (Cucumber) کو تر کھجور (Date) کے ساتھ کبھی کھاتے اور کبھی چھوہارے کو گھی کے ہمراہ استعمال فرماتے اسی کھانے کو عرب میں جس کہا جاتا تھا، اور کبھی آپؐ بھگوے ہوئے چھوہارے (Dry date) کا شربت نوش فرماتے تھے، جس سے سخت غذاؤں کے کیموس کو لطیف بنانے میں مدد ملتی ہے

شام کے کھانے کا آپؐ حکم فرماتے خواہ ایک مشبہ چھوہارا (Dry Date) ہی کیوں نہ ہو، آپؐ نے فرمایا کہ شام کے وقت کا کھانا چھوڑ دینا بڑھاپے کی دعوت دینا ہے۔

ترمذی نے اپنی جامع ترمذی میں اور ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اس کو بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے آپؐ سے یہ روایت کی ہے کہ آپؐ کھانا کھا کر فوراً سونے سے منع فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس سے دل کو تکلیف پہنچتی ہے، اسی وجہ سے اطباء (Physicians) نے اپنے وصیت ناموں میں تحریر کیا ہے کہ جو حفظانِ صحت کا خواہاں ہو اسے چاہیے کہ وہ کھانے کے بعد چند قدم پیدل چلے گو کہ سو ہی قدم پیدل کیوں نہ چلے، اور کھانے کے بعد فوراً نہ سوائے اس لئے کہ یہ چیز بہت زیادہ نقصان دہ

ہے، اور مسلمان اطباء (Muslim Physicians) نے لکھا ہے کہ شام کے کھانے کے بعد چند رکعت نماز ادا کر لے تاکہ غذا قعر معدہ تک پہنچ جائے۔ اور باہمانی ہضم ہو جائے اور اس طرح غذا اچھی طرح ہضم ہو جائے گی۔

آپ کی ہدایت یہ نہیں کہ کھانا کھانے کے بعد پانی پی لے کہ اس سے کھانا فاسد ہو جاتا ہے، بالخصوص جبکہ پانی بہت زیادہ گرم یا زیادہ ٹھنڈا ہو تو بہت زیادہ نقصان دہ ہے کسی شاعر (Poet) نے کیا خوب کہا ہے۔

ولا تکن عندا کل سن و برد

ودخول الحمام تشراب ماء

”گرم و سرد کھانے کے وقت اور حمام میں داخل ہونے کے وقت پانی پینے سے پرہیز کرو۔ اگر تم نے اس سے صحیح معنوں میں پرہیز کر لیا تو جب تک تم زندہ رہو گے بیماری کا کوئی خطرہ نہیں“

اسی طرح ورزش، تھکن اور جماع کے بعد فوراً پانی کا استعمال کرنا اچھا نہیں اسی طرح کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد اور پھل کے استعمال کے بعد بھی پانی استعمال نہ کرنا چاہیے اگرچہ پانی پینے کی ترتیب میں بعض کمر درجہ اور بعض بہت زیادہ سہولت کی حامل ہو اور جماع کے بعد اور سو کر بیدار ہونے کے بعد پانی پینا حفظان صحت (Health Protection) کے اصول کے بالکل منافی ہے، اس لئے کے طبائع الگ الگ ہوتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کے پانی پینے کا طریقہ

آپ کا طریقہ بیٹھ کر پانی پینے کا تھا عموماً آپ کی عادت شریفہ یہی تھی اور آپ سے مروی حدیث صحیح میں ہے کہ آپ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا، اور یہ

بھی صحیح ہے کہ آپؐ نے کھڑے ہو کر پانی پینے والے کو قے کرنے کا حکم دیا، اور صحیح حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ ہنسنے آپؐ نے کھڑے ہو کر پانی پیا،

ایک جماعت نے اس حدیث کو ناخبرائے نہی مانا ہے اور دوسری جماعت یہ کہتی ہے کہ اس میں یہ صراحت ہے کہ نہی تحریم کے لئے نہیں ہے، بلکہ صحیح بات کی طرف رہنمائی ہے، اور کھڑے ہو کر نہ پینے کا حکم ہے، ایک دوسری جماعت نے بیان کیا کہ ان دونوں حدیث میں کوئی تعارض نہیں، اس لئے کہ آپؐ نے کسی خاص ضرورت کے تحت کھڑے ہو کر پانی پیا ہوگا۔

چنانچہ آپؐ آب زمزم کے پاس تشریف لائے لوگ (People) پانی پی رہے تھے آپؐ نے بھی پینا چاہا لوگوں نے آپؐ کے سامنے ڈول پیش کر دیا، آپؐ نے کھڑے ہو کر پانی پیا، یہاں ضرورت کی بنیاد پر ایسا کیا،

کھڑے ہو کر پانی پینے میں چند شواریاں پیش آتی ہیں، پہلی تو یہ کہ اس سے پوری طرح آسودگی نہیں ہوتی، دوسری یہ کہ اس سے پانی معدہ (Stomach) میں اتنی دیر نہیں ٹھہرتا تا کہ جگر (Liver) اسے دوسرے اعضاء تک ان کا حصہ پہنچا سکے۔

اور تیزی کے ساتھ معدہ (Stomach) کی طرف آتا ہے، جس سے خطرہ رہتا ہے کہ اس کی حرارت سرد پڑ جائے اور اس میں پیچیدگی پیدا ہو جائے اور زیریں بدن کی طرف تیزی سے بلار عایت تدریج منتقل ہو جائے بہر حال ان سب سے پانی پینے والے کو نقصان (Loss) پہنچتا ہے، اگر اتفاقاً یا بوقت ضرورت ایسا ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، اور جو لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کے عادی (Habittual) ہوں، تو ان کا معاملہ دیگر ہے، اس لئے کہ عادتیں طبیعت ثانیہ (Habits) بن جاتی ہیں اس

کے احکام دوسرے ہیں، جو فقہاء کے نزدیک خارج از قیاس کی طرح ہوتے ہیں، اور یہ انہیں نظر انداز کر دیتے ہیں۔

نبی کریم کے طریقہ آب نوشی کی حکمتیں

صحیح مسلم میں حضرت انس بن مالک سے حدیث مروی ہے، انہوں نے بیان

کیا کہ

”رسول اللہ ﷺ پانی تین سانس میں پیتے تھے اور فرماتے کہ اس سے بڑی سیر اہلی خوشگواہی اور بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔“

(مسلم شریف)

شارع اور جاہلین شرع کے نزدیک ”شراب“ پانی کو کہتے ہیں اور متصفہ فی الشراب کا معنی یہ ہے کہ پانی کا پیالہ منہ سے ہٹا کر سانس لینا پھر دوبارہ منہ لگا کر پانی پینا، جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں اس کی صراحت کی گئی ہے کہ جب تم میں سے کوئی پانی پئے، تو پیالہ میں سانس نہ لے بلکہ پیالہ کو منہ سے الگ کر کے سانس لے۔ (ابن ماجہ)

اس طریقہ مشرب میں بڑی حکمتیں اور اہم فوائد ہیں چنانچہ آپ نے الفاظ میں ان حکمتوں کو بیان فرمایا کہ یہ طریقہ بڑی آسودگی والا پوری طرح نفع بخش اور شفا دینے والا ہے یعنی معدہ کو پیاس کی شدت اور اس کی بیماریوں (Diseases) سے نجات دیتا ہے اس لئے کہ بھڑکتے ہوئے معدے (Stomach) پر چند دفعات میں وار ہوتا ہے پہلی مرتبہ سے جو سکون نہیں ملا تھا دوسری مرتبہ سے مل جاتا ہے اگر دوسری مرتبہ میں سکون نہ ہو تو تیسری دفعہ میں اس کی تلافی ہو جاتی ہے اور اس سے حرارت معدہ (Stomach) بھی باقی رہ جاتی ہے اس لئے کہ ٹھنڈک اگر ایک ہی مرتبہ پہنچ جائے اور ایک ہی انداز میں تو اس سے معدہ کے سرد پڑ جانے کا اندیشہ

(Meditation) ہوتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ معدہ (Stomach) کی سیر اعلیٰ حرارت تشنگی کے یکایک برودت سے آشنا ہونے کی وجہ (Reason) نہیں ہو پاتی بلکہ سیر اعلیٰ بدرتج استعمال سے ہوتی ہے اس لئے کہ کئی بار میں اس کا ہیجان ختم ہوتا ہے اور اگر تشنگی ختم بھی ہو جائے تو پورے طور پر نہیں ہوتی بلکہ رفتہ رفتہ اور بدرتج استعمال سے پوری طرح پیاس جاتی رہتی ہے۔

نیز یہ طریقہ نتیجہ کے اعتبار سے بہت مناسب ہے، اور ہر طرح کی آفت سے مامون ہے جو یکبارگی پانی پینے سے پیدا ہوتی ہے، اس لئے کہ اس وقت شدت برودت اور اسکی مقدار زیادتی کے باعث اس کی حرارت عزیز یہ کے پوری طرح بھج جانے کا اندیشہ (Meditation) رہتا ہے یا اس طریقہ سے اس کے ضعف کا خطرہ رہتا ہے تو پھر ضعف کی صورت میں معدہ (Stomach) اور جگر (Liver) کا مزاج فاسد ہو سکتا ہے اور گرم علاقے کے لوگوں میں تو اس سے امراض رویہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے جیسے حجاز و یمن وغیرہ کے باشندے ہیں اسی طرح گرم موسم (Hot Season) میں یکبارگی پانی پینا بڑے خطرات کا حامل ہے اس لئے کہ ان مقامات کے باشندوں کے حرارت عزیز اندرونی جانب پہلے ہی کمزور ہوتی ہے اور گرمیوں کے موسم (Hot Season) میں خصوصیت کے ساتھ،

آپ کا فرمان ”أمرأ“ افعل التفصیل ہے ”مَرِيٌّ“ فعل سے یعنی بدن میں کھانے پینے کا داخل ہونا اور اس کا جزو بدن باسانی ہونا، اور لذت و فائدہ کا پایا جانا، اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے

”اس کو کھاؤ وہ نتیجہ کے اعتبار سے اور لذت و ذائقہ کے اعتبار سے

خوشگوار ہے“ (نساء-۴)

او بعض لوگوں نے امر اکا معنی یہ کیا ہے کہ وہ مری سے تیزی سے گذر جائے اس کے سہل اور اس پر لطیف ہونے کی وجہ سے، اس لئے کہ اگر پانی (water) زیادہ ہو گا تو مری سے اس کا باسانی گذرنا مشکل ہوگا،

اور ایک بارگی پانی پینے سے اچھو لگنے کا خطرہ ہوتا ہے کہ پانی کی زیادتی کی وجہ سے مجری غذا میں بندش پیدا ہو جائے جس سے اچھو لگ جائے اگر سانس لے کر ٹھہر گیا پھر پانی پیا، تو اس کا خطرہ نہیں رہتا،

ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جب پینے والا پہلی مرتبہ پانی پیتا ہے تو گرم بخارات دہانی جو پہلے سے قلب و جگر (Heart and Liver) پر ہوتے ہیں، اس جگہ آب سرد پہنچنے کی وجہ سے اوپر کی طرف بھاپ کی شکل میں اٹھتے ہیں جس کو طبیعت (Condition) دفع کرتی ہے مگر جب ایک مرتبہ میں پانی پی لیا جائے تو ادھر سے ٹھنڈا پانی جاتا ہے اور ادھر سے بخارات آتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے کی مدافعت میں باہم ٹکڑا جاتے ہیں جس کی وجہ سے اچھو لگ جاتا ہے اور اس طرح پینے والے کو پانی سے پورے طور پر سیرابی بھی نہیں نصیب ہو پاتی، اور نہ خوشگوار حاصل ہوتی ہے، عبد اللہ بن مبارک اور بیہقی وغیرہ نے نبی ﷺ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا،

”جب تم میں سے کوئی پانی پئے تو اسے ٹھہر ٹھہر کر چسکی لے کر

پئے اور غٹاٹ نہ پئے کیونکہ اس سے جگر کی بیماری یادرد جگر

ہوتا ہے“

”کُباد“ کاف کے ضمہ اور باء کے تخفیف کے ساتھ درد جگر

(Liver Pain) کو کہتے ہیں اور یہ بات تجربہ سے معلوم ہے کہ یکا یک پانی جب جگر پر پہنچتا ہے تو اس سے تکلیف ہوتی ہے، اور اس میں کمزوری بھی پیدا ہوتی ہے، اس کا اصل سبب وہ ٹکراؤ ہے جو اس کی حرارت اور آب سرد کی برودت کے مابین ہوتی ہے، خواہ وہ کیفیت کے اعتبار سے ہو یا کمیت کے اعتبار سے اگر تدریجی طور پر پہنچتے تو اس کی حرارت (Heat) سے نہیں ٹکرائے گا، اور نہ اس کو کمزور کریگا مثال کے طور پر گرم ابلتی ہوئی ہانڈی میں ٹھنڈا پانی ڈالتے ہوئے دیکھئے کہ تھوڑا تھوڑا پانی ڈالنے سے ہانڈی کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا،

چنانچہ امام ترمذی نے اپنی جامع ترمذی میں نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ

نے فرمایا،

”اونٹ کے پانی پینے کی طرح تم ایک سانس میں پانی نہ پیو بلکہ تم دو یا تین سانس میں پانی پیو کرو، اور پینے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہو اور پینے کے بعد حمد و ثنائے الہی بیان کرو“

کھانے پینے کے شروع میں تسمیہ اور کھانے کے بعد باری تعالیٰ کی حمد و ثنا میں اسی کے نفع اور خوشگوااری کے لئے عجیب و غریب تاثیرات ہیں اور اس کے ضرر کے دفاع میں بھی اس کا بڑا ہاتھ ہے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ جب کھانے میں چار باتیں اکٹھا ہو جائیں تو سمجھ لو کہ کھانا مکمل ہو گیا کھانے کے شروع میں بسم اللہ اور کھانے کے بعد حمد باری تعالیٰ کو کھانے والوں کی زیادتی یعنی بہت سے لوگ ایک ہی ساتھ بیٹھ کر کھائیں، اور کھانا از قر حلال ہو۔

پانی پینے میں احتیاط

اسنن ابوداؤد میں حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا

”پیغمبر خدا ﷺ نے پیالے کے رخنے سے پانی پینے سے اور پانی میں

پھونک مارنے سے منع فرمایا“ (ابوداؤد)

اس ادب میں پینے والی کی بہت سی مصلحتیں پوشیدہ ہیں، اس لئے کہ پیالے کا

شکاف سے پانی پینے میں چند نقصانات ہیں

پہلی مضرت یہ ہے کہ پانی کے اوپر گندگی وغیرہ ہوتی ہے جو پیالے کے

شکاف کی طرف آجاتی ہے برخلاف صحیح حصہ کے تو پینے والے کو اس سے نقصان پہنچتا

ہے۔

دوسری مضرت یہ کہ بسا اوقات اس سے پینے والے کو الجھن ہوتی ہے اور

شکاف سے پینے میں وقت پیش آتی ہے،

تیسری مضرت یہ کہ سوراخ میں میل کچیل جمع ہو جاتے ہیں وہ دھونے سے

نکل نہیں پاتا جیسا کہ درست حصہ صاف ستھرا ہوتا ہے وہ صفائی اس حصہ میں نہیں ہو

پاتی،

چوتھی مضرت یہ کہ پیالہ کا شکاف محل عیب ہے اور یہ پیالے کی سب سے

خراب جگہ ہے اس لیے اس سے طبعی طور پہنچانا ضروری ہے اور درست حصہ سے ہی پینا

چاہیے اس لئے کہ ہر چیز کا خراب حصہ خیر سے خالی ہوتا ہے سلف کے واقعات میں سے

ایک واقعہ یہ ہے کہ کسی بزرگ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ روی چیز خرید رہا ہے اس

سے کہا کہ ایسا نہ کرو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خدا نے ہر روی چیز سے برکت اٹھالی ہے۔

پانچویں مضرت یہ ہے کہ شکاف حصہ میں دھاریا تیزی ہوتی ہے جس سے

اچانک پینے والے کے ہونٹ مجروح ہو جاتے ہیں پانی میں پھونک مارنے سے ممانعت اس لئے ہے کہ پھونک مارنے والے کے منہ سے بدبو (Bad Smell) خارج ہوتی ہے جس کی وجہ سے کراہیت ہوتی ہے بالخصوص جب کہ کسی کا منہ خراب ہو اور اس میں کسی چیز کے استعمال (Use) سے گندگی آگئی ہو۔

الغرض پانی میں پھونک مارنے والے کی سانس کی گندگی پانی میں آمیز ہو جاتی ہے جس سے نقصان پہنچتا ہے اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے اور پھونک مارنے ہر دو سے ممانعت کو اس حدیث میں جمع کر دیا ہے جس کو امام ترمذی نے روایت کیا اور اس کو صحیح قرار دیا ہے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے پانی کے برتن میں سانس لینے اور اس میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ صحیحین میں مروی حضرت انس کی اس حدیث کا کیا جواب دیں گے جس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ برتن میں تین سانس لیتے تھے (مسلم بخاری شریف) تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم اس حدیث کو بھی قبول کرتے ہیں اور ان دونوں حدیثوں کے درمیان کوئی تعارض بھی نہیں ہے، اس لئے کہ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آپ پانی پینے میں تین سانس لیتے تھے اور حدیث میں برتن کا ذکر محض آلہ شرب ہونے کی وجہ سے ہے اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ حدیث صحیح میں آتا ہے کہ ابراہیم آپ کا فرزند چھاتی میں مرے یعنی لیام رضاعت ہی میں ان کا انتقال ہو گیا (مسلم شریف)

نبی کریم ﷺ کے استعمال مشروبات کا انداز

پانی پینے میں آپ کا طریقہ سب سے کامل ترین ہے اگر ان طریقوں کی رعایت کی جائے تو حفظانِ صحت کے اعلیٰ ترین اصول (Principle) ہاتھ آجائیں، آپ شہد (Honey) میں ٹھنڈا پانی ملا کر پیتے تھے اس میں حفظانِ صحت کا وہ باریک نکتہ پنہاں ہے جہاں تک رسوائی بجز فاضل اطباء کے کسی کی نہیں ہو سکتی اس لئے کہ شہد (Honey) نہار منہ چاٹنے اور پینے سے بلغم پگھل کر خارج ہوتا ہے خمل معدہ صاف ہو جاتا ہے اور اس کی لزوجت (چیک) ختم ہو جاتی ہے اور فضلات دور ہو جاتے ہیں اور معدہ (Stomach) میں متعادل گرمی پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے سدے کھل جاتے ہیں اور جو بات معدہ (Stomach) میں اس کے استعمال سے ہوتی ہے وہی گردہ (Kidney) جگر (Liver) اور مثانہ (Bladder) میں اس کا اثر ہوتا ہے اور معدہ (Stomach) کے لئے یہ ہر شیریں چیز سے زیادہ مفید ہے البتہ معمولی طور پر جن لوگوں میں صفراء کا غلبہ ہوتا ہے، انہیں اس سے ضرر پہنچتا ہے اس لئے کہ اس کی حدت سے حدت صفراء دوگنی ہو جاتی ہے اور کبھی صفراء میں ہیجان پیدا ہو جاتا ہے اور اس کی مضرت کو دور کرنے کے لئے اس کو سرکہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے جس سے غیر معمولی فائدہ (Benefit) حاصل ہوتا ہے اور شہد (Honey) کا پینا شکر وغیرہ کے دیگر مشروبات کے مقابل بہت زیادہ نافع ہے بالخصوص جن کو ان مشروبات کی عادت نہ ہو اور ان کی طبیعت (Condition) اس کی خوگر ہو اس لیے کہ اگر وہ اس کو پیتا ہے تو اس سے وہ بات نہیں پیدا ہوگی جو شہد کے پینے سے ظاہر ہوتی ہے اس سلسلہ میں اصل چیز عادت ہے اس لئے کہ عادت ہی اصول کہ منہدم کر کے نئے اصول مرتبہ کرتی ہے،

اور جب کسی مشروب میں حلاوت و برودت دونوں ہی موجود ہوں تو اس سے بدن کو غیر معمولی نفع پہنچتا ہے اور حفظانِ صحت (Health Protection) کی سب سے اعلیٰ تدبیر ہے اس سے ارداح و اعضا میں بالیدگی آتی ہے اور جگر اور دل کو اس سے بے حد لگاؤ ہے اور اس سے بڑی مدد حاصل ہوتی ہے اور اس میں جب دونوں وصف ہوں تو اس سے غذائیت بھی حاصل ہوتی ہے اور غذا کو اعضاء (Limbs) تک پہنچنے کا کام بھی ہو جاتا ہے اور جب غذا اعضاء (Limbs) تک پہنچ جائے۔ تو کام پورا ہو جاتا ہے، آب سرد تر ہے یہ حرارت کو توڑتا ہے اور جسم کی رطوبات اصلی کی حفاظت (Safety) کرتا ہے اور انسانی بدن (Human Body) کے بلل ہتھل کو پیش کرتا ہے اور غذا کو لطیف بنا کر رگوں میں پہنچاتا ہے۔

اطباء (Physicians) کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ آب سرد سے بدن کو غذائیت حاصل ہوتی ہے یا نہیں؟ اس سلسلے میں اطباء (Physicians) کے دو قول منقول ہیں ایک جماعت کا خیال ہے کہ اس میں تعذیہ ہے اس لئے کہ مشاہدہ (Observation) ہے کہ آب سرد کے استعمال کے بعد طبیعت (Condition) میں جان آجاتی ہے اور جسمانی نمود ہوتا ہے خاص طور پر شدید ضرورت (Need) کے وقت پانی پینے سے غیر معمولی توانائی (Energy) آجاتی ہے۔

لوگوں نے بیان کیا کہ حیوانات و نباتات کے درمیان چند چیزوں میں قدر مشترک ہے پہلی چیز نمود دوسری غذائیت اور تیسری چیز اعتدال ہے اور نباتات میں حسی قوت موجود ہے جو اس میں اس کی حیثیت سے پائی جاتی ہے اسی لیے نباتات کا تغذیہ پانی سے ہوتا ہے پھر حیوان کے لئے پانی میں کوئی تغذیہ نہ ہو سمجھ سے بالاتر چیز ہے بلکہ پانی (Water) کو حیوان کی کامل غذا کا ایک حصہ ہونا چاہیے۔

لوگوں (People) نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ ہم تو یہ نہیں کہتے کہ پانی کا غذائیت میں کوئی حصہ نہیں بلکہ ہم تو صرف اس کا انکار کرتے ہیں کہ پانی سے تغذیہ نہیں ہوتا، انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ کھانے میں غذائیت پانی ہی کی وجہ سے ہوتی ہے اگر یہ چیز نہ ہوتی تو کھانے سے غذائیت ہی حاصل نہ ہوتی،

لوگوں نے یہ بھی بات بیان کی ہے کہ حیوانات و نباتات (Animals / Plants) کا مادہ پانی ہے اور جو چیز کسی شے کے مادہ سے قریب ہوتی ہے اس سے تغذیہ حاصل ہوتا ہے، تو ایسی صورت میں جب پانی ہی مادہ اصل ہو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

و جعلنا من الماء کل شیء حی (انبیاء ۳۰)

”ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو زندگی بخشی“

تو پھر اس چیز کے تغذیہ سے کیسے ہم انکار کر سکتے ہیں جو مطلقاً مادہ حیات ہو، مزید برآں ہم پیاسوں کو دیکھتے ہیں کہ جہاں ٹھنڈے پانی (Cold water) سے ان کی تشنگی بھٹی ان میں دوبارہ جان آگئی اور ان کی قوت و نشاط اور حرکت تینوں بازیاب ہو گئے، اگر کھانا نہ بھی ملے تو صبر کر لیتے ہیں بلکہ تھوڑے کھانے پر اکتفا کر لیتے ہیں اسی طرح ہم نے پیاسے کو دیکھا کہ کھانے کی زیادہ مقدار رکھا کر بھی اس کی تشنگی نہیں جاتی اور نہ اس کے بعد اسے قوت (Power) کا احساس ہوتا ہے نہ غذائیت کا شعور ہوتا ہے ہمیں اس سے انکار نہیں کہ پانی غذا کو اجزائے بدن تک پہنچاتا ہے اور غذائیت کی تکمیل پانی ہی کے ذریعہ ہوتی ہے بلکہ ہم تو اس شخص کی بات بھی تسلیم نہیں کرتے جو پانی کے اندر قوت تغذیہ بالکل نہیں مانتا اور غالباً ہمارے نزدیک اس کی یہ بات امور وجدانی کے ہم پلہ ہے۔

ایک جماعت نے پانی سے تغذیہ کے حصول کا انکار کیا ہے اور انہوں نے ایسی

چیزوں سے استدلال کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ صرف پانی پر اکتفا نہیں کیا جاسکتا اور پانی کھانے کے قائم مقام نہیں ہو سکتا اس سے اعضاء (Limbs) کا نمو نہیں ہوتا اور نہ وہ بدل ماسخمل ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے اسی طرح کی باتیں استدلال میں پیش کرتے ہیں جن کا قائلین تغذیہ نے بھی انکار نہیں کیا وہ تو کہنے ہیں کہ پانی میں غذائیت اس کے جوہر اس کی لطافت و رقت کے مطابق ہوتی ہے اور ہر چیز اپنی حیثیت ہی سے مفید تغذیہ ہو سکتی ہے چنانچہ مشاہدہ (Observation) ہے آہستہ خرام ٹھنڈی تازہ ہو بدن کو بھلی لگتی ہے اور اپنی حیثیت سے وہ ہو تغذیہ بدن کرتی ہے اسی طرح عمدہ خوشبو (Perfume) سے بھی ایک قسم کا تغذیہ ہوتا ہے اس بیان سے پانی کی غذائیت کی حقیقت منکشف ہو گئی۔

حاصل کلام یہ کہ جب پانی ٹھنڈا ہو اور اس میں شہد (Honey)، کشمش (Raisins) یا کھجور (Dates) یا شکر (Suger) کی شیرینی آمیز ہو تو بدن (Body) میں جانے والی تمام چیزوں میں سے سب سے زیادہ نفع بخش ہو گا اور اسی سے صحت کی حفاظت (Protection) ہو گی اسی لئے پیغمبر خدا ﷺ کو ٹھنڈا شراب بہت زیادہ مرغوب تھا اور نیم گرم پانی نفاخ ہوتا ہے اور اس کے مخالف عمل کرتا ہے، باسی پانی پیاس کے وقت پینا بہت زیادہ نافع اور مفید ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب ابو الہیشم بن النہان کے باغ میں تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا کسی مشکیزہ (Water Bag Of Leather) میں باسی پانی ہے؟ ابو الہیشم نے باسی پانی پیش کیا آپ نے نوش فرمایا اس کو مخاری نے روایت کیا ہے الفاظ یوں ہیں اگر کسی مشکیزہ میں باسی پانی موجود ہو تو ہم منہ لگا کر پی لیں باسی پانی خمیر آرد کی طرح ہے اور اسے اپنے وقت سے نہار منہ پیا جائے تو

افطار صوم کی طرح ہے دوسری بات یہ ہے کہ رات بھر گزرنے کی وجہ سے یار یک سے یار یک اجزاء ارضی نشین ہو جاتے ہیں اور پانی بالکل صاف شفاف ہو جاتا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے لئے پانی شیریں کیا جاتا تھا اور آپ باسی پانی پینا پسند فرماتے تھے، عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آپ کے پینے کے لئے پانی سقیا کے کنویں سے لایا جاتا۔ (ابوداؤد)

مشکیزوں اور مشکوں کا پانی مٹی اور پتھر وغیرہ کے برتنوں میں رکھے ہوئے پانی سے زیادہ لذیذ (Tasty) ہوتا ہے بالخصوص جب چمڑے کا مشکیزہ (Water bag of Leather) ہو اسی وجہ سے آپ نے چمڑے کے پرانے مشکیزے (Water bag of Leather) کا باسی پانی طلب فرمایا اور دوسرے برتنوں کا پانی آپ نے نہیں مانگا اس لئے کہ چمڑے کے مشکیزے میں بسب پانی رکھا جاتا ہے تو وہ دوسرے برتنوں کے مقابل زیادہ لطیف ہوتا ہے اس لئے کہ ان مشکیزوں میں مسامات ہوتے ہیں جن سے پانی رستار ہتا ہے اسی وجہ سے مٹی کے برتن کا پانی جس سے پانی رستار ہتا ہے دوسرے برتنوں کے بہ نسبت زیادہ لذیذ ہوتا ہے اور زیادہ (Very Cold) ٹھنڈا بھی ہوتا ہے کیونکہ ہوا ان مسامات سے گذر کر اس کو ٹھنڈا کر دیتی ہے چنانچہ اللہ کی رحمتیں اور درود نازل ہوں اس ذات پر جو مخلوق میں سب سے کامل سب سے زیادہ شریف النفس اور سب سے افضل طور پر رہنمائی کرنے والی ہے جنہوں نے اپنی امت کی سب سے زیادہ نفع بخش اور بہتر امور کی طرف رہنمائی کی جو قلوب و اجسام اور دین و دنیا ہر ایک کے لئے بہت زیادہ مفید اور نافع ہیں۔

عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ سب سے زیادہ مرغوب شیریں اور ٹھنڈا مشروب تھا (ترمذی شریف) اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد شیریں

پانی ہو، جیسے چشمے کنویں کے شیریں پانی ہوتے ہیں اس لئے کہ آپ کے سامنے شیریں پانی پیش کیا جاتا اور دوسرا احتمال یہ بھی ہ کہ اس سے مراد شہد آمیز پانی ہو یا چھ بارے (Dry Date) اور کشمش کا مشروب مراد ہو لیکن بہتر بات یہی ہے کہ اس سے دونوں ہی معنی مراد ہوں تاکہ یہ سب کو شامل ہو جائے۔

صحیح حدیث میں آپ کے اس قول ”یعنی اگر تمہارے مشکیزہ (Wate bag of Leaher) کا باسی پانی موجود ہو تو ہم منہ لگا کر پی لیں) سے منہ لگا کر پانی پینے کا جواز نکلتا ہے خواہ پانی حوض کا ہو یا کسی مشکیزے وغیرہ کا یا کوئی خاص واقعہ ہو جس میں منہ لگا کر پانی پینے کی ضرورت (Need) پیش آئی ہو، یا آپ نے اسے بیان جواز کے لئے ایسا کیا، اس لئے کہ بہت سے لوگ اسے براء سمجھتے ہیں اور اطباء تو اسے حرام قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس سے معدہ (Stomach) کو نقصان پہنچتا ہے ایک حدیث جس کی صحت کا مجھے علم نہیں عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں پیٹ کے بل پانی پینے سے منع فرمایا اور یہی کراع ہے اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ ہم ایک ہاتھ کے چلو سے پانی پیئیں آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کتے کی طرح پانی نہ پئے اور رات میں کسی برتن سے پانی نہ پئے یہاں تک کہ اسے اچھی طرح دیکھ بھال کر لے ہاں اگر وہ برتن ڈھکا ہوا ہو تو کوئی حرج نہیں (ابن ماجہ)

اور بخاری کی حدیث اس سے زیادہ صحیح ہے اگر یہ حدیث صحیح ہو تو ان دونوں کے درمیان کوئی تعارض نہیں اس لئے کہ اس وقت شاید ایک ہاتھ سے پانی پینے میں دشواری ہوتی تھی، اس لئے آپ نے فرمایا کہ ہم منہ لگا کر پانی پی لیں گے اور منہ سے پانی پینا اس وقت ضرور رساں ہے جب پینے والا اپنے منہ اور پیٹ پر جھکا ہو، جیسے کہ نہر اور تالاب سے پانی پیا جاتا ہے لیکن اگر کھڑے ہو کر کسی بلند حوض سے منہ لگا کر پانی پیا

جائے تو ایسی صورت میں ہاتھ سے اور منہ لگا کر پانی پینے میں کوئی فرق نہیں۔

نبی کریم ﷺ کے دودھ پینے کا طریقہ

کبھی آپ تازہ دودھ پیتے اور کبھی پانی ملا کر پیتے اور ان گرم علاقوں میں شیریں دودھ (Sweet Milk) تازہ یا پکا کر جو پیتے ہیں وہ حفظانِ صحت (Health Protection) کے لئے بہت زیادہ مفید ہے اس سے صحت برقرار رہتی ہے بدن (Body) کو تازگی ملتی ہے جگر (Liver) کی پیاس مٹتی ہے بالخصوص ایسے جانور کا دودھ (Milk of Animal) تو اور زیادہ نفع بخش ہے جن کو شیخ قیسوم اور خزائی (شیخ) ایک قسم کی گھاس کا نام ہے۔ ۲۔ قیسوم ایک طرح کا جانور کا چارہ ہے جس سے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ ۳۔ ایک قسم کی نبات جس کا پھول بہت خوشبودار ہوتا ہے اور ان جیسے چارے کھلایا جائے ایسے جانوروں کا دودھ غذا کی غذا پانی کا پانی اور دوا کی دوا بھی ہے چنانچہ جامع ترمذی میں آپ ﷺ سے یہ حدیث مروی ہے آپ نے فرمایا،

”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو کہے کہ اے اللہ اس میں برکت دے اور اس سے بہتر کھانا ہمیں کھلا، اور جب دودھ پئے تو کہے کہ اے خدا اس میں برکت عطا فرما اور اس میں زیادتی عطا فرما، اس لئے کہ دودھ کے سوا کوئی چیز کھانے پینے کے لیے کافی نہیں ہو سکتی،

ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے

نبیذ پینے کا طریقہ

صحیح مسلم میں ثابت ہے کہ رات کے ابتدائی حصہ میں آپ ﷺ کے لئے نبیذ پائی جاتی اور آپ اسی دن کی صبح آنے والی رات میں اور دوسرے دن اور دوسری رات میں اور دوسرے دن عصر کے وقت تک نوش فرماتے تھے اگر اس کے بعد بھی سچ جاتی تو اسے خادم کو پلا دیتے یا اس کو پھینک دینے کا حکم فرماتے (مسلم شریف) یہ ایسی ہی نبیذ ہوتی جس میں حنما ڈال کر اس کو شیریں بنا لیتے، یہ غذا اور شراب دونوں ہی ہے قوت میں اضافہ (Addition in Power) اور حفظان صحت (Health Protection) کے لئے اس میں غیر معمولی فائدہ ہے آپ تین دن کے بعد اس کا استعمال نہ فرماتے اس اندیشہ (Meditation) سے کہ اس میں کہیں نشہ نہ آگیا ہو۔

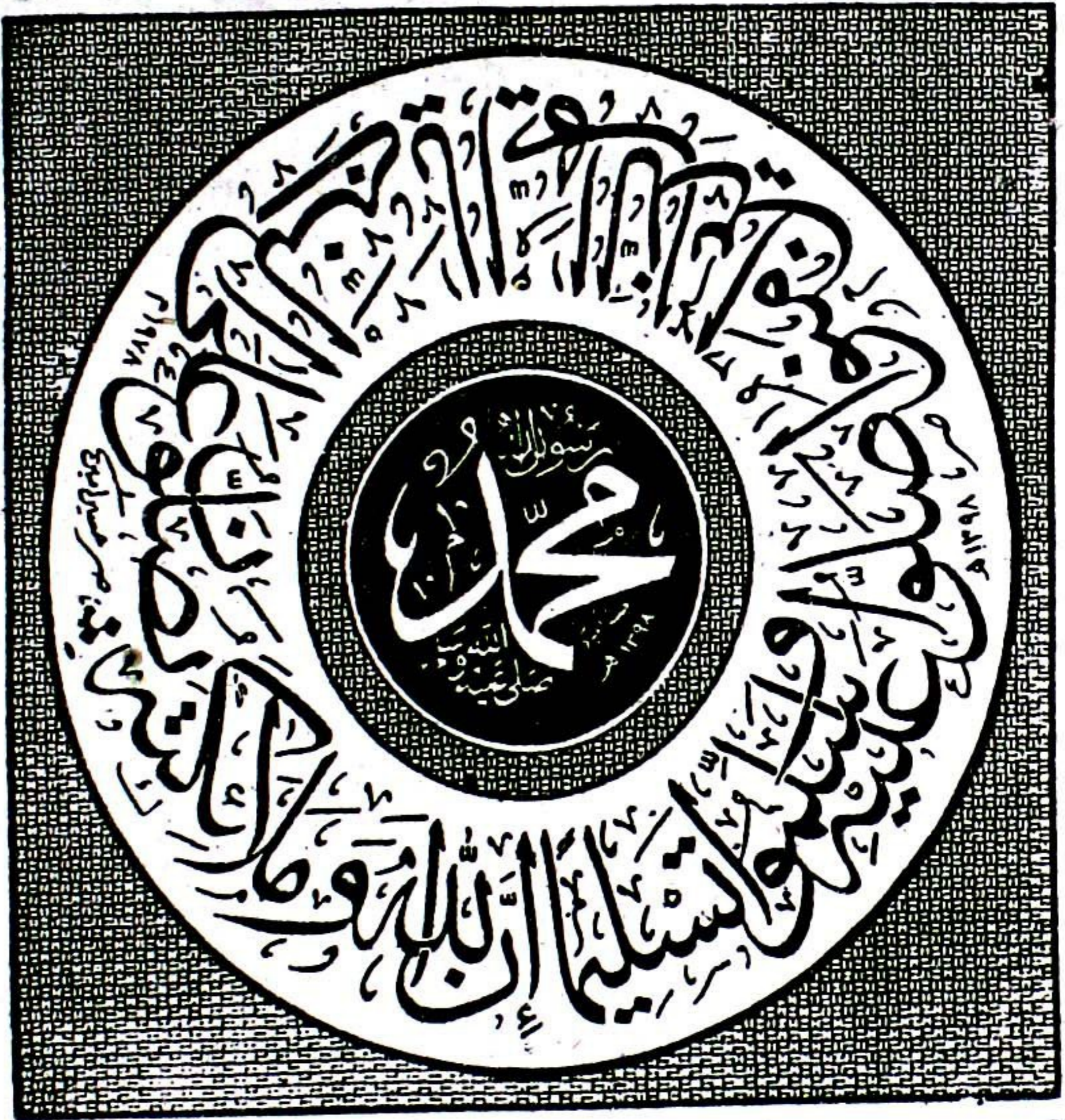
ملبوسات کے استعمال کا طریقہ نبوی

لباس پہننے اور اتارنے میں نبی کریم ﷺ کا طریقہ سب سے زیادہ کامل اور بدن کے لئے سب سے نفع بخش اور سب سے ہلکا اور آسان طریقہ تھا آپ اکثر چادر اور تہ پہنتے تھے اس لئے کہ یہ دوسرے ملبوسات کے مقابل بدن پر ہلکا معلوم ہوتا تھا آپ کرتا بھی زیب تن فرماتے بلکہ یہ آپ کو بہت زیادہ پسند تھا اس کے پہننے اور استعمال کرنے میں دوسرے کپڑوں کی بہ نسبت زیادہ آسان ہوتی آپ کے کرتے کی آستینیں نہ زیادہ لمبی ہوتی اور نہ بہت زیادہ کشادہ ہوتیں۔ بلکہ آپ کے کرتے کی آستینیں پہونچے تک ہوتیں اس سے بڑی نہ ہوتیں کہ پہننے والے کو وقت کا سامنا کرنا پڑے، اور معمولی حرکت اور گرفت سے مانع ہو، ورنہ اس سے چھوٹی ہوتیں کہ سردی اور گرمی میں پریشانی ہو آپ کے کرتے اور تہ بند کا دامن نصف پنڈلی تک ہوتا ٹخنوں سے نیچے نہ ہوتا کہ چلنے والے

کو تکلیف ہو اور قدم کو گر انبار کر کے تھکادے اور قیدی کی طرح ہنادے اور عضلہ ساقہ سے اوپر بھی نہ ہو تاکہ موسم سرما و گرم میں پنڈلی کے کھلے رہنے کی وجہ سے تکلیف ہو، آپ کا عمامہ بہت بڑا نہ ہو تاکہ سر کو اس کے بوجھ سے تکلیف ہو، اور اس کو کمزور کر کے مشکلات و آفات کا مرکز بنادے جیسا کہ بہت سے عمامہ برداروں کو دیکھا جاتا ہے اسی طرح آپ کا عمامہ نہ اتنا مختصر ہو تا جو سر کو سردی اور گرمی سے نہ بچا سکے بلکہ آپ کا عمامہ درمیانی ہو تا آپ عمامہ کے کنارے کو اپنی ٹھوڑی کے نیچے داخل کر لیتے، اس میں چند در چند فوائد ہیں اس سے گردن سردی و گرمی کے اثرات سے محفوظ رہتی ہے دوسرے یہ کہ اس سے عمامہ کا ٹھہراؤ بہتر طور پر ہوتا ہے بالخصوص گھوڑے اور اونٹ کی سواری کے وقت یہ طریقہ بہت عمدہ ہے جبکہ تیز رفتاری کی وجہ سے عمامہ کے گر جانے کا اندیشہ رہتا ہے اس دور میں اکثر لوگ عمامہ کے سرے کو ٹھوڑی کے نیچے ڈال دینے کے بجائے کانٹے کا استعمال کرتے ہیں، حالانکہ ان دونوں میں نفع اور زینت کے اعتبار سے زمین و آسماں کا فرق ہے اگر آپ ان طریقہ ملا بس پر غور کریں گے تو آپ پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ قوت میں اضافہ اور حفظان صحت کے لئے یہ ملبوسات کس قدر نفع بخش اور پروقار ہیں ان میں کتنی سادگی ہے تکلف کا پتہ نہیں اور بدن کو اس سے پریشانی کا بھی سامنا نہیں کرنا پڑتا آپ سفر میں ہمیشہ موزے استعمال فرمایا کرتے آپ اکثر حالات سفر میں پیروں کو سردی و گرمی سے محفوظ رکھنے کے پیش نظر موزے استعمال فرماتے اور کبھی حالت حضر میں بھی موزے استعمال فرمایا کرتے۔

کپڑوں کے لئے سب سے بہتر رنگ آپ کے نزدیک سفید یا زرد ہوتا سفید کپڑا استعمال فرماتے، اور زرد رنگ کی یمنی چادر استعمال فرماتے، آپ سرخ، سیاہ، رنگین اور چمکدار کپڑا نہ پہنتے تھے اور جو آتا ہے کہ آپ نے سرخ جوڑا زیب تن فرمایا تو وہ یمنی

چادر تھا جس میں سیاہی سرخی اور سفیدی تینوں موجود تھی صرف سرخ نہ تھا اسی طرح آپ نے سبز جوڑا بھی زیب تن فرمایا ہے، ہم اس کا بیان پہلے کر چکے ہیں کہ جس نے یہ سمجھا کہ آپ نے گہرے سرخ رنگ کا جوڑا زیب تن فرمایا اس کا خیال غلط ہے۔



ذکر و شریف

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے :

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿۵۶﴾

”اللہ تعالیٰ اور فرشتے نبی پر درود و سلام بھیجتے ہیں اس لیے اے ایمان والو تم بھی آپ پر درود و سلام بھیجو۔“

سورۃ احزاب - ۵۶

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ
عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ



حکایتِ درسیں

صوفی محمد ندیم محمدی
(وتادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی)

شمعِ یکا ایجیبی

اولپک پلازہ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

حکایت
پوستان سعادی

صوفی محمد ندیم محمدی
(تادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی)

شمع بک ایجنسی

اولپک پلازہ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

حکایت
گلستانِ سعیدی

صوفی محمد بن ندیم محمدی
(وٹادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی)

شمع بک ایجنسی

اولپک پلازہ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

حکایتِ رومی

صوفی محمد اندیم محمدی
(تادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی)

شمعِ بک ایچینی

اولپک پلازہ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

پیارے نبیؐ کی پیاری دعاؤں کا ایک خوبصورت مجموعہ

میرے نبیؐ کی دعاؤں

صوفی محمد ندیم محمدی

شمع یک ایجنسی

اولپک پلازہ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

پیارے نبیؐ کے پیارے معجزات کا ایک حیرت انگیز مجموعہ

میرے نبیؐ کے معجزات

صوفی محمد ندیم محمدی

شمع یک ایجنسی

اولپک پلازہ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

پیارے نبیؐ کی پیاری پیاری سنتوں کا ایک بے نظیر مجموعہ

میرے نبیؐ کی سنتیں

صوفی محمد ندیم محمدی

شمع یک ایجتسی

اولمپک پلازہ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

پیارے نبیؐ کے بے مثل فیصلوں کا ایک شاہکار مجموعہ

میرے نبیؐ کے فیصلے

صوفی محمد ندیم محمدی

شمع یک ایجتسی

اولمپک پلازہ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

صوفی محمد ندیم محمدی کی چار بے نظیر کتب آپ کے لئے

علم الجفر کے کرشمے	علم الاعداد کے کرشمے
--------------------	----------------------

علم النجوم کے کرشمے	علم الخواب کے کرشمے
---------------------	---------------------

شمع یک ایجنسی اولمپک پلازہ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

صوفی محمد ندیم محمدی کی چار بہترین کتب آپ کے لئے

الصلوة خیر من النوم المعروف فضائل نماز	اللہم لك صمت المعروف فضائل روزہ
--	---------------------------------------

اللہم کبیرک المعروف فضائل حج	قنطرة الاسلام المعروف فضائل زکوٰۃ
------------------------------------	---

شمع یک ایجنسی اولمپک پلازہ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

عملیات پر صوفی محمد ندیم محمدی کی بے نظیر کتب آپ کے لئے

عملیاتِ سلیمانی	بیاضِ سلیمانی
تعویذاتِ سلیمانی	پُر اثر عملیاتِ تعویذات
تَحْقِیْقِ عَمَلِیَّاتِ وَ تَعْوِیْذَاتِ	روحانی عملیات و تعویذات
شعب بک ایجنسی اولمپک پلازہ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور	

قرآن مجید کے عملیات پر صوفی محمد ندیم محمدی کی چار بہترین کتب

کلامِ پاک کے کوششے	کلامِ پاک کے معجزے
عملیاتِ کلامِ پاک	کلماتِ کلامِ پاک
شعب بک ایجنسی اولمپک پلازہ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور	

اولیاء اللہ کے اقوال زریں کا مجموعہ



صوفی محمد ندیم محمدی
(قادری، چشتی، سہروردی، نقشبندی)

شعبہ کتبائیںسی اولپک پلازہ الکریم مارکیٹ لاہور
اردو بازار

تعارف

حکیم صوفی محمد زید محمدی
کی چار بہترین کتب

نام : حکیم صوفی محمد زید محمدی
تعلیم : بی اے، ڈی ایم ایس ایس

تاریخ پیدائش : 26 مئی 1967ء

جائے پیدائش : کوٹ ادھاکش ضلع قصور

بیعت : صوفی عبدالعزیز نقشبندی

سجادہ نشین : آستانہ محمدی

فیڈرل کونسل ایریا کراچی 19

امیر جماعت : جماعت دعوتِ تعلیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فیڈرل کونسل ایریا کراچی 19

کتابیں : وظائف و عملیات پر 20 سے زائد کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور مزید تیار ہیں۔

پتہ : حکیم صوفی محمد زید محمدی

F 71/8 فیڈرل کونسل ایریا

کراچی نمبر 19 (پاکستان)

حدیث نبوی ﷺ

اور جدید سائنس

حدیث نبوی ﷺ، نماز

اور جدید سائنس

حدیث نبوی ﷺ

ہماری بیماریاں

اور جدید سائنس

حدیث نبوی ﷺ

آدابِ مباحثت

اور جدید سائنس